57th Year

سرینگر ٹائمز

بانی صوفی غلام محمد

www.srinagartimes.net | قیمت 5 روپے | DAILY SRINAGAR TIMES | R.N.I: 17647/69 • Vol: 57 • No. 317 | صفحات : 08 | ۱۹ نومبر ۲۰۲۵ بروز بدھوار بمطابق ۲۷ جمادی الاول ۱۴۴۷ | Wednesday 19th November 2025 | جلد نمبر 57

الکاراز ڈیوس کپ سے باہر

الکاراز انجری کے سبب اٹلی کے شہر بولونیا میں ہونے والے ڈیوس کپ فائنل سے اسپین کی ٹیم سے باہر ہوگئے ہیں۔ اے ٹی پی فائنلز کے فائنل میں یانک سنر کے ہاتھوں شکست کے بعد الکاراز کو ہیمسٹرنگ میں ہلکی سی انجری ہوگئی تھی۔ وہ مقابلے میں شرکت کی امید کے ساتھ بولونیا پہنچے تھے، لیکن طبی جانچ کے بعد انہیں ٹورنامنٹ سے دستبردار ہونے کا مشورہ دیا۔ (تفصیلات اندر)

پیٹر گیڈ کی قیادت کریں گے

بیڈمنٹن آئیکن اور پدم بھوشن ایوارڈ یافتہ سائنہ نہوال اور ڈنمارک کے عظیم شٹلر و متعدد بار کے عالمی چیمپیئن پیٹر گیڈ اس بار «دی لیجنڈز وژن - لیکسیس ٹور انڈیا» کی قیادت کریں گے۔ یہ ایک عالمی پہل ہے جس کا مقصد کمیونٹی پروگراموں، جونیئر ڈیولپمنٹ اور مقامی شراکت داریوں کے ذریعے بیڈمنٹن کو بڑے پیمانے پر فروغ دینا ہے۔ (تفصیلات اندر)

جموں سے سیدھے وادی کشمیر تک ٹرین کے ذریعہ سفر بہت قریب

برف باری کے باوجود وقت پر ریل گاڑیوں کے چلنے کے اقدامات

سرینگر/ کے این ایس/ ''وندے بھارت ٹرین کی جموں سے راست کشمیر شروعات دسمبر تک ممکن ہوگی اور سردیوں سمیت سیکورٹی کیلئے خصوصی انتظامات کیے جا رہے ہیں۔'' ان باتوں کا اظہار جموں ریلوے ڈویژن کے سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر، اُچت سنگھل، نے ایک خصوصی انٹرویو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جموں ریلوے کے سینئر عہدیدار نے بتایا کٹرہ سرینگر وندے بھارت ٹرین کی کامیاب شروعات کے بعد سے مسافروں کی تعداد اور ٹرین کی اوکیوپینسی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عوامی مانگ میں اضافے کے پیش نظر وندے بھارت کو جموں سے چلانے کی تیاریاں جاری ہیں، تاہم اس میں کچھ آپریشنل اور مینٹیننس چیلنجز کا سامنا ہے۔ سنگھل نے بتایا کہ جموں سے کٹرہ تک ریلوے لائن کی محدود گنجائش، پلیٹ فارم کی قلت اور وندے بھارت ٹرین کے لیے مخصوص واشنگ لائن کی عدم دستیابی/ 1

ہر کشمیری مسلمان کو شک کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے/ وزیر اعلیٰ

زخمیوں کی عیادت کرنے کے بعد میڈیا نمائندوں سے بات

سرینگر/ سی این آئی/ ''وائٹ کالر'' دہشت گردی کے ماڈیول اور دہلی دھماکہ کیس میں ملوث تمام لوگوں کیلئے سخت سزا کی وکالت کرتے ہوئے وزیر اعلی عمر عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ معصوم شہریوں کو نقصان نہیں پہنچایا جانا چاہئے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے ایک نجی اسپتال میں پولیس اسٹیشن نوگام دھماکہ میں زخمیوں کی عیادت کرنے کے بعد میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبد اللہ نے کہا کہ حادثاتی دھماکے میں اپنے پیاروں کو کھونے والوں کے لواحقین سے بھی ملاقات کی اور دکھ کی اس گھڑی میں حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے/ 2

الفلاح یونیورسٹی کی تلاشی، 25 دیگر مقامات پر چھاپے

دو افراد کی گرفتاری، لیپ ٹاپ، موبائل فون اور بہت سارے ڈیجیٹل آلات ضبط

سرینگر/ جے کے این ایس مانٹرینگ ڈیسک کے مطابق فرید آباد سے منسلک وائٹ کالر دہشت گردی کے ماڈیول اور لال قلعہ کے قریب حالیہ دھماکے کی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر اوکھلا میں الفلاح یونیورسٹی کے دہلی دفتر پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے چھاپے کے بعد سیکورٹی اہلکاروں کو چوکس کیا گیا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے منگل کو دہلی، این سی آر میں فرید آباد کی الفلاح یونیورسٹی کے ٹرسٹیوں اور پروموٹرز کیخلاف بیک وقت چھاپے مارے، الفلاح یونیورسٹی لال قلعہ کے علاقے میں کار دھماکے کے معاملے کا مرکز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی تحقیقاتی ایجنسی کی متعدد ٹیموں نے صبح 5 بجکر 15 منٹ سے الفلاح ٹرسٹ اور یونیورسٹی سے منسلک کم از کم 25 احاطوں پر چھاپے مارے۔ ایجنسی کی ٹیموں نے دہلی کے اوکھلا علاقے میں ایک دفتر کے مقام پر چھاپہ مارا جس میں پولیس اور نیم فوجی دستوں کی طرف سے حفاظتی حصار فراہم کیا گیا تھا۔ 10 نومبر کو دہلی میں لال قلعہ کے قریب ہونے والے دھماکے میں 13 افراد مارے گئے تھے اور یونیورسٹی اور کشمیر میں متعدد ڈاکٹروں کا کردار انسداد دہشت گردی کی تحقیقاتی ایجنسیوں کی جانچ پڑتال میں ہے۔ انفورسمن ٹ ڈائریکٹوریٹ کے ایک اہلکار نے کہا ہے کہ یہ کارروائی مالی بے ضابطگیوں، شیل کمپنیوں کے استعمال، رہائش کے اداروں اور منی لانڈرنگ کے سلسلے میں جاری تحقیقات کا حصہ ہے۔ الفلاح ٹرسٹ اور متعلقہ اداروں کے کردار کی تحقیقات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ اور یونیورسٹی کی مالیات اور انتظامیہ کی نگرانی کرنے والے اہم اہلکاروں کو بھی چھاپوں میں شامل کیا گیا ہے۔ ایجنسی نے اس معاملے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) اور دہلی پولیس کی طرف سے داخل کی گئی پہلی اطلاعاتی رپورٹوں کا نوٹس لیا ہے۔ اب تک، قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے 2 افراد کو گرفتار کیا ہے، جن کو خودکش بمبار ڈاکٹر عمر نبی کے مبینہ قریبی ساتھی بتایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق، گروپ سے منسلک کم از کم 9 شیل (ڈمی) کمپنیاں، سبھی ایک ہی پتے پر رجسٹرڈ ہیں، ای ڈی کے زیر تفتیش ہیں۔ ابتدائی نتائج متعدد ''خطرے'' اشارے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو شیل کمپنی کے رویے سے مطابقت رکھتے ہیں جیسے کاروبار کے اعلان کردہ مقامات پر کوئی جسمانی موجودگی یا بامعنی افادیت کا استعمال اور مختلف کمپنیوں اور اکاؤنٹس میں عام موبائل نمبر اور ای میل۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے تفتیش کاروں نے یہ بھی پایا ہے کہ ESIC/EPFO فائلنگ کی غیر موجودگی کو آپریشنز کے رپورٹ شدہ پیمانے اور ڈائریکٹرز/ دستخط کرنے والوں کے اوور لیپنگ اور اداروں میں کمزور KYC ٹریلز سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ بینکنگ چینلوں کے ذریعے کم سے کم تنخواہ کی تقسیم اور HR (ہیومن ریسورس) ریکارڈز کی عدم موجودگی/ 5

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے الفلاح کے چیئرمین کو گرفتار کرلیا

نئی دہلی/ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منگل کو الفلاح گروپ کے چیئرمین اور الفلاح چیریٹیبل ٹرسٹ کے مینیجنگ ٹرسٹی جواد احمد صدیقی کو جعلی ایکریڈیٹیشن دعووں، فنڈز کی منتقلی اور بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں سے منسلک منی لانڈرنگ ریکیٹ کے سلسلے میں گرفتار کیا۔ خبر رساں ایجنسی کشمیر ڈاٹ کام کے مطابق ای ڈی نے ایک بیان میں کہا، صدیقی کو منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) 2002 کی دفعہ 19 کے تحت حراست میں لیا گیا تھا، وسیع پیمانے پر تلاشی اور الفلاح گروپ سے منسلک جگہوں پر چھاپوں کے دوران برآمد ہونے والے شواہد کی جانچ کے بعد۔

SMGS ہسپتال اور میڈیکل کالج جموں میں لاکرس کی تلاشیاں

ڈاکٹروں اور طلباء کے نام لاکرس کی باریک بینی سے جانچ پڑتال

سرینگر/ کے این ایس/ حکام نے منگل کو سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان ایک مشق کے ایک حصے کے طور پر جموں کے گورنمنٹ میڈیکل کالج اور سری مہاراجہ گلاب سنگھ (ایس ایم جی ایس) اسپتالوں کے عملے، طلباء اور ڈاکٹروں سے تعلق رکھنے والے لاکرز کی جانچ پڑتال کی۔ کشمیر نیوز سروس کے مطابق یہ قدم 10 نومبر کو دہلی کے لال قلعہ کے قریب دہشت گردی کے ایک بڑے ماڈیول اور اس کے نتیجے میں کار دھماکے میں ملوث پائے جانے کے بعد اٹھایا گیا تھا، اور 8 نومبر کو جی ایم سی اننت ناگ میں ایک ڈاکٹر کے لاکر سے ایک اے کے رائفل سمیت اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر آشوتوش گپتا نے بتایا، "ہم ایک معمول کی مشق کے حصے کے طور پر تمام لاکرز کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ ہم نے لاکر رکھنے والوں سے چابیاں مانگی ہیں۔ انہیں چیک کر کے دوبارہ الاٹ کیا جائے گا،" انہوں نے کہا کہ اسی طرح کے لاکر چیک اپ جموں کے ایس ایم جی ایس ہسپتال میں کئے جا رہے ہیں۔ حکام نے پہلے ہی یہ مشق/ 3

اننت ناگ میں ہارٹ فیلئر سے ٹریفک پولیس کا اہلکار چل بسا

نوگام ہندواڑہ میں کینٹین میں کام کرنے والا راجستھان کا شہری گر کر از جاں

سرینگر/ سی این آئی/ جنوبی ضلع اننت ناگ میں ٹریفک پولیس اہلکار حرکت قلب بند ہونے کے بعد فوت ہو گیا۔ ادھر نوگام ہندواڑہ میں راشٹریہ رائفلز کینٹین میں کام کرنے والا راجستھان کا شہری بے ہوش ہونے کے بعد موت کی آغوش میں چلا گیا۔ سی این آئی کے مطابق جنوبی ضلع اننت ناگ کے چھی علاقے میں اس وقت کہرام مچ گیا جب ایک ٹریفک پولیس اہلکار حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگیا۔ نمائندے نے عین شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ٹریفک پولیس اہلکار جس کی شناخت منیر احمد بٹ کے بطور ہوئی اپنی رہائشگاہ میں بے ہوش پایا گیا جس کے بعد اس کو نزدیکی اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ اسی دوران نوگام ہندواڑہ میں راشٹریہ رائفلز کینٹین میں کام کرنے والے راجستھان/ 4

کٹرہ اور ماتا ویشنو دیوی یاترا روٹوں پر سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات

جموں/ یو این آئی/ دہلی دھماکے کے بعد ملک بھر میں سیکورٹی الرٹ تیز کیے جانے کے تناظر میں ماتا ویشنو دیوی یاترا اور کٹرہ ٹاؤن میں حفاظتی انتظامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ شرائن بورڈ نے سیکورٹی ایجنسیوں کو ہدایت دی ہے کہ یاترا راستے، بھون اور گردونواح میں اضافی فورس تعینات کی جائے تاکہ یاتریوں کو ہر ممکن فول پروف سیکورٹی فراہم کی جاسکے۔

نیشنل ہائی وے پر ٹرک کھائی میں گرا

ایک ہلاک دو مشکل سے بچ گئے

سرینگر/ یو این آئی/ سرینگر جموں قومی شاہراہ پر ناچلانہ کے مقام پر ایک ٹرک سڑک سے پھسل کر گہری کھائی میں جا گرا، جس کے نتیجے میں ایک شخص موقع پر ہی جان سے گیا جبکہ دو دیگر افراد کو بچا لیا گیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق واقعہ کے فوراً بعد کیو آر ٹی رامبن پولیس اور 23 آر آر کے اہلکار موقع پر پہنچے اور دشوار گزار پہاڑی علاقے میں ایک تیز اور خطرناک ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ ٹیموں نے کھائی میں پھنسے دو افراد کو مسلسل جدوجہد کے بعد بحفاظت نکال لیا۔

سرینگر میں چھاپوں کے دوران

ڈاکٹر اور بیوی کو حراست میں لیا گیا

سرینگر/ کاؤنٹر انٹیلی جنس کشمیر نے غیر قانونی سرگرمیوں کی جاری تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر سری نگر، کولگام اور اننت ناگ اضلاع میں کی گئی مربوط تلاشی کارروائیوں کے دوران منگل کو سری نگر کے ایک ڈاکٹر اور اس کی اہلیہ کو حراست میں لیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ چار مقامات پر تلاشیاں کی گئیں جو کہ نامزد عدالت کی طرف سے این آئی اے ایکٹ کے تحت جاری کئے گئے وارنٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے جو کہ بھارتیہ نیا سنہتا اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ کی دفعات کے تحت درج کی گئی ایف آئی آر کے سلسلے میں ہے۔ آپریشن کے دوران، تفتیش کاروں نے ڈاکٹر عمر فاروق بھٹ کو حراست میں لیا، جو اس وقت سپر اسپیشلٹی اسپتال، شیرین باغ سری نگر میں تعینات ہیں، اور ان کی اہلیہ شہزادہ اختر، جو بگام کولگام کے رہنے والے ہیں۔

ڈاکٹر عدیل اور ڈاکٹر شاہین کے میڈیکل لائسنس منسوخ

IMC کی سفارش پر اُترپردیش اسٹیٹ میڈیکل کونسل کا اقدام

سرینگر/ جے کے این ایس/ دہلی کے لال قلعہ کے قریب 10 نومبر کی شام کو ہوئے ہلاکت خیز کار بم دھماکے کے الزام میں گرفتار اُترپردیش کی ڈاکٹر شاہین سعید اور جموں کے ڈاکٹر عدیل احمد اب کبھی میڈیکل پریکٹس نہیں کر سکیں گے۔ اُترپردیش اسٹیٹ میڈیکل کونسل نے دونوں کے میڈیکل رجسٹریشن کو منسوخ کر دیا ہے۔ ریاستی کونسل نے یہ کارروائی نیشنل میڈیکل کونسل کی ہدایات پر کی ہے۔ انڈین میڈیکل کونسل (IMC) نے کئی ڈاکٹروں کیخلاف غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کے تحت کارروائی کی سفارش کی تھی۔ انڈین میڈیکل کونسل (IMC) نے تمام ریاستی میڈیکل کونسلوں کو ایک خط بھیجا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث پائے جانے والے ڈاکٹروں کے رجسٹریشن منسوخ کر دیئے جائیں۔ ڈاکٹر شاہین سعید نے 2005 میں رجسٹریشن کروایا تھا اور جموں کے رہنے والے ڈاکٹر عدیل/ 6

ہمیں دہشت گردی کے خلاف اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کا حق ہے/ جے شنکر

مرکزی وزیر خارجہ کا ماسکو میں شنگھائی تعاون تنظیم کونسل سے خطاب

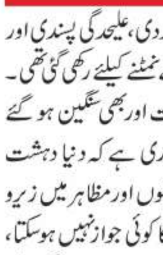

سرینگر/ سی این آئی کے مطابق مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ماسکو میں شنگھائی تعاون تنظیم کونسل سے خطاب کرتے ہوئے ایک بار پھر دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پر زور دیا اور اس بات کا اعادہ کیا کہ دہشت گردی کے خلاف کوئی وائٹ واشنگ جواز نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ایس سی او کی بنیاد دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی کی تین برائیوں سے نمٹنے کیلئے رکھی گئی تھی۔ گزرے سالوں میں یہ خطرات اور بھی سنگین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ''یہ ضروری ہے کہ دنیا دہشت گردی کے خلاف اپنی تمام شکلوں اور مظاہر میں زیرو ٹالرنس کا مظاہرہ کرے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا، نہ پیچھے مڑ کر دیکھا جائے۔ جیسا کہ ہم اپنے لوگوں کو دہشت گردی کے خلاف استعمال کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں اور ہم بھارت کے ساتھ تعاون کریں گے''۔ جے شنکر نے کہا ''یہ ضروری ہے کہ دنیا/ 7

فریکچر اور دیگر چوٹیں ''زبردست تشدد کے نتیجے میں ہوئی ہیں''

کانسٹیبل خورشید احمد چوہان کے زیر حراست تشدد کیس کی سی بی آئی تحقیقات

سرینگر/ کے این ایس/ جموں و کشمیر پولیس کے کانسٹیبل خورشید احمد چوہان کے زیر حراست تشدد کیس کی سی بی آئی تحقیقات نے جے آئی سی، کپواڑہ کے ساتھی اہلکاروں کے ذریعہ ان پر کئی زخموں کی تصدیق کی ہے، رپورٹوں کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فریکچر اور دیگر چوٹیں "زبردست تشدد کے نتیجے میں ہوئی ہیں"۔ اسری نگر کی خصوصی عدالت میں جمع کرائے گئے اپنے نتائج میں، سی بی آئی نے ڈپٹی ایس پی اعجاز احمد، سب انسپکٹر ریاض احمد میر، ایس پی او جہانگیر احمد بیگ اور دیگر پانچ ساتھی پولیس اہلکاروں تنویر احمد ملہ، محمد یونس خان، شاکر احمد، الطاف حسین بٹ اور شاہنواز احمد دیڈڈ کے خلاف تشدد اور معلومات فراہم کرنے کے الزام میں چارج شیٹ کی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق سب انسپکٹر منظور احمد شیخ، جو اس وقت پولیس چوکی، ڈرگمولہ میں تعینات تھے، کی گواہی، چوہان کی سرد مہری بیان کرتے ہوئے، کپواڑہ حراستی تشدد کیس میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی طرف سے داخل کی گئی چارج شیٹ میں مضبوط ثبوت بن گئی ہے۔ پی ٹی آئی کے ذریعے حاصل کردہ سی بی آئی چارج شیٹ سے پتہ چلتا ہے کہ/ 8

Government of Jammu & Kashmir
DEPARTMENT OF ARCHIVES, ARCHAEOLOGY & MUSEUMS J&K
World Heritage Week 2025
November 19-25, 2025
WHEN THE ROOTS ARE STRONG, THE TREE BLOSSOMS

November 19
HERITAGE WALKS
Jammu: Archives Building Kala Kendra to Abhinav Theatre
Srinagar: Shergarhi Complex to SPS Museum, Lal Mandi
SPECIAL EXHIBITIONS
Rare Archival Documents on display
Jammu: Kala Kendra
Srinagar: Shergarhi Complex

November 20
ALL-WOMEN HERITAGE BIKE RALLY
From Kala Kendra, Jammu to Bamuchak Temple, Samba
CALLIGRAPHY WORKSHOP
With local artists at the Art Gallery Museum, Shergarhi Complex, Srinagar

November 21
WORKSHOP AND TRAINING
For Nodal Officers & Engineers, Jammu Division
With experts from IUST, SMVDU and ASI
Venue: Conference Hall, IIIM Jammu
CRAFTS EXHIBITION
Turquoise Jewellery and Wood Carving
Venue: Art Gallery Museum, Shergarhi Complex, Srinagar

November 22
SPECIAL VISITS FOR PERSONS WITH DISABILITIES (PwDS) AND EX-SERVICEMEN
Jammu: Dogra Art Museum
Srinagar: SPS Museum

November 23
VISITS FOR MIGRANT CHILDREN
Jammu: Dogra Art Museum, Raghunath Ji Temple, Suchetgarh, R S Pora
Srinagar: SPS Museum, Burzahom Archaeological Site

November 24
WORKSHOP AND TRAINING
For Nodal Officers & Engineers, Kashmir Division
with experts from IUST, SMVDU and ASI
Venue: SKICC, Srinagar
FELICITATION CEREMONY
Saluting our Heritage Warriors
Venue: SKICC, Srinagar
LECTURE
Understanding Cultural Heritage in Today's World
By Prof Shyam Narayan, IIM Jammu
Venue: Kala Kendra, Jammu

November 25
LECTURE
Literary Traditions of Ancient Kashmir
By Prof Wahid Nasaru, University of Kashmir
Venue: Lal Mandi, Srinagar
PRIZE DISTRIBUTION AND CULMINATION CEREMONY
Venue: Abhinav Theatre, Jammu

DIPK-8211/25
Dated: 18/11/2025

وزیر اعلیٰ کا گاندربل میں جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ

ضلع میں متعدد سڑک، بجلی اور پانی کی فراہمی کے منصوبوں کا افتتاح کیا

گاندربل 18 نومبر 2025ء
وزیر اعلیٰ مسٹر عمر عبداللہ نے آج ضلع گاندربل میں شہری سہولیات کو بہتر بنانے اور ترقی کے عمل کو تیز کرنے کیلئے کئی اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا ۔انہوں نے ڈاک بنگلہ فتح پورہ۔ گڈورہ روڈ کی اپ گریڈیشن اور چوڑائی کے منصوبے کا افتتاح کیا جس کی لاگت 5.2 کروڑ روپے ہے، جبکہ شیر پتھری بلاک میں مختلف لنک روڈز کی اپ گریڈیشن کے 8.9 کروڑ روپے کے منصوبوں کا بھی افتتاح کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ای افتتاح کے ذریعے پینے کے صاف پانی کے کئی بڑے منصوبوں کا افتتاح کیا جن میں 119.16 لاکھ روپے کی لاگت والا ڈبلیو ایس ایس گنگن گیر میں 70 ہزار گیلن کی گنجائش والا سلو سینڈ فلٹریشن پلانٹ، 108.09 لاکھ روپے کی لاگت والا ڈبلیو ایس ایس فراوہ بکنر میں 30 ہزار گیلن کی گنجائش والا سلو سینڈ فلٹریشن پلانٹ بمعہ ریزروائرز اور ٹریٹمنٹ یونٹ اور 121.20 لاکھ روپے کی لاگت والا ڈبلیو ایس ایس ریزن میں 60 ہزار گیلن کی گنجائش والا سلو سینڈ فلٹریشن پلانٹ بمعہ پائپ نیٹ ورک اور متعلقہ بنیادی ڈھانچہ شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے کانسی چیونسی ڈیولپمنٹ فنڈ (سی ڈی ایف) سے واٹر ٹینکرز بھی منظور کئے، گاندربل بازار کو رش سے نجات دلانے کا وعدہ کیا اور سونہ مرگ کو ونٹر سپورٹس سرگرمیوں اور سیاحت کیلئے ترقی دینے پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے بعد میں متعدد پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا جن میں گاندربل ٹاؤن میں 384 لاکھ روپے کی تخمینہ لاگت والے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کی ری ویمپنگ کے ساتھ این جی ڈی 4 کا مشترکہ پری سیٹلنگ ٹینک ،بنیورہ لار میں 181.06 لاکھ روپے کی لاگت والا سپرنگ ناگہ محلہ شلار سے ڈب تک جوڑنے والی سڑک کی اپ گریڈیشن، 172 لاکھ روپے کی لاگت سے ٹنر (ایف پی او پارک) میں /1

وزیر اعلیٰ کی نوگام دھماکے میں متاثرہ کنبوں کے افراد سے ملاقات

سری نگر/18/نومبر 2025ء
وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کے روز نوگام پولیس سٹیشن میں حالیہ حادثاتی دھماکے میں جاں بحق ہوئے افراد کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ ایچ ایم ٹی زینہ کوٹ میں اعجاز افضل میر، بمنہ میں محمد امین میر، قمرواری میں شوکت احمد بٹ، نئی پورہ میں سہیل احمد راتھر اور وانہ بل میں محمد شفیع پرے کے گھر گئے اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے ناقابلِ تلافی نقصان پر گہرے دُکھ کا اِظہار کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لئے دُعا کی۔ انہوں نے لواحقین کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی ہمت و صبر کے لئے بھی دُعا کی۔ وزیر اعلیٰ نے گہرے دُکھ کا اِظہار کرتے ہوئے کہا،"یہ المناک واقعہ ہمارے درمیان سے ایسے باصلاحیت، مخلص اور فرض شناس افراد کو لے گیا جو خلوص اور بہادری کے ساتھ /2

عبدالغنی کوہلی کی لفٹینٹ گورنر سے ملاقات

جموں 18 نومبر 2025ء
سابق وزیر اور سینئر بی جے پی لیڈر انجینئر عبدالغنی کوہلی نے آج لفٹینٹ گورنر مسٹر منوج سنہا سے ملاقات کی۔

’وندے ماترم‘ کے 150 سال مکمل ہونے پر خصوصی یادگاری تقریب

آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی تقریب میں حب الوطنی اور قومی یکجہتی کے جذبے کو اجاگر کیا گیا

جموں/18/نومبر/انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ جموں و کشمیر نے آج مشہور قومی گیت ’وندے ماترم‘ کے 150 سال مکمل ہونے کی خصوصی یادگاری تقریب کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام کمشنر سیکرٹری آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ پیوش سنگلا کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ تقریب میں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے سینئر افسران بشمول ڈائریکٹر فائنانس (آئی ٹی) افتخار حسین، سپیشل سیکرٹری (آئی ٹی ڈی) شوکت محمود، ایڈیشنل سیکرٹری (آئی ٹی ڈی) دیویندر سنگھ بھاؤ، ڈپٹی ڈائریکٹر پلاننگ چمن لال کے علاوہ ڈیپارٹمنٹ کے مختلف شعبوں کے افسران و ملازمین نے شرکت کی۔ پروگرام میں آئی ٹی سیل، ایس ای ایم ٹی (سٹیٹ ای۔ مشن ٹیم جموں و کشمیر) اور جے اے کے ای جی اے (جے اینڈ کے ای۔ گورننس ایجنسی) کی ٹیموں نے بھی شرکت کی جس سے باہمی تعاون کے جذبے کو مزید تقویت ملی۔ دورانِ تقریب تمام شرکائے نے ’وندے ماترم‘ کا گیت بڑے جوش و خروش کے ساتھ مل کر گایا جس سے اتحاد، حب الوطنی اور قوم کی ثقافتی وراثت کے احترام کا مظاہرہ ہوا۔ پروگرام میں ’وندے ماترم‘ کی تاریخی اہمیت اور قومی یکجہتی، حب الوطنی اور قومی شناخت کو مضبوط بنانے میں اس کے لازوال کردار کو اُجاگر کیا گیا۔ اس موقعہ پر سی ای او جے اے کے ای جی اے ماہیما مدان نے خطاب کرتے ہوئے اس قومی ترانے کی ثقافتی میراث اور اجتماعی قومی جذبے کو مضبوط بنانے میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ محکمہ نے جموں و کشمیر یوٹی میں ڈیجیٹل تبدیلی اور شہری مرکوز حکمرانی کو آگے /3

چیف سیکرٹری نے سوجیت مٹو کی والدہ کے اِنتقال پر رہائش گاہ جاکر تعزیت کی

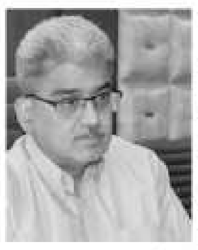

جموں/18/نومبر/
چیف سیکرٹری اٹل ڈولو آج اپنے پی اے سوجیت مٹو کی والدہ شاریکا مٹو کے انتقال پر اُن کی رہائش گاہ پر جاکر اظہارِ تعزیت کی۔ چیف سیکرٹری نے اس مشکل گھڑی میں ہمدردی اور تسلی کے کلمات اَدا کرتے ہوئے سوگوار کنبے کے ساتھ وقت گزارا۔ انہوں نے مرحومہ کی روح کے ابدی سکون کے لئے دعا کی اور سوگوار کنبے کے ساتھ ہمدردی /5

منشیات کی وباء کے خاتمے کیلئے سبھی کو اپنا رول نبھانا ہوگا / مبارک گل

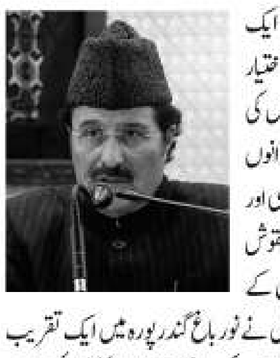

سرینگر / / پریس نوٹ: کشمیر میں منشیات کی وباء ایک سنگین سماجی، معاشرتی اور تہذیبی بحران کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ اس کے اثرات نہ صرف نوجوان نسل کی بربادی کی صورت میں سامنے آرہے ہیں بلکہ خاندانوں کے ٹوٹنے، جرائم میں اضافے، ذہنی صحت کی تباہی اور معاشرے کی مجموعی پُرامن فضا پر بھی گہرے نقوش چھوڑ رہے ہیں۔ ان باتوں کا اظہار نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور ایم ایل اے عیدگاہ حاجی مبارک گل نے نورباغ گندرپورہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مبارک نے کہا کہ منشیات کی وبا کے خلاف موثر لڑائی صرف سرکاری اداروں کی کوششوں سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لئے عوام، علماء اور سول /4

صوبائی کمشنر کشمیر انشول گارگ نے نشہ مکت مہم کی پانچویں سالگرہ پر عہد دلایا

سری نگر، 18 نومبر: ڈویژن کمشنر کشمیر انشول گارگ نے آج اپنے دفتر میں افسران و اہلکاروں کو نشہ مکت ’(منشیات سے پاک) عہد دلا کر انتظامیہ کے منشیات کے خلاف پختہ عزم کو دوبارہ دہرا دیا۔ یہ تقریب نشہ مکت بھارت مہم کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہوئی، جس میں ڈویژن کے اضافی کمشنرز کشمیر کے علاوہ ڈویژن کمشنر کے دفتر کے دیگر افسران اور اہلکار بھی موجود تھے۔

صوفی غلام محمد کی صحافتی خدمات ناقابل فراموش / طارق قرہ

کہا ہر فورم پر جموں و کشمیر کی آواز کی نمائندگی کیلئے بے خوفی سے کام کیا

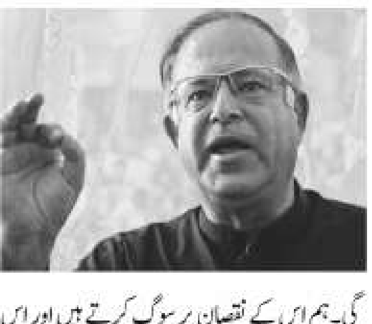

سرینگر / سرینگر ٹائمز کے بانی صوفی غلام محمد کی 16 ویں برسی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور ممبر اسمبلی طارق حمید قرہ نے ایک تعزیتی بیان میں کہا ہے۔ آج بھاری دل سے مرحوم کو یاد کرتا ہوں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے قلم کو درست سمت میں استعمال کیا، ہر فورم پر جموں و کشمیر کی آواز کی نمائندگی کے لیے بے خوفی سے کام کیا۔ پیشہ ورانہ صحافت میں ان کی خدمات اور معاشرے کے لیے خدمات نسلوں کو متاثر کرتی رہیں گی اور صحافی برادری خاص کر نوجوان طبقے کو شفافیت، بے خوفی کی راہ پر گامزن کرتی رہیں گی۔ ہم اس کے نقصان پر سوگ کرتے ہیں اور اس کی جنت نشینی کے لیے دعا کرتے ہیں۔ میں مرحوم کے اہل خانہ، دوستوں اور پیروکاروں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہوں۔

بڈگام میں منشیات کے خلاف 41 ویں این سی او آرڈِی میٹنگ

ضلعی انتظامیہ نے سمگلروں اور ڈیلروں کے خلاف سخت کارروائی کا عزم دہرایا

بڈگام/18/نومبر/ضلعی سطح کی 41 ویں این سی او آرڈی (نارکو کوآرڈی نیشن) کمیٹی کی میٹنگ آج ڈِی سی آفس بڈگام میں ضلع ترقیاتی کمشنر ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ کے ساتھ ایس ایس پی بڈگام نکھل بورکر کی صدارت میں منعقد ہوئی تاکہ بڈگام میں منشیات کے خلاف جاری تازہ اقدامات کا جائزہ لیا جاسکے۔ میٹنگ میں اے ڈِی سی بڈگام، تمام ایس ڈی ایم، اے سی ڈی، سی ایم او، ڈی ایس ڈبلیو او، میڈیکل سپرانٹنڈنٹ ڈی ایچ بڈگام، تمام گورنمنٹ ڈگری کالجوں کے پرنسپل، میونسپل کمیٹیوں کے ای اوز اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے شروعات میں سابقہ این کورڈ میٹنگ کے فیصلوں پر کی گئی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔ بتایا گیا کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران ضلع بھر میں 77 کنال اور 18 مرلہ پر پھیلی جنگلی بھنگ کو تلف کیا گیا ہے جبکہ ناجائز کاشت کے خلاف 55 مقدمات درج کئے گئے اور 38 چالان کئے گئے ہیں۔ ضلع ترقیاتی کمشنر نے کہا کہ منشیات کا استعمال محض ایک قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک سنگین سماجی مسئلہ ہے جو کنبوں اور کمیونٹیوں کو متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ منشیات کے خلاف جنگ میں سمگلروں، ڈیلروں اور کاشتکاروں کے ساتھ سختی ضروری ہے جبکہ متاثرین کو علاج اور بحالی کے لئے ہمدردانہ تعاون فراہم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ روک تھام، قانون نافذ کرنے، علاج اور عوامی بیداری پر مشتمل جامع حکمت عملی ناگزیر ہے۔ تمام لائن ڈیپارٹمنٹ کو منشیات /6

وائٹ کالر انتہاپسندی کے اسباب کا تدارک کرنا ناگزیر / اپنی پارٹی کی مرکز کو تلقین

کہا دلی کار بم دھماکہ انتہائی قابل مذمت، ملوثین کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے

سرینگر: پریس نوٹ: اپنی پارٹی نے نئی دلی میں حالیہ کار دھماکے اور اس میں بعض تعلیم یافتہ لوگوں کے ملوث ہونے پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے کار دھماکے کو دہشت گردی کی ایک بدترین کارروائی قرار دیتے ہوئے اسکی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور ساتھ نئی دلی پر زور دیا کہ وہ ان بنیادی وجوہات کا جائزہ لے جو وائٹ کالر افراد کو اس طرح کی دہشت گردانہ سرگرمیوں میں شامل ہونے پر مائل کرتے ہیں۔ پارٹی نے کہا ہے کہ ان وجوہات کا پتہ لگا کر ان کا تدارک کیا جانا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ انتہاپسندی ختم ہو اور مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔ موصولہ بیان کے مطابق اپنی پارٹی نے ان خیالات کا اظہار آج پارٹی آفس شیخ باغ میں منعقدہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے دوران کیا۔ اجلاس کی صدارت پارٹی کے صدر سید محمد الطاف بخاری نے کی۔ یہ میٹنگ جموں و کشمیر میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل اور عوامی شکایات کا جائزہ لینے کے لیے بلائی گئی تھی۔ میٹنگ کے آغاز میں شرکاء نے دہلی کار بم دھماکے اور گزشتہ ہفتے نوگام پولیس اسٹیشن میں ہونے والے حادثاتی دھماکے میں اپنی جانیں گنوانے والے معصوم لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ میٹنگ کے دوران، پارٹی رہنماؤں نے متفقہ طور پر دہلی کار دھماکے کی مذمت میں ایک قرارداد منظور کی اور مرکزی حکومت پر زور دیا کہ وہ خطے میں دیرپا امن اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ بامعنی بات چیت اور رابطہ مہم شروع کرے۔ اجلاس میں پارٹی قیادت کی جانب سے متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد میں درج ذیل ہے: ا۔ اپنی پارٹی نئی دہلی میں لال قلعہ کے قریب حالیہ کار دھماکے کی شدید مذمت کرتی ہے۔ ہم ان خاندانوں سے اپنی گہری ہمدردی رکھتے ہیں جنہوں نے اس ہولناک حملے میں اپنے عزیزوں کو کھو دیا۔ دہشت گردی کے اس وحشیانہ فعل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی جانی چاہیے اور ذمہ داروں کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔ ۲۔ اپنی پارٹی نوگام پولیس اسٹیشن میں ہونے والے حادثاتی دھماکے میں ہونے والے انسانی زندگیوں کے اتلاف پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی /7

نیشنل کانفرنس کا اظہارِ تعزیت

سرینگر / / پریس نوٹ: صدر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی ہدایت پر پارٹی کے صوبائی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر نے نوشہرہ جاکر وہاں عبدالقیوم قادری کی والدہ محترمہ کے انتقال پر اُن کے گھر جاکر تعزیت پرسی کی اور ڈھارس بندھائی۔ اس موقعے پر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات ادا کئے گئے اور مرحومہ کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی گئی۔ دریں اثناء انہوں نے اہلیہ محترمہ حاجی گل محمد کانوسہ ساکن نوشہرہ کے انتقال پر کانوسہ اور ترمبو خاندانوں کی بھی تعزیت پرسی کی اور ڈھارس بندھائی۔ انہوں نے سوگوار خاندانوں کیساتھ ڈاکٹر فاروق عبداللہ اور عمر عبداللہ کی طرف /10

نشیلی ادویات سے پاک بھارت مہم کی رفتار تیز کرنے کی ہدایت

چیف سکریٹری نے ٹاسک فورس کی تشکیل اور کونسلرز کی تربیت پر زور دیا

جموں 18 نومبر: چیف سکریٹری اٹل دولو نے آج ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں جاری ’نشہ مکت بھارت ابھیان‘ کی پیش رفت اور بین محکمہ جاتی کوششوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اجلاس میں مہم کو مزید مضبوط بنانے بہتر تال میل قائم کرنے اور منشیات سے متاثرہ افراد کی بحالی کیلئے ٹھوس نظام وضع کرنے سے متعلق اہم ہدایات جاری کی گئیں۔ چیف سکریٹری نے منشیات کے بڑھتے خطرات کو فوری طور پر نمٹنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ہدایت دی کہ پرنسپل سیکرٹری ہوم کی سربراہی میں ایک خصوصی بحالی ٹاسک فورس تشکیل دی جائے، جس میں اطلاعات فلاحی و سماجی بہبود اور اسکل ڈیولپمنٹ کے اعلیٰ افسران شامل ہوں گے۔ یہ فورس مختلف عمر کے گروپس کے لئے جامع بحالی منصوبے تیار کرے گی۔ انہوں نے ہر پنچایت، ہیلتھ سینٹر، ہائی / ہائر سیکنڈری اسکول اور کالج میں کونسلرز کی تربیت کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ آئی ایم ہانس سرینگر و جموں میں ماسٹر ٹرینرز کی تربیت فوری طور پر شروع کی جائے، جو بعد میں اپنے متعلقہ اضلاع میں تربیتی پروگرام چلائیں گے۔ تربیتی سیشنوں کی ویڈیو گرافی کرنے کی بھی تجویز دی /9

تعلیمی معاونت فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ 15 دسمبر تک بڑھا دی گئی

سرینگر 18 نومبر: وزیر اعلیٰ جو جے کے بلڈنگ اینڈ اور کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ (JKBOCWWB) کے چیئرپرسن بھی ہیں کی ہدایات کی روشنی میں بورڈ نے ہائر ایجوکیشن، اسکول ایجوکیشن اور میرٹ کی بنیاد پر معاونت سمیت تمام زمروں کے تحت تعلیمی معاونت فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2025 تک بڑھا دی ہے۔ اس توسیع کے پیش نظر تمام رجسٹرڈ بی او سی (BOC) کارکنوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر وہ اپنے بچوں کیلئے تعلیمی معاونت کے فارم ابھی تک جمع نہیں کرا سکے ہیں تو وہ جلد از جلد یہ عمل مکمل کریں۔ درخواستیں صرف آن لائن طریقے سے سرکاری پورٹل پر مقررہ آخری تاریخ سے قبل جمع کرائی جائیں گی۔ بورڈ نے تمام اہل کارکنوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھائیں تاکہ ان کے بچوں کے تعلیم سے متعلق حقوق اور معاونت میں کوئی تاخیر نہ ہو۔

ایم ایل اے تنویر صادق نے علمگری بازار میں بڑے ڈرینج پروجیکٹ کا سنگِ بنیاد رکھا

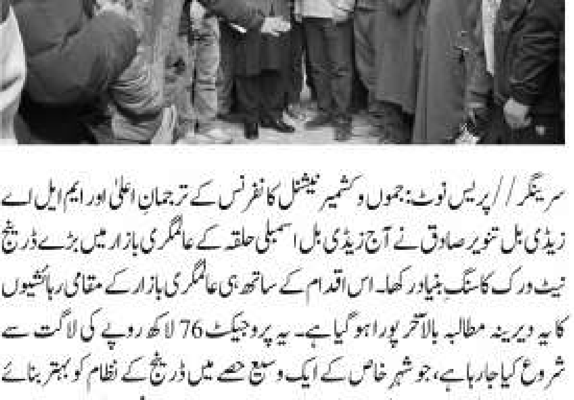

سرینگر / / پریس نوٹ: جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے ترجمانِ اعلیٰ اور ایم ایل اے زیڈی بل تنویر صادق نے آج زیڈی بل اسمبلی حلقہ کے عالمگری بازار میں بڑے ڈرینج نیٹ ورک کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس اقدام کے ساتھ ہی عالمگری بازار کے مقامی رہائشیوں کا یہ دیرینہ مطالبہ بالآخر پورا ہو گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ 76 لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا جارہا ہے، جو شہر خاص کے ایک وسیع حصے میں ڈرینج کے نظام کو بہتر بنائے گا۔ یہ ایک ہفتے کے اندر حلقے میں شروع ہونے والا دوسرا بڑا ڈرینج پروجیکٹ ہے۔ اس سے قبل، ویزر ناگ میں 76 لاکھ روپے کی لاگت سے ایک اور پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے تنویر صادق نے زیڈی بل حلقے کے عوام کے تئیں اپنی پختہ وابستگی کو دہراتے ہوئے کہا کہ علاقے کے تمام ضروری کام /8

سرینگر ٹائمز

19 نومبر 2025، بروز بدھوار

سرینگر سے دہلی تک کا سفر مسافر بس سے لے کر مسافر ٹرین تک

وہ بھی ایک زمانہ تھا کہ جب کشمیر میں شدید برفباری کے نتیجہ میں وادی دنیا سے کٹ جاتی تھی۔مہینوں تک عوام کو مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔جموں کشمیر میں نئی دہلی سے ملانے کیلئے صرف ایک راستہ ہے جسے کسی دور میں ''بانہال کارٹ روڈ'' کہا جاتا تھا۔اس کے ذریعہ سفر انتہائی دشوار اور خطرناک ہوا کرتا تھا۔لیکن جب بانہال میں جواہر ٹنل وجود میں لائی گئی تو کہا گیا کہ اب راستہ آسان ہوگا۔یہ دعویٰ کسی حد تک صحیح ثابت ہوا۔کیونکہ اس ٹنل سے پہاڑوں کے ایک طویل اور اونچے سلسلہ سے نجات مل گئی تھی مگر بانہال سرینگر سے لگ بھگ 100 کلومیٹر دور ہے جبکہ اس سے آگے کا سفر 200 میلوں تک محیط ہے۔اور یہ باقی حصہ کافی دشوار گزار اور پر خطر تھا۔زمانے کی رفتار اور گردش ایام میں یہ روڈ آسان بنانے کی کوششیں جاری رکھی گئیں۔پہلے پہل سڑک کو کشادہ کیا گیا اور اس کو ہموار کرنے کیلئے میکڈم کو استعمال میں لایا گیا لیکن اس کیلئے کافی مزدورں اور مشینوں کی ضرورت تھی۔ان دنوں زیادہ کام مزدوروں سے لیا جاتا تھا۔اور معمولی نوعیت کے ہتھیار اور کچھ مشینیں دستیاب ہوا کرتی تھیں مگر جب زمانہ آگے بڑھتا گیا لوگوں کی ضروریات میں اضافہ ہوتا گیا تو نیشنل ہائی وے پر رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے اقدامات لازمی بن گئے۔ہر دور میں اس سڑک کی افادیت کو مدنظر رکھ کر اسے ٹھیک اور ٹریفک کے قابل بنانے کیلئے کوششیں کی گئیں ان کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں تھا کیونکہ اس راستے کے ذریعہ جموں وکشمیر کا دنیا سے رابطہ تھا مسافروں اور مال کی نقل وحرکت کیلئے بھی یہی روڈ موجود تھا اور موجود ہے۔اب ایک طویل عرصہ کے بعد اس ہائی وے کو دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق بنانے کی کوششیں عروج پر ہیں۔ہائی وے پر نصف درجن نئی ٹنلوں کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں خطرناک موڑ تھے ان کو کاٹ کر آسان بنانے کی کامیاب کوششیں کی گئیں۔ہائی وے کے خوفناک مقامات کو نظر انداز کرنے کیلئے پہاڑوں کا سینہ چیر کر نئی راہیں وجود میں لائی گئیں۔ان اقدامات سے جموں اور سرینگر کے درمیان سفر چار پانچ گھنٹوں میں طے کیا جاسکتا ہے۔یقیناً اس معاملہ میں مرکز کی طرف سے انقلابی اقدامات کئے گئے جو کل تک ناممکن بتایا جاتا تھا آج وہ ممکن ہوگیا ہے۔سرینگر سے قاضی گنڈ تک اور ٹنل کے اُس پار ادھم پور سے جموں تک کی سڑکیں کافی کشادہ ہموار اور جاذب نظر ہیں۔ڈرائیونگ کرتے ہوئے چلانے والوں کو فرحت کا احساس ہوتا ہے اور مسافر آرام سے منزل مقصود کو چھو لیتے ہیں۔سڑک کو مسافروں کیلئے آرام دہ اور آسان بنانے کے ساتھ ساتھ وادی کشمیر کو ریل کے ذریعہ جموں سے ملانے کی کوششوں کی کامیابی سے وادی کے تجارتی حلقوں اور عام لوگوں کی دیرینہ خواہشات پوری ہوں گی۔سرینگر میں ایک ریلوے سٹیشن قائم ہوچکا ہے جہاں سے ریل گاڑیاں ایک طرف بارہمولہ تک آتی جاتی ہیں تو دوسری بات بانہال تک آمدورفت ہوتی ہے اس کے نتیجہ میں دیہاتوں میں ہر طبقہ سے وابستہ افراد کو کافی فوائد ملے ہیں۔پیسے بھی کم خرچنے پڑتے ہیں اور وقت بھی ضائع نہیں ہوتا ہے۔اس معاملہ میں اب ایک نئی خوشخبری آگئی ہے۔جموں سے براہ راست ٹرین سرینگر کی سرزمین کو چھولے گی۔حکام کے مطابق سارا کام ہو چکا ہے اب آخری مرحلہ کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔غالباً اس سال دسمبر کے آخری دن سے پہلے اس کا آغاز ہوگا۔اگر یہ منصوبہ ایک حقیقت بن کر سامنے آتا ہے تو جمون اور سرینگر اور دہلی تک کا سفر کسی ایکسکرشن سے کم نہیں ہوگا۔

ٹھنڈے موسم میں جسم کو متحرک رکھنے کا ہدایت نامہ

ساقب علی

سردیوں کا موسم اپنی پوری خوبصورتی کے ساتھ جب ہمارے اردگرد چھا جاتا ہے تو ساتھ ہی کئی طرح کی جسمانی تبدیلیاں بھی لے کر آتا ہے۔ٹھنڈا موسم جہاں طبیعت کو سست بناتا ہے وہیں جسم کے جوڑوں میں سختی، پٹھوں کی اکڑاہٹ، خون کے بہاؤ میں کمی اور وزن بڑھنے جیسے مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ موسمِ سرما میں جسم کی روانی برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے، تاکہ نہ صرف ہم صحت مند رہ سکیں بلکہ روزمرہ کے کام بھی بھرپور توانائی کے ساتھ انجام دے سکیں۔ ذیل میں انہی عوامل پر روشنی ڈالی گئی ہے جن پر عمل کر کے سردیوں میں جسم کو متحرک، فعال اور لچک دار رکھا جا سکتا ہے۔

سب سے پہلے صبح کے وقت کچھ دیر کی اسٹریچنگ یا کھینچنے کی ورزشیں ضرور کریں۔یہ ورزشیں جسم کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں لچک بھی پیدا کرتی ہیں۔گردن، کمر، کندھوں اور ٹانگوں کی ہلکی اسٹریچنگ سے پورا دن فعال انداز میں گزارنا آسان ہوجاتا ہے۔

سردیوں میں ہمارا جسم قدرتی طور پر اپنی حرارت برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔اس مقصد کے لیے خون کا بہاؤ جسم کے اہم اعضاء ▯ کی طرف بڑھ جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں جیسے حصوں میں نسبتاً کمی واقع ہوتی ہے۔اس صورتحال کے نتیجے میں اکثر لوگوں کو جوڑوں میں درد، اکڑاہٹ، سستی اور سست روی محسوس ہوتی ہے۔ایسے میں ہلکی پھلکی ورزش اور جسمانی حرکت ہی وہ نسخہ ہے جو ان تمام مسائل کا سدباب کر سکتی ہے۔ورزش نہ صرف جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے بلکہ خون کی روانی بہتر بناتی ہے، جس سے جوڑوں میں لچک اور پٹھوں میں نرمی برقرار رہتی ہے۔

سب سے پہلے صبح کے وقت کچھ دیر کی اسٹریچنگ یا کھینچنے کی ورزشیں ضرور کریں۔یہ ورزشیں جسم کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں لچک بھی پیدا کرتی ہیں۔گردن، کمر، کندھوں اور ٹانگوں کی ہلکی اسٹریچنگ سے پورا دن فعال انداز میں گزارنا آسان ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ یوگا بھی سردیوں میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔یوگا کی مشقیں نہ صرف ذہنی سکون فراہم کرتی ہیں بلکہ جسمانی توازن اور لچک کو بھی بہتر بناتی ہیں۔

اگر موسم بہت سرد ہو تو گھر کے اندر ہی ہلکی دوڑ یا واک کی جا سکتی ہے۔ بازار میں چلنے والی اسٹیپ مشین یا ٹریڈ مل بھی اس کام میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔تاہم اگر موسم صاف ہو تو دن کے وقت دھوپ میں تھوڑی دیر واک کرنا جسم کے لیے بہت مفید ہے۔دھوپ کے ذریعے وٹامن ڈی کی مناسب مقدار جسم کو حاصل ہوتی ہے جو ہڈیوں کو مضبوط رکھنے اور جوڑوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سردیوں میں وٹامن ڈی کی کمی عام ہوتی ہے لہٰذا دھوپ کا استعمال جسم کی حرارت اور حرکت دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

اس موسم میں جسمانی روانی برقرار رکھنے کے لیے مناسب لباس کا انتخاب بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔بہت زیادہ بھاری کپڑے پہننے سے جسم کی حرکت متاثر ہوتی ہے جبکہ بہت ہلکے کپڑے سردی سے بچاؤ فراہم نہیں کرتے۔اس لئے تہہ در تہہ (Layering) لباس پہننا بہتر ہے۔اس طرح جسم گرم بھی رہتا ہے اور حرکت میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ہاتھ پاؤں کو گرم رکھنے کے لیے دستانے اور موزے پہننا نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ حصے موسم کی سردی سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔

گرم مشروبات کا استعمال بھی جسم کو متحرک رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ادرک والی چائے، ہربل ڈرنکس، گرم دودھ یا سوپ نہ صرف جسم کو حرارت فراہم کرتے ہیں بلکہ خون کی روانی کو بھی بہتر بناتے ہیں۔سردیوں میں پانی پینے کی عادت کم ہو جاتی ہے جبکہ جسم کو نمی برقرار رکھنے کے لیے پانی کی ضرورت سال بھر یکساں رہتی ہے۔اس لئے دن بھر تھوڑا تھوڑا پانی ضرور پینا چاہیے تاکہ جسم میں پانی کی کمی نہ ہو اور پٹھوں میں کھچاؤ پیدا نہ ہو۔

غذا میں پروٹین اور فائبر کا استعمال بڑھانا سردیوں میں جسم کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔پروٹین پٹھوں کو مضبوط رکھتا ہے جبکہ فائبر نظام انہضام کو بہتر بناتا ہے۔مچھلی، دالیں، انڈے، دلیہ اور خشک میوہ جات نہایت مفید ہیں۔خصوصی طور پر اخروٹ اور بادام جیسے میوے جسم میں حرارت بھی پیدا کرتے ہیں اور توانائی بھی فراہم کرتے ہیں۔ایسے افراد جو سردیوں میں ورزش سے گریز کرتے ہیں ان کا وزن بڑھنے لگتا ہے،اس کے لیے خوراک میں توازن بے حد ضروری ہے۔

سردیوں میں نیند کا دورانیہ بھی اہم ہے۔بہت زیادہ دیر تک سونا یا غیر متوازن نیند جسم میں سستی پیدا کرتی ہے۔کوشش کریں کہ روزانہ ایک ہی وقت پر سوئیں اور ایک ہی وقت پر جاگیں تاکہ جسم ایک باقاعدہ معمول کا عادی ہو جائے۔ نیند پوری ہونے سے جسم خود بخود فعال اور توانائی سے بھرپور محسوس کرتا ہے۔

جوڑوں کا درد اگر زیادہ ہو تو نیم گرم پانی سے غسل کرنا یا گرم پانی کی بوتل سے سینک کرنا بھی مفید ہے۔اس کے علاوہ مساج بھی دورانِ خون کو بہتر کر کے جسم میں نرمی پیدا کرتا ہے۔زیتون کے تیل یا سرسوں کے تیل سے ہلکا مساج پٹھوں کو مضبوط اور جوڑوں کو حرکت کے قابل بناتا ہے۔

آخر میں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ سردیوں میں جسمانی حرکت جتنی زیادہ ہوگی، صحت اتنی ہی بہتر رہے گی۔سردی کا خوف یا سستی کا غلبہ ہمیں بیمار بھی بنا سکتا ہے اور کمزور بھی۔ اگر ہم روزانہ صرف 20 سے 30 منٹ ہلکی پھلکی ورزش، واک، یا گھر کے کاموں میں تیزی شامل کرلیں تو پورے موسم سرما میں نہ صرف جسمانی روانی برقرار رہے گی بلکہ ذہنی تازگی بھی محسوس ہوگی۔

سردی کا موسم چاہے جتنا بھی سخت کیوں نہ ہو، تھوڑی سی توجہ، مناسب ورزش، متوازن غذا اور خود کو گرم رکھنے کے چند آسان طریقے اپنا کر ہم اپنے جسم کو مکمل طور پر فعال اور صحت مند رکھ سکتے ہیں۔جسم کی روانی صرف موسم پر منحصر نہیں، بلکہ ہماری روزمرہ کی عادات بھی اس میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔لہٰذا اس موسم میں اپنی صحت کو اولین ترجیح دیں اور خود کو حرکت میں رکھیں، کیونکہ حرکت ہی زندگی ہے۔

شکر کا زیادہ استعمال، ''شکر'' کو دعوت

محمد وسیم بٹ

شکر انسانی زندگی کا وہ جز ہے جس کے بغیر ہمارے جسم کا نظام توانائی مکمل نہیں ہوتا۔یہ نہ صرف جسم کو فوری طاقت فراہم کرتی ہے بلکہ دماغی کارکردگی میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔روزمرہ زندگی میں ہم مختلف غذاؤں کے ذریعے شکر کا استعمال کرتے ہیں، جن میں چائے، دودھ، میٹھے مشروبات، پھل، میٹھی ڈشز اور دیگر خوراک شامل ہیں۔شکر جہاں ہمیں توانائی فراہم کرتی ہے، وہیں اس کے غیر محتاط اور زیادہ استعمال سے کئی سنگین مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ہم شکر کی اہمیت کو سمجھیں اور اس بات سے بھی آگاہ رہیں کہ ضرورت سے زیادہ استعمال ہمارے لیے کتنا نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

دنیا بھر میں شکر کے زیادہ استعمال کی وجہ سے سب سے بڑا مسئلہ جسمانی وزن کا بڑھ جانا ہے۔اکثر افراد روزمرہ مشروبات جیسے چائے، کافی، کولڈ ڈرنکس، بوتلیں، اور میٹھے پکوان میں شکر کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں، جس کے سبب جسم میں اضافی کیلوریز جمع ہوتی جاتی ہیں۔یہ اضافی کیلوریز چربی کی شکل اختیار کرکے وزن بڑھانے کا سبب بنتی ہیں۔

انسانی جسم کو شکر یعنی گلوکوز کی ایک خاص مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ گلوکوز ہمارے جسم کے لیے ایندھن کا کام کرتا ہے، جو خلیوں کو فوری توانائی فراہم کرتا ہے۔دماغ اپنی توانائی کا بڑا حصہ شکر سے حاصل کرتا ہے۔اگر جسم میں شکر کی کمی ہو جائے تو چکر آنا، کمزوری، ذہنی دھندلاہٹ اور بے چینی جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔خاص طور پر وہ افراد جو سخت جسمانی محنت کرتے ہیں انہیں توانائی کی فوری ضرورت ہوتی ہے، جو اکثر کاربوہائیڈریٹس اور شکر سے پوری ہوتی ہے۔

بچوں کی نشوونما میں بھی شکر کا کردار اہم ہوتا ہے۔ان کی تیز رفتاری، کھیل کود اور تعلیم کے دوران جسم کو توانائی درکار ہوتی ہے، جو شکر سے حاصل ہوتی ہے۔اسی طرح مریضوں کو بھی بعض اوقات شدید کمزوری کی حالت میں فوری توانائی ملنے کے لیے شکر پانی یا گلوکوز دیا جاتا ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شکر انسانی جسم کے لیے کتنی اہم ہے۔لیکن جہاں شکر فائدہ دیتی ہے، وہیں اس کے غیر ضروری یا حد سے زیادہ استعمال سے کئی بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

دنیا بھر میں شکر کے زیادہ استعمال کی وجہ سے سب سے بڑا مسئلہ جسمانی وزن کا بڑھ جانا ہے۔اکثر افراد روزمرہ مشروبات جیسے چائے، کافی، کولڈ ڈرنکس، بوتلیں، اور میٹھے پکوان میں شکر کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں، جس کے سبب جسم میں اضافی کیلوریز جمع ہوتی جاتی ہیں۔یہ اضافی کیلوریز چربی کی شکل اختیار کرکے وزن بڑھانے کا سبب بنتی ہیں۔وزن بڑھ جانا اپنی جگہ مسئلہ ہے مگر اس کے ساتھ موٹاپا کئی دیگر بیماریوں کا دروازہ بھی کھول دیتا ہے۔

شکر کے بے جا استعمال سے سب سے زیادہ خطرہ ذیابیطس یعنی شوگر کی بیماری کا ہوتا ہے۔مسلسل زیادہ میٹھی چیزوں کا استعمال جسم کے انسولین کے نظام کو متاثر کرتا ہے۔وقت کے ساتھ جسم انسولین کے اثر کو کم قبول کرنے لگتا ہے، جسے انسولین مزاحمت کہا جاتا ہے۔یہی حالت آگے چل کر ٹائپ ٹو ذیابیطس کا سبب بن سکتی ہے۔اس بیماری کا ایک بار شکار ہونے کے بعد انسان کو زندگی بھر بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔اس لیے بہتر ہے کہ ذیابیطس سے پہلے ہی شکر کے استعمال میں اعتدال اختیار کرلیا جائے۔

شکر دانتوں کی صحت پر بھی منفی اثر ڈالتی ہے۔میٹھی چیزوں کے استعمال سے دانتوں میں کیڑا لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔خاص طور پر بچوں میں میٹھے کی زیادتی ان کے دودھ کے دانت اور مستقل دانت دونوں کو متاثر کرتی ہے۔کولڈ ڈرنکس اور چاکلیٹ جیسے میٹھے مشروبات دانتوں کی تہہ کو کمزور کر دیتے ہیں، جس سے تکلیف اور کیویٹی کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

شکر کا زیادہ استعمال دل کے امراض کا بھی باعث بنتا ہے۔ریسرچ کے مطابق وہ لوگ جو روزانہ زیادہ مقدار میں میٹھے مشروبات پیتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔شکر جسم میں نقصان دہ چکنائی یعنی ٹرائگلسرائیڈز بڑھاتی ہے، جو دل کے لیے نقصان دہ ہے۔اس کے علاوہ خون کا دباؤ یعنی بلڈ پریشر بھی متاثر ہوتا ہے، جس سے دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔

جسم کی جلد اور مجموعی بڑھاپے پر بھی شکر کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔زائد شکر جسم میں ایسے کیمیکل بنا دیتی ہے جو جلد کی لچک کو متاثر کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بہت زیادہ میٹھی چیزیں کھانے والوں کی جلد کم عمر میں ڈھیلی پڑنے لگتی ہے اور جھریاں بڑھ جاتی ہیں۔شکر جسم کے مختلف اعضاء ▯ کے کام کو متاثر کرکے عمر رسیدگی کے عمل کو تیز کر دیتی ہے۔

اگر ہم اپنی غذا پر نظر ڈالیں تو محسوس ہوگا کہ ہمیں اضافی شکر کی بالکل ضرورت نہیں، کیونکہ ہماری روزمرہ خوراک جیسے پھل، سبزیاں، چاول اور دالیں قدرتی طور پر گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔اسی لیے ماہرینِ صحت تجویز کرتے ہیں کہ مصنوعی شکر کو کم سے کم کیا جائے جبکہ قدرتی ذرائع سے توانائی حاصل کی جائے۔ شہد، کھجور، پھل اور خشک میوہ جات نہ صرف صحت بخش ہیں بلکہ یہ مصنوعی شکر کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔

شکر کے صحت مند استعمال کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اعتدال کو اپنا اصول بنالیا جائے۔اگر چائے پینا ضروری ہو تو اس میں شکر کم استعمال کریں۔کولڈ ڈرنکس اور میٹھے مشروبات سے حتی الامکان پرہیز کریں۔گھر میں تیار کردہ تازہ مشروبات زیادہ فائدہ مند ہیں۔میٹھے پکوان بھی کبھی کبھار استعمال کیے جائیں۔ بچوں کی غذاؤں میں بھی میٹھے کی مقدار کم کرنی چاہیے تاکہ مستقبل میں وہ ذیابیطس اور موٹاپے جیسے مسائل سے محفوظ رہ سکیں۔

آخر میں یہ بات اہم ہے کہ شکر انسان کے لیے ضرر رساں نہیں بلکہ فائدہ مند ہے، لیکن جب اسے حد سے زیادہ استعمال کیا جائے تو یہی شے نقصان دہ بن جاتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ہم شکر کے فوائد کو سمجھتے ہوئے اس کا استعمال محدود اور احتیاط کے ساتھ کریں۔اگر ہم اپنی روزمرہ زندگی میں تھوڑی سی تبدیلی لے آئیں تو نہ صرف میٹھے کی لذت سے لطف اٹھایا جا سکتا ہے بلکہ صحت مند زندگی بھی برقرار رکھی جا سکتی ہے۔اعتدال ہی صحت کا راز ہے، اور شکر بھی اسی اصول کی پابندی چاہتی ہے۔

خبر ونظر

گرفتار خودکش بمبار کا ایک اور ساتھی پیش عدالت

دہلی کے لال قلعہ دھماکے میں ملوث خودکش بمبار کے ایک اور ساتھی کی قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد اسکو دہلی کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے اسے دس روزہ این آئی اے تحویل میں بھیج دیا۔سی این آئی کے مطابق قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی خصوصی عدالت نے دہلی دھماکے کے خودکش بمبار کے ایک اور ساتھی، جسیر بلال وانی کی 10 حراستی تحویل میں دی گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ جاسر عرف دانش ساکنہ قاضی گنڈ جموں کشمیر کی این آئی اے کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد اسے منگل کی صبح دہلی کی پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پیش کیا گیا۔عدالت نے دہلی خودکش حملہ آور ڈاکٹر عمر محمد کے ایک اور اہم ساتھی جاسر کو انسداد دہشت گردی ایجنسی کو 10 دن کی تحویل میں دے دیا۔گزشتہ ہفتے دہلی کے مشہور لال قلعہ کے قریب ایک کار میں تیز شدت کے دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 15 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے تھے۔(سی این آئی)

لال قلعہ دھماکہ کشمیریوں کیلئے اجتماعی سزا نہیں ہونی چاہیے/محبوبہ مفتی

نوگام پولیس اسٹیشن دھماکے میں ملوث امونیم نائٹریٹ کو سنبھالنے کیلئے تربیت یافتہ ماہرین کو کام سونپا جانا چاہیے تھا کی بات کرتے ہوئے پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے کہا کہ مناسب حفاظتی اقدامات سے اس سانحہ سے بچا جاسکتا تھا۔سی این آئی کے مطابق پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے مقام شاہ ولی کپواڑہ کا دورہ کرکے وہاں نوگام پولیس اسٹیشن کے اندر ہوئے دھماکے میں جاں بحق ایس آئی اے انسپکٹر اسرار الحق کے اہل خانہ کی ڈھارس بندھائی اور ان سے تعزیت کی۔

اس موقعہ پر انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ دھماکے نے کشمیر کو ایک مشکل اور خوفناک صورت حال میں ڈال دیا ہے، اور خطرناک مواد کے انتظام کے طریقہ کار پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پیشہ ورانہ مہارت کی دستیابی کے باوجود پولیس اہلکاروں اور دیگر عملے کو غیر ضروری خطرے میں ڈالا گیا جسے شروع سے ہی استعمال کیا جانا چاہیے تھا۔محبوبہ مفتی نے مزید کہا کہ مرنے والوں میں بہت سے چھوٹے بچے تھے جو اب پیچھے رہ گئے ہیں، اور حکومت پر زور دیا کہ وہ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد اور معاوضہ یقینی بنائے۔(سی این آئی)

شوپیان جھڑپ میں گرفتار ملی ٹنٹ کو 6 سال قید کی سزا کا حکم

سی این آئی // سال 2021 میں امام صاحب شوپیان جھڑپ کے دوران زندہ گرفتار ملی ٹنٹ کو یو اے پی اے عدالت نے 6 سال کی قید کی سزا سنائی۔سی این آئی کے مطابق کولگام اور شوپیاں کیلئے مخصوص این آئی اے اور یو اے پی اے عدالت نے سال 2021 کے امام صاحب جھڑپ میں توصیف احمد ٹھوکر ولد محمد یوسف ٹھوکر، خواجہ پورہ ربن زینہ پورہ مجرم قرار دیا ہے۔یہ مقدمہ ایف آئی آر نمبر 25/2021 کے تحت تھانہ امام صاحب میں درج کیا گیا۔عدالت نے توصیف کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کی دفعہ 16، 18 اور 20، آئی پی سی کی دفعہ 307، اور آرمز ایکٹ کی دفعہ 7 / 27 کے تحت قصوروار پایا۔

یہ معاملہ 17 نومبر کو سزا کیلئے درج کیا گیا تھا، جس کے بعد اسے چھ سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔یہ مقدمہ 5 مئی 2021 کو امام صاحب شوپیان میں ہونے والی جھڑپ سے متعلق ہے، جہاں تین دہشت گرد دانش احمد میر، زاہد بشیر، اور عمر حسن بٹ مارے گئے تھے۔توصیف کو تصادم کے مقام سے اسلحہ اور گولہ بارود سمیت زندہ پکڑا گیا۔یہ تفتیش ڈی وائی ایس پی محمد اشرف نے اس وقت کے ڈی وائی ایس پی آپریشن امام صاحب اور موجودہ ایس ڈی پی او ماگام نے کی تھی۔

پوری قوم جاں بحق افراد کے لواحقین کے ساتھ کھڑی/سنیل شرما

نوگام پولیس اسٹیشن حادثاتی دھماکے میں جاں بحق افراد کے بچوں اور اہل خانہ کے ساتھ مل میرا دل خون کے آنسو رویا۔ہمیں خون خرابے پر سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ملک کے لئے جان دینے والے سبھی افراد کو پورا ہندوستان سلام پیش کرتا ہے۔

ان باتوں کا اظہار حزب اختلاف کے رہنما اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) لیڈر سنیل شرما اور پارٹی کے سینئر لیڈر و جموں و کشمیر بی جے پی کے سابق صدر رندر رینہ نے منگل کے روز جنوبی کشمیر میں نوگام پولیس اسٹیشن دھماکے میں جاں بحق پاری ترال اور وکولگام کے فوٹو گرافرس کے گھر گئے اور دونوں نے لواحقین کے ساتھ تعزیت کرنے کے بعد میڈیا کے ساتھ بات کت کرتے ہوئے کیا۔

کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق سنیل شرما نے بتایا کہ ہم گزشتہ دنوں سے اس حادثے میں جاں بحق افراد کے لواحقین کے ساتھ مل رہے ہیں اور اہلخانہ اور بچوں کے ساتھ مل کر دل چور چور ہوتا ہے۔انہوں نے بتایا میں کپوارہ سے کولگام تک جاں بحق افراد کے بچوں اور افراد خانہ کے ساتھ مل کر بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے جبکہ بچے نے پوچھا کہ پاپا کہاں ہے؟۔

انہوں نے بتایا میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ خون خرابے پر سیاست نہ کی جائے۔انہوں نے کہا میں سیاسی لیڈر کی حیثیت سے یہ نہیں کہتا ہوں بلکہ میں بھی ایک باپ ہوں مجھے بھی درد ہوتا ہے۔انہوں نے کہا ہم ایک دوسرے پر الزام لگائیں یہ ٹھیک نہیں ہے کب تک ہم الزام لگائیں۔

سنیل شرما نے بتایا یہاں 36 سالوں سے غریب مر رہے ہیں ان کی خون کی کوئی قیمت نہیں ہے۔انہوں نے جاں بحق افراد صرف ان کنبے کے نہیں ہیں بلکہ یہ پورے ملک کے تھے۔اس دوران جموں وکشمیر بی جے پی کے سابق صدر روندر رینہ نے بتایا کہ پوری قوم جاں بحق افراد کے لواحقین کے ساتھ کھڑی، ہے ملک کے لئے جان دینے والے سبھی افراد کو پورا ہندوستان سلام کرتا ہوں۔دونوں نے لیڈران نے جنوبی کشمیر کے ہاری پاری گام اور کولگام کا دورہ کیا جہاں انہوں نے نوگام دھماکے میں جاں بحق ہونے والے کرائم فوٹو گرافر جاوید مسرور اور کولگام کے جاوید احمد کے گھر گئے اور دونوں کے اہلخانہ کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔

Government of Jammu and Kashmir

Government Medical College & Associated Hospitals Srinagar

10-Karan Nagar, Srinagar, J&K-190010

Subject: Provisional Selection list for the posts of Clinical Psychologist & Rehabilitation Psychologist in Government Medical College Srinagar.

Notification No: 613 AH of 2025

Dated: 17-11-2025

WHEREAS, this Institution vide advertisement notification No. 05-AH of 2024 Dated: 05-12-2024 advertised the posts of Clinical Psychologist & Rehabilitation Psychologist for engagement on Academic Arrangement Basis under SO. 364 of 2020 dated: 27-11-2020.

AND WHEREAS, Government Medical College, Srinagar conducted a written Examination (OMR MCQ based) on 18th of August 2025 for selection/engagement of the candidates as Clinical Psychologist /Rehabilitation Psychologist among others.

AND WHEREAS, vide this Institution Notification No. 29-EC of 2025 Dated: 18- 08-2025, the answer keys of the said examination framed by the paper-setters were notified for information of all the concerned candidates with a provision that if any candidate feels that the answer key to any question(s) is/are wrong, the candidate can submit objection/representation on the prescribed format within two days i.e. up to 20th of August, 2025, along with sufficient documentary proof/evidence.

AND WHEREAS, in response to the said notification no representation/ objection against any question was received, whatsoever, within the stipulated period of time and the answer keys notified vide above mentioned notification were declared final.

AND WHEREAS, the candidates have furnished their preferences in response to this office no. GMCS/Est-I/2025/4979(A to F) Dated: 03-11-2025 with regard to the posts of Clinical Psychologist & Rehabilitation Psychologist.

AND WHEREAS, this office has notified the merit list/result for the written Examination (OMR MCQ Based) held on 18th of August, 2025 for the selection/engagement of the candidates as Clinical Psychologist and Rehabilitation Psychologist vide this office notification No. 611-AH of 2025 Dated: 14-11-2025.

NOW THEREFORE, on the basis of the merit obtained in the written test, the preferences made by the candidates and in accordance with the SO. 305 Dated: 21st May of 2024, the provisional selection list of the candidate(s) for the posts of Clinical Psychologist & Rehabilitation Psychologist on Academic Arrangement Basis in terms of SO. 364 of 2020 Dated: 27.11.2020 is hereby notified as under:

Provisional selection list for the posts of Clinical Psychologist

S.No.	Roll No.	Name of The Candidate	Parentage	Address	Merit obtained
1.	010004	Aijaz Ahmad Khan	Abdul Hamid Khan	Mohalla Madina, Sangri Colony Baramulla, 193101	60
2.	010007	Asiya Niyaz	Niyaz Ahmad Rah	Gunzkhud Nawab Bazar Soliha Masjid Near Airtel Tower Srinagar 190001	55

Provisional selection list for the posts of Rehabilitation Psychologist

S. No.	Roll No.	Name of The Candidate	Parentage	Address	Merit obtained
1.	010002	Jagmeet Singh	S. Daljeet Singh	KhwaJa Bagh Baramulla, 193101	55

The provisional selection shall be without prejudice to outcome of the writ petition(s), if any, pending before the Hon'ble Court of Law or any other competent institution.

The selected candidates are hereby directed to approach the office of the Administrator, Associated Hospitals Srinagar along with all the original certificates/documents for verification from 18-11-2025 to 20-11-2025 to enable the concerned office to send URL, Login ID and Password to their respective registered mobile numbers for submission of online form through Employee Verification System (EVS).

In case, any candidate(s) fails to attend the office of undersigned within the stipulated time period, his/her candidature for the said posts shall forfeit without any further notice and accordingly the waiting list for the posts shall be operated.

DIPK-8218/25
Dated: 18/11/2025

Mohammad Ashraf Hakak [JKAS]
Administrator Associated Hospitals Srinagar

Government of Jammu & Kashmir

Department of Urban Local Bodies Kashmir Srinagar

OFFICE OF THE EXECUTIVE OFFICER MUNICIPAL COUNCIL BUDGAM

Subject: Auction of Entry Fee / Terminal Tax Collection contract for the year 2025-26 w.e.f. 01-12-2025 to 30-11-2026 for a period of 365 days.

AUCTION NOTICE.

E-NIT No: MC/BUD/2025-26/ 07 of 2025 Dated:18/11/2025

For and on behalf of the Lt. Governor of J&K UT, term e-tenders (in single cover system) are invited from the interested persons/parties for Auction of Adda/Entry Fee / Terminal Tax of Municipal Council Budgam, for the year 2025-26 w.e.f. 01-12-2025 to 30-11-2026 for a period of 365 days. The Minimum reserved bid is fixed for Rs. 69,21,000/- (Rupees Sixty Nine Lacs and Twenty One Thousand Only). The Tax/rate schedule of the vehicles is as under and the successful highest bidder is bound to recover Entry Fee as per the same schedule.

S. No	Name of Vehicle	Rates
01	Government vehicles, security forces vehicles, and vehicles engaged by the State or Central Government for the development of Ring Roads and other public/Govt infrastructure projects shall be exempted from all applicable charges, or levies.	Exempted
02	All Private Light vehicles	Exempted
03	Tipper	Rs:30 Per Trip
04	Dumper/Double Ducker	Rs:40 Per Trip
05	Bus/Tata bus 407	Rs:30 Per Day
06	Taxi /Sumu/Tavera	Rs:30 Per Day
07	Auto /Load Carrier	Rs:20 Per day
08	Tata Mobile , Load Carrier / Jeep /Winger Cab/ Tempo Travelers	Rs:30 Per Day
09	Tractor	Rs:20 Per Trip
10	Truck	Rs:40 Per Trip
11	School Bus	Rs:20 Per Day
12	Troller 10 to 14 tyres	Rs:50 Per Trip
14	Recovery/Hydra Van (6, Wheel)	Rs:40 Per Trip
15	Recovery/Hydra Van (4 Wheel)	Rs:20 Per Trip
16	Tourist Buses	Rs:50 Per Trip

The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, bill of quantities (BOQ) set of terms and conditions of contract and other details can be seen / downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in, as per the schedule of dates given below:

1	Date of issue of Tender Notice	18-11-2025
2	Period of downloading of bidding documents	From 18-11-2025 to 27-11-2025
3	Bid submission Start Date	18-11-2025 from 2.00 PM
4	Bid submission End Date	27-11-2025 upto 2.00 PM
5	Date & Time of opening of Bids (Online)	28-11-2025 at 02.00 PM in the office of the Chief Executive Officer, Municipal Council Budgam.
6	Submission of Performance Security (PS)	The highest bidder, has to deposit 10% of contact value cost, on spot at the declaration of highest bidder and same will be forfeited if terms and conditions shall be breached.
7	Mode of Payment	10% taken money on spot after evaluation of successful bidder (Technical/ Financial Evaluation). 65% to be deposited on the time of possession of posts. 25% after three months from date of possession. for which successful bidder shall submit the irrevocable bank guarantee from any nationalized bank within seven days from the date of possession, failing which the contract shall be cancelled, without any intimation.
08		Cash deposit Rs.138420/- pledged to Accounts officer MC Budgam at the time of opening of bid (CDR) in original

1. Bids must be accompanied with the cost of tender document in shape of Bank Challan / Receipt (Credited to A/c No. 0078040500018986 Accounts Officer, Municipal CouncilBudgam amounting to Rs. 2000/- (Two Thousand Only).
2. The date and time of opening of bids shall be notified on website www.jktenders.gov.in. The bids of the responsive bidders shall be opened online on the same website in the office of the Chief Executive Officer, Municipal Council Budgam.
3. The bids for the tender shall remain valid for a period of 120 days from the date of opening of bids.
4. BID SECURITY. a) Bid Security Declaration: If the successful bidder fails to sign the contract or to submit the performance security before the deadline defined in the request for the bid documents, the bidder will be suspended for the participation in the tendering process for the works / tenders for a period of one year from the bid due date of this Auction. b) Any bid not accompanied by the BID security declaration shall be summarily rejected by the Authority as non-responsive. c) Every bid shall be accompanied with a CDR of Rs. 138420/- from a Nationalized Bank, pledged to Accounts Officer Municipal Council Budgam, without which the bid shall not be entertained. d) The contract of collection of Entry Fee / Terminal Tax shall be for the year 2025-26 w.e.f. 01-12-2025 to 30-11-2026 and no claim for extension on any pretext will be entertained beyond the allotted period.
5. The successful bidder in case fails to deposit 10% or first installment (65%) of the bid amount, the CDR/10% bid amount as the case, shall be forfeited and the bidder shall be black listed for future participation/ auctions and in case the allottee fails to deposit the 2nd installment of the bid amount, the Municipal Council Budgam shall take over the possession of the collections posts and go for fresh auction viz-a-viz recovery of the defaulted amount as per norms.
6. That, the successful bidder has to execute an agreement with the Chief Executive Officer, Municipal Council Budgam within the seven days after taking possession.
7. The successful Bidder shall be bound to effect recovery of Entry Fees as per approved schedule of MC Budgam, which is available with this office as mention above. In case of any violation to the approved schedule, legal action against the contractor / allottee will be initiated.
8. The successful bidder shall pay the electric/ Water tax to the concerned quarter well in advance and shall be responsible for operational maintenance of the Toll posts.
9. The Successful bidder shall have to maintain the infrastructure (Collections posts) at his own by way of displaying the rate schedules as well as paint to the Collections posts twice during the contract.
10. The receipt books to be used by the contractor at the entry fee posts shall be got authenticated by the Chief Executive Officer concerned.
11. The successful bidder shall be solely responsible for arranging and bearing the cost of manpower, stationery, furniture, sanitation, toll posts (wherever required), and any other resources necessary for the execution of the contract. No claim for compensation or reimbursement in this regard shall be entertained by the office of the undersigned.
12. The highest bidder shall be deemed to have quoted the rates inclusive of all applicable taxes, duties, and levies. No additional charges shall be entertained beyond the quoted amount.
13. After expiry of the contract i.e. on 30-11-2026, the successful bidder shall hand over the possession of the Entry posts to the MC Budgam in its original position without any damage.
14. That, the successful contractor shall have to collect Entry Fee on the following toll Posts only: 01. Srinagar Toll Post. 2. DC office Toll Post 3. Ichgam Toll Post. 4. Mamat Shogipora Road Toll Post 5.Narkara Toll Post.
15. That, the successful contractor shall have to collect Entry Fee strictly in accordance with the approved schedule of rates issued by this institution. The collection process shall be carried out in a public-friendly manner, ensuring no inconvenience is caused to visitors. Additionally, the approved rate schedule shall be prominently displayed at each toll post within the town.
16. The contractor shall be responsible to maintain entry fee collection posts with special care to sanitation / hygiene of the environment and surroundings.
17. That All vehicles that fall under the category of exemption-including but not limited to Government vehicles, vehicles belonging to security forces, and vehicles deployed by State or Central Government agencies for developmental activities such as the construction of Ring Roads and other public infrastructure-shall be fully exempted from the payment of any levies, toll charges, or entry fee at all designated toll posts. Under no circumstances shall the contractor collect any fee from such exempted vehicles. Any violation of this clause shall be treated as a serious breach of contract and shall attract strict penal action, including immediate termination of the contract and forfeiture of the Call Deposit Receipt (CDR) without any prior notice. The successful bidder shall collect the entry fee from all other vehicles and machinery strictly as per the approved schedule of rates. Any deviation, unauthorized collection, or overcharging shall similarly lead to the termination of the contract and forfeiture of the CDR.
18. That, the Authority (Chief Executive Officer MC Budgam)reserves the right to accept or reject any or all the bids without assigning any reason thereof;
19. In case of any dispute arising between the parties with respect to any of the conditions as laid down herein above or any ambiguity will be referred to arbitrator and the decision of the arbitrator, Director Urban Local Bodies shall be final and binding upon the parties.
20. That the successful bidder shall not charge the entry fee in respect of the empty commercial vehicles.
21. The Tender of the bidder shall not be entertained who has been defaulter from any of the Municipal Institution.
22. That the allottee shall be bound to adhere to all Government orders, statutory rules, and instructions issued or to be issued from time to time in this regard. All such directions shall be applicable and enforceable as per prevailing Government norms, and the bidder shall be obligated to ensure full compliance. No claim for compensation or relaxation shall be entertained on account of any such Government directives.
23. That, the successful bidder shall have to note that no compensation/ relaxation/ extension/relief/concession/rebate will be given to him in case of anyun-towards situation like Hartals/Civil Curfew/Govt Restrictions/Flood/Covid-19 / Curfew/natural Disaster/Calamity etcwill happen during his contract period.
24. Instructions to the Bidders regarding E-Tendering process:

a) Bidders are advised to download bid submission manual from the "Downloads" option as well as from "Bidders Manual Kit" on website www.jktenders.gov.into acquaint bid submission process.

b) To participate in bidding process, bidders have to get 'Digital Signature Certificate (DSC)' as per Information Technology Act-2000. Bidders can get digital certificate from any approved vendor.

c) The bidders have to submit their bids online in electronic format with digital Signature. No financial bid will be accepted in physical form.

d) Bids will be opened online as per time schedule.

e) Bidders must ensure to upload scanned copy of all necessary documents with the bid.

Note: - Scan all the documents on 100 dpi with black and white option.

f) The department will not be responsible for delay in online submission due to any reasons.

DIPK-NB-2501/25
Dated: 18/11/2025

Sd/ Chief Executive Officer
Municipal Council Budgam

گلشن کلچرل فورم کشمیر اور جموں و کشمیر کلچرل اکیڈمی کے اہتمام سے آروہ بیروہ میں یوم غلام حسن شہباز منعقد

سرینگر / وادی کے معروف ادیب، شاعر صوفی اور محقق حکیم غلام حسن شہباز کی 28 ویں برسی کے سلسلے میں آج یہاں آروہ بیروہ میں گلشن کلچرل فورم کشمیر نے جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچرل اینڈ لینگویجز کے اشتراک سے ایک پروقار تقریب منعقد کی۔ تقریب کی صدارت گلشن کلچرل فورم کے صدر سید بشیر کوثر نے کی۔ معروف صوفی شاعر شیخ غلام رسول المعروف لسہ بب مہمان خصوصی تھے۔ کلچرل اکیڈمی کا نمائندہ سید افتخار احمد اور لمبر دار آروہ عبدالسلام بھی صدارتی ایوان میں موجود تھے۔ سرکردہ قلمکار اور معلم ماسٹر غلام محمد ڈار اور گلشن بدرنی نے شہباز کی زندگی اور ادبی کارناموں پر مقالے پیش کیے۔ فورم کے سیکریٹری خورشید خاموش نے خطبہ استقبالیہ اور نظامت کے فرائض بھی انجام دیے۔ پروگرام کا ابتدا کشمیری فوک موسیقی سے ہوا معروف صوفی گلوکار غلام حسن شاہ اور انکے ساتھیوں نے شہباز کا کلام پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔ پروگرام کی دوسری نشست میں حکیم شہباز کی ادبی، علمی، ثقافتی اور طبی شعبے میں انکی گراں قدر خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ پیرزادہ محمد اشرف کے علاوہ کئی دیگر مقرروں اور مبصروں نے اس موقعے پر بات کی۔ تیسری نشست میں مقامی شاعروں نے مرحوم شہباز کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ اس شاعرانہ نشست میں جن شعراء نے شرکت کی ان میں مقبول شیدا، ممتاز گوپھلی، علی محمد گوہر، عبدالاحد دلبر، غلام حسن شائق، عاشق مکہامی، محمد یوسف ملک، ادریس بدرنی، احمد بن فیاض، حکیم عبدالرحمان شہباز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER SUB TRANSMISSION DIVISION-IIND, RAJBAGH, SRINAGAR

Extension Notice 3

Due to poor response, the date of submission of bids in respect of below mentioned e-NIT is hereby extended with the details enumerated below: -

S NO	E.NIT No.	Name of the work	Tender ID	Cost tender document (In Rs)	EMD Cost (In Rs)
1	eNIT No STD-II / 42 of 2025-26 Dated 11-10-2025	Raising of height for 33KV line for Lasjan Receiving station (approach Road).	2025_PDD_ 2916 44_1	Rs 200.00	Rs 7077.00

Last Date of Bid Submission extended up to	24-11-2025; 4.30pm
Bid Opening Date	25-11-2025; 2.30pm

Sd/- Executive Engineer,
Sub Transmission Division-II, Rajbagh, Srinagar

DIPK-NB-2505/25
Dated: 18/11/2025

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER MECHANICAL AND HOSPITAL DIVISION ANANTNAG

------E mail Id xenmhd-ang@jk.gov.in------

GIST of short term e-NIT No MHDA/TS/67 of 2025-26 DATED: 17-11-2025

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K UT short term e-tenders are invited on item rate basis from Registered contractors/Firms having experience in executing relevant mechanical works for the below mentioned works:

S. No.	Name of the Work	Estimated Cost (In Rs)	Cost of Tender Doc. (In Rs)	EMD in Rs	Time of completion (Days)
1	2	3	4	5	6
1	Preventive/ Corrective Maintenance Pickup van 407, TATA Youdha, LRV Crane and Escort Hydra 1214 of Mechanical and Hospital Sub Division 2nd Anantnag (Hq Pulwama).	111600.00	200.00	2250.00	07
2	Spare/ Repairs to be carried out for Snow Cat 27 Preet (Pahalgam Sub Snow Control Room) of Mechanical and Hospital Sub Division 1st Anantnag.	12000.00	200.00	250.00	07

" Position of Administrative Approval: Accorded vide No. M&HED/K/Acctt/35 of 2025-26 dated 08-05-2025 by Chief Engineer Mechanical and Hospital Engineering Directorate Kashmir.

" Position of Technical Sanction: Accorded

" Position of Funds: Available

1. Downloading of Bids: The Tender document Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the Govt. website www.jktenders.gov.in from 17-11-2025 (16:00Hrs)
2. Submission of Bids: The bidders shall deposit their bids in electronic format on the above website from 17-11-2025 (17:00Hrs) to 25-11-2025 (14:00Hrs) in two covers.
3. Opening of Bids: The bid uploaded on the Web Site up to due date and time will be opened on 26-11-2025 (14:00Hrs) in Office of the undersigned.

DIPK-8225/25
Dated: 18/11/2025

Sd/-Executive Engineer
Mechanical and Hospital Division Anantnag

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER SUB TRANSMISSION DIVISION-IIND, RAJBAGH, SRINAGAR

Extension Notice 2

Due to poor response, the date of submission of bids in respect of below mentioned e-NIT is hereby extended with the details enumerated below: -

S NO	E.NIT No.	Name of the work	Tender ID	Cost tender document (In Rs)	EMD Cost (In Rs)
1	eNIT No STD-II / 48 of 2025-26 Dated 04-11-2025	Soil testing, contouring and survey of land at Sail Beerwah for Construction of 33 11kV, 10 MVA Receiving Station Sail Beerwah, Budgam Kashmir.	2025_PDD_ 294142_1	Rs 200.00	Rs 900.00

Last Date of Bid Submission extended up to	24-11-2025; 4.30pm
Bid Opening Date	25-11-2025; 2.30pm

Sd/- Executive Engineer,
Sub Transmission Division-II,
Rajbagh, Srinagar.

DIPK-NB-2504/25
Dated: 18/11/2025

جاپان نے سفارتی تناؤ کو کم کرنے کے لیے اعلی عہدیدار کو چین بھیجا

ٹوکیوا بیجنگ، **17** نومبر (یو این آئی) جاپان نے دونوں ایشیائی طاقتوں کے درمیان سیاسی اختلافات کو کم کرنے کی کوشش کرنے کے لیے بڑھتے ہوئے دوطرفہ کشیدگی کے درمیان وزارت خارجہ کے ایک اعلی افسر کو خفیہ طور پر چین بھیجا ہے۔ جاپانی میڈیا کے مطابق جاپانی وزارت خارجہ کے ایشیائی اور سمندری امور کے بیورو کے ڈائریکٹر جنرل ماساکی کنائی کی چینی وزارت خارجہ کے ایشیائی امور کے شعبے کے سربراہ لیو جنسونگ سے ملاقات متوقع ہے۔ یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان مختصر فوجی سفارتی جھڑپوں کے بعد ہوا ہے۔ ان میں جاپان نے تائیوان سے ملحق جزیرے کے قریب ایک مشکوک چینی ڈرون پرواز کا پتہ لگانے کے بعد اپنے یوناگونی جزیرے کے قریب لڑاکا طیاروں کی تعیناتی، جاپان کے سینکاکو جزیروں کے ارد گرد چینی کوسٹ گارڈ اور بحریہ کے جہازوں کی بار بار دراندازی، اور جاپان میں ایک چینی سفارت کار کی طرف سے وزیر اعظم سینکا کو بالواسطہ طور پر دھمکیاں دینے کے حوالے سے ایک بڑا سفارتی تنازعہ شامل ہے۔

کوپ 30: عالمی وزراء مذاکرات کے اہم مرحلے میں داخل ہوگئے

ریوڈی جنیرو، **18** نومبر (یو این آئی) دنیا بھر کے حکومتی وزراء اقوام متحدہ کے ماحولیاتی سربراہی اجلاس میں شریک ہیں اور عالمی عزم و ارادے کے مظہر سمجھوتے کی خاطر متنازع ترین موضوعات پر مذاکرات کے آخری مرحلے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ امازون کے شہر بیلم میں کوپ 30 کے دوسرے مذاکراتی ہفتے کے آغاز میں اقوام متحدہ کے ماحولیاتی سربراہ سائمن اسٹیل نے کہا ہے کہ "اب نمائشی سفارت کاری کا وقت گزر چکا ہے۔ یہ وقت کمر کس کے میدان میں آنے، باہم مل کر کام کرنے اور اس کام کو مکمل کرنے کا وقت ہے"۔ توقع ہے کہ برازیل کے صدر لوئز اینا سیو لولا داسلوا بدھ کے روز اجلاس میں شرکت کریں گے اور جمعہ کے روز اجلاس کی اختتامی نشست میں اتفاق رائے کو یقینی بنانے میں کردار ادا کریں گے۔ کوپ 30 کے صدر آندرے کوریا دو لاگو نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا کوئی واحد مسئلہ مذاکرات پر حاوی ہے؟ کہا ہے کہ "مذاکرات میں سب کچھ ہے اور یہ بہت پیچیدہ مراحل ہیں"۔ ماحولیاتی سفارت کاری میں نئی حرکیات کی وجہ سے چین، ہندوستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک زیادہ مضبوط موقف کا اظہار کر رہے ہیں، یورپی یونین اندرون ملک کمزور ہوتی حمایت سے نبرد آزما ہے اور امریکہ نے اجلاس میں شرکت ہی نہیں کی۔ گذشتہ ہفتے کی نشستوں میں مذاکرات کاروں نے تین بنیادی موضوعات پر اختلاف رائے کو واضح کیا تھا۔ یہ موضوعات ماحولیاتی مالی امداد، یکطرفہ تجارتی اقدامات اور آلادگی کے اخراج میں کمی پر مشتمل ہیں۔

PUBLIC NOTICE

In my insurance policy with PNB Metlife bearing No: 20434612, my name has been wrongly mentioned as Ruby Asif while as my correct name if Rabiya Shakeel. Now the same needs to be rectified in policy records. In this regard if anybody having any objection he /she may file the same before the concerned authority within a period of seven days from the date of publication of this notice after that no objection shall be entertained.

Rabiya Shakeel R/o Natipora Srinagar

PUBLIC NOTICE

I JAVAID AHMAD BHAT S/o Ghulam Qadir Bhat R/o Shatteng, Srinagar, Kashmir, J&K UT wants to submit that I am a real and legal owner of Scooty bearing No. JK01AT-9324. I lost my registration Certificate of my above-mentioned soooty on 16-11-2025 at my residential house. Now I intend to obtain a duplicate of the same . In this regard, if anybody having any objection then he/she may contact concerned authorities within a period of 07 days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

SAMIE PUBLIC SCHOOL
Lalpora Beerwan
PUBLIC NOTICE

Through this notice, general public is informed that the building of Samie Public School is being shifted from the old dilapidated structure to a suitable and appropriate new building so that academic activities can continue in a better manner. If any local resident has any objection regarding this change/shift of the school building, they may submit their objections in writing to the school office within 07 days from the date of publication of this notice after that no objection shall be entertained.

Principal
Samie Public School
Lalpora Beerwan

PUBLIC NOTICE

I Mohd Sarmad and Shaheen bearing Passport No: K5105409 issued on 20/03/2012, expiry date 19/03/2022 and K0677370 want to recitfy my name from Muahammad Sarmad Bhat to Mohd Sarmad and Shaheen from Shaheena. If anybody having any objection in this regard he/she may file the same before the concerned authority within a period of seven days from the date of publication of this notice after that no objection shall be entertained.

Mohd Sarmad and Shaheen

PUBLIC NOTICE

I want to change the name in my Aadhar Card Bearing No. 3456 8259 7938 from ZENA to NASREENA if anybody has any objection in this regard he/she may file the same before the concerned authority within a period of seven days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Nasreena W/o Mohammad Shafi Bhat
R/o Kanimazar Nawa Kadal Srinagar

بھارت جاپان کی اعلیٰ فرموں کے ساتھ جہاز سازی کے تعاون کا خواہاں ہے: ہردیپ پوری

نئی دھلی، 18 نومبر (ایم این این)

پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے منگل کو کہا کہ انہوں نے ہندوستان کو ایک عالمی سمندری مرکز بنانے کے مقصد سے جہاز سازی میں تعاون کے لیے جاپان کی معروف شپنگ کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ بات چیت کی۔ پوری، جو جاپان کے دورے پر ہیں، نے کہا، K لائن، جاپان کے چیئرمین کے ساتھ ایک نتیجہ خیز ملاقات میں، وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کو ایک سمندری جہاز رانی کے مرکز میں تبدیل کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جہاز سازی کی نگرانی اور ترسیل، چارٹرنگ اور ہندوستان میں طویل موجودگی اور شراکت داری میں اپنی مہارت کے ساتھ، K لائن جہاز سازی میں میک ان انڈیا فار دی ورلڈ کی ہماری تلاش میں کافی حصہ ڈال سکتی ہے۔ وزیر نے کہا کہ انہوں نے کمپنی کے سینئر منیجنگ ایگزیکٹو آفیسر توبوہیرو کاشیما کے ساتھ ہندوستانی پبلک سیکٹر آئل کمپنیوں اور این وائی کے لائن جاپان کے درمیان جاری شپنگ کاروبار اور میک ان انڈیا کی روح میں مستقبل میں مینوفیکچرنگ تعاون کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزیر نے ایکس پر لکھا، اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ کس طرح ہندوستانی کمپنیاں NYK کے ساتھ ٹیکنالوجی کی منتقلی، جہاز سازی کی نگرانی، علم کی تقسیم، مشترکہ جہاز سازی اور دیگر شعبوں میں تعاون کے مواقع تلاش کرنے کی منتظر ہیں۔" وزیر نے میٹنگ میں ذکر کیا کہ حکومت کی جانب سے جہاز سازی کے

کاروبار کے ماحولیاتی نظام کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات میں سے ایک شپ بلڈنگ فنانشل اسسٹنس اسکیم اور میری ٹائم ڈیولپمنٹ فنڈ کو 6 بلین ڈالر سے زیادہ کے مشترکہ کارپس کے ساتھ شروع کیا گیا ہے، تاکہ قرض کی موثر لاگت کو کم کیا جا سکے اور پراجیکٹ بینکاری کو بہتر بنایا جا سکے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہندوستان کا توانائی کا شعبہ بے مثال توسیع کے درمیان ہے۔ جیسا کہ ملک توانائی کی سلامتی کے حصول کی طرف سفر کر رہا ہے، موجودہ اور مستقبل کے آپریشنز کو سپورٹ کرنے کے لیے بڑے جہازوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے، کیونکہ ہر سال 5-8 بلین ڈالر فریٹ چارجز پر خرچ کیے جاتے ہیں۔

ہم ایس آئی آر کے سلسلے میں جمہوری حفاظتی تدابیر کی حفاظت کریں گے: کھڑگے

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

کانگریس پارٹی نے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن انتخابی فہرست کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) ایسے وقت میں کر رہا ہے جب جمہوری نظام پر عوام کا اعتماد متزلزل ہو چکا ہے۔ اس لیے الیکشن کمیشن کو اپنے طرز عمل سے ثابت کرنا چاہیے کہ وہ حکمراں پارٹی کے اشارے پر کام نہیں کر رہا ہے۔ کانگریس پارٹی نے مسٹر کھڑگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی موجودگی میں منگل کے روز یہاں اندرا بھون میں ان 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے صدور، جنرل سکریٹری انچارج، ریاستی جنرل سکریٹری اور دیگر لیڈروں کی میٹنگ بلائی جہاں الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر مہم کا آغاز کیا ہے۔ کانگریس پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ ایسے کسی بھی کارروائی سے آئینی اداروں کے جمہوری حفاظتی تدابیر کی حفاظت کرے گی۔ مسٹر ملک ارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پر لکھا، ہم نے ان ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے انچارج جنرل سکریٹری، ریاستی جنرل سکریٹری، ریاستی صدور، قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈروں، اور متعلقہ ریاستوں کے انچارج سکریٹری اور سکریٹریوں کے ساتھ جامع حکمت عملی کا جائزہ لیا جہاں خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل شروع کیا گیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ کی درستگی ضروری ہے، اور پارٹی انتخابی فہرست کی وضاحت کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ جمہوری اداروں پر عوام کا اعتماد پہلے ہی متزلزل ہو چکا ہے، اور ایس آئی آر کے دوران کمیشن کا طرز عمل انتہائی مایوس کن رہا ہے۔ ایسے ماحول میں الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کا اعتماد بحال کرے اور یہ ثابت کرے کہ وہ بی جے پی کے اشارے پر کام نہیں کر رہا ہے۔ اسے اپنے طرز عمل سے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ اپنے آئینی حلف اور عوام سے اپنی وفاداری کی پیروی کرتے ہوئے حکمران پارٹی کے لیے کام نہیں کر رہا ہے۔ مسٹر ملک ارجن کھڑگے نے کہا، "ہمیں یہ یقین ہے کہ بی جے پی ایس آئی آر کے عمل کو ووٹ چوری کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہے، اور اگر کمیشن نے آنکھیں بند کیں، تو یہ ناکامی اب محض انتظامی نہیں رہے گی؛ یہ اس کی خاموشی میں ملی بھگت شمار کی جائے گی۔" انہوں نے کہا، "ہمارے کارکنان، بی ایل او، اور ضلع، شہر، اور بلاک صدور مسلسل چوکس رہیں گے۔ ہم حقیقی ووٹروں کو ہٹانے یا فرضی ووٹروں کو شامل کرنے کی ہر کوشش کو بے نقاب کریں گے۔ کانگریس اداروں کے غلط استعمال سے جمہوری تحفظ کو ختم نہیں ہونے دے گی

کانگریس نے ضلع اور بلاک صدور کو ایس آئی آر پر محتاط رہنے کی ہدایت دی

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

کانگریس پارٹی نے منگل کے روز اندرا بھون میں ان 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے پارٹی لیڈروں کے ساتھ میٹنگ کی جہاں الیکشن کمیشن کی طرف سے ایس آئی آر کی کارروائی انجام دی جا رہی ہے۔ میٹنگ میں کئی اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور پارٹی لیڈروں کو ایس آئی آر کے دوران محتاط رہنے کی تاکید کی گئی۔ جن ریاستوں میں ایس آئی آر کی کارروائی انجام دی جا رہی ہے ان میں چھتیس گڑھ، گوا، گجرات، کیرالہ، مدھیہ پردیش، راجستھان، تمل ناڈو، اتر پردیش اور مغربی بنگال شامل ہیں۔ ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کی یہ کارروائی مرکز کے زیر انتظام علاقوں پڈوچیری، انڈمان اور نکوبار جزائر اور لکشدیپ میں بھی ہوگی۔ اجلاس کی صدارت کانگریس صدر ملک ارجن کھڑگے نے کی۔ کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی، کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، ریاستی صدور، ریاستی انچارج، اور 12 ریاستوں کے قانون ساز پارٹی کے قائدین موجود تھے۔ میٹنگ میں مسٹر کھڑگے نے پارٹی لیڈروں پر زور دیا کہ وہ خاص طور پر ان ریاستوں میں چوکس رہیں جہاں ایس آئی آر کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ میٹنگ کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں مسٹر کھڑگے نے کہا، "ہم نے کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری، ریاستی انچارج، ریاستی صدور، کانگریس لیجسلیچر پارٹی، اور ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے کانگریس کمیٹی سکریٹریوں کے ساتھ جامع حکمت عملی کا جائزہ لیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی ووٹر لسٹ کی درستگی کے تحفظ کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔ ایسے وقت میں جب جمہوری اداروں پر عوام کا اعتماد پہلے ہی کمزور ہے، ایس آئی آر کے عمل کے دوران الیکشن کمیشن کا طرز عمل انتہائی مایوس کن رہا ہے۔ کمیشن کو فوری طور پر یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ بی جے پی کے اشارے پر کام نہیں کر رہا ہے اور وہ کسی حکمراں پارٹی کے لیے نہیں بلکہ ملک کے عوام کے لیے اپنی آئینی ذمہ داریوں کا خیال رکھتا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر نے الیکشن کمیشن پر حملہ کرتے ہوئے کہا، "ہمیں یہ یقین ہے کہ بی جے پی ووٹ چوری کے لیے ایس آئی آر کے عمل کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر الیکشن کمیشن اس کو نظر انداز کرتا ہے، تو یہ ناکامی محض انتظامی نہیں، بلکہ اس کی ملی بھگت ہے۔ ہمارے کارکنان، بی ایل او، اور ضلع اور بلاک صدور چوکس رہیں گے۔ ہم ووٹروں کو ہٹانے یا فرضی ووٹروں کو شامل کرنے کی ہر کوشش کو بے نقاب کریں گے۔ جمہوری اداروں کے غلط استعمال سے جمہوری تحفظ کو مجروح نہیں ہونے دیں گے۔" واضح رہے کہ بہار اسمبلی انتخابات میں کانگریس نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ پارٹی نے بہار کے انتخابی نتائج کے لیے الیکشن کمیشن اور ایس آئی آر کو مورد الزام ٹھہرایا ہے۔

بار کونسل آف انڈیا کا مؤقف: غیر ملکی وکلاء کے لیے قوانین کی منظوری کی ضرورت نہیں

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) نے دہلی ہائی کورٹ کو بتایا کہ غیر ملکی قانونی فرمز اور وکیلوں کے داخلے سے متعلق اس کے 2022 کے اصول کے لیے نہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور نہ ہی مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری ضروری ہے۔ عدالت نے ڈینٹنز لنک لیگل اور سی ایم ایس انڈس لا کی درخواستوں پر سماعت کرتے ہوئے ان قوانین پر اپنے پہلے کے اعتراضات کو دہرایا اور سخت کارروائی سے متعلق دفعات میں ترمیم کی ضرورت پر زور دیا۔ عدالت نے بی سی آئی کو دو ہفتوں میں جواب داخل کرنے کی ہدایت دی اور فرموں کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہ کرنے کا حکم برقرار رکھا۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ بی سی آئی کو ایڈووکیٹ ایکٹ 1961 کے تحت ایسے قوانین بنانے کا اختیار نہیں اور یہ آئین کے آرٹیکلز 14، 19(1)(جی) اور 21 کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ڈینٹنز لنک لیگل نے یہ بھی دلیل دی کہ متعلقہ دفعات کے مطابق چیف جسٹس یا مرکز کی پیشگی منظوری ضروری تھی جو حاصل نہیں کی گئی۔ عدالت نے اپنے سابقہ خدشات دہراتے ہوئے کہا کہ محض ابتدائی جانچ کی بنیاد پر سخت کارروائی کا اختیار مناسب نہیں۔ کیس کی اگلی سماعت جنوری میں ہوگی۔

ہندوستان اور روس نے بحری تعاون پر مضبوط شراکت داری کا عزم کیا

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

ہندوستان اور روس نے باہمی اعتماد، احترام اور طویل مدتی اقتصادی و اسٹریٹجک تعاون کے مشترکہ وژن پر مبنی اپنی گہری، پائیدار اور خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کی توثیق کرتے ہوئے بحری شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے منگل کو بتایا کہ پیر کی دیر رات منعقدہ اعلیٰ سطحی بین ایجنسی میٹنگ میں دونوں ممالک نے زیادہ مضبوط، موثر اور پائیدار بحری شراکت داری قائم کرنے کا عہد کیا جو دونوں کی طویل مدتی خوشحالی میں اضافہ کرے گی اور علاقائی و عالمی رابطہ کاری کو بھی تقویت پہنچائے گی۔ میٹنگ میں ی وفد کی قیادت بندرگاہ، جہاز رانی و آبی گزرگاہوں کے وزیر سربانند سونوال نے کی، جبکہ روسی وفد کی قیادت روسی صدر ولادیمیر پوتن کے معاون اور روسی میری ٹائم بورڈ کے چیئرمین نکولائی پاتروشیف نے کی۔ دونوں فریقوں نے باہمی بحری تعاون کے وسیع دائرہ کار کا جائزہ لیا۔ انہوں نے جہاز سازی، تجارت، اقتصادی، سائنسی اور تکنیکی تعاون سمیت ممکنہ اشتراک کے مختلف پہلوؤں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ترجمان نے کہا کہ دونوں جانب نے جامع اور دوراندیش مذاکرات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جہاز سازی، بندرگاہوں کی ترقی، بحری لاجسٹکس، آرکٹک آپریشنز، تحقیق اور تربیت کے شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے عزم کی توثیق کی۔

کانگریس عوامی ریلی میں الیکشن کمیشن کی سیاست کو بے نقاب کرے گی

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

کانگریس پارٹی نے انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کو الیکشن کمیشن کی بدنیتی پر مبنی کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس اقدام پر ملک بھر میں غصہ پایا جاتا ہے اور پارٹی اس کے خلاف احتجاج اور الیکشن کمیشن کی سیاست کو بے نقاب کرنے کے لیے دسمبر کے پہلے ہفتے میں یہاں عوامی ریلی نکالے گی۔ پارٹی ہیڈکوارٹر، اندرا بھون میں منگل کے روز کانگریس ہائی کمان اور ایس آئی آر والی 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے رہنماؤں کے درمیان اہم میٹنگ ہوئی۔ کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے، سابق صدر راہل گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سمیت پارٹی کے کئی سینئر لیڈران نے میٹنگ میں شرکت کی۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں رام لیلا میدان میں زبردست ریلی نکالنے کا فیصلہ کیا گیا جس میں ملک بھر سے کانگریسی لیڈران اور کارکنان شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ریلی کی حتمی تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا۔ میٹنگ کے بعد، پارٹی کی میڈیا سیل کے سربراہ، پون کھیڑا نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ تمام 12 ریاستوں کے لیڈروں نے ایس آئی آر کی سخت مخالفت کی، اور الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن نے شناخت شدہ ووٹروں کے ناموں کو ہٹانے کے لیے بی جے پی کے اشارے پر یہ اقدام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں 12 ریاستوں کے پارٹی انچارج، ریاستی صدور، ریاستی جنرل سکریٹری اور دیگر سرکردہ لیڈران شامل تھے۔ انہوں نے کہا، "اس میٹنگ میں، کانگریس پارٹی نے دسمبر کے پہلے ہفتے میں دہلی کے رام لیلا میدان میں ایس آئی آر کے خلاف زبردست ریلی نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

صنعتی رہنماؤں کو جرات مندانہ اہداف کا تعین کرنا چاہیے۔ پیوش گوئل

نئی دھلی، 18 نومبر (ایم این این)

مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے منگل کو صنعت کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان کی ترقی کو آگے بڑھانے میں مدد کے لیے زیادہ بلند حوصلہ اور فعال انداز اپنائیں۔ فکی کی 98ویں سالانہ جنرل میٹنگ اور سالانہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے صنعت سے پانچ اہم توقعات کا خاکہ پیش کیا اور انہیں جرات مندانہ، مستقبل پر مرکوز اہداف مقرر کرنے کی ترغیب دی۔ گوئل نے پہلے صنعتی اداروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی وکالت کی کوششوں کے نتائج کا قریب سے آڈٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی انجمنیں اکثر خیالات اور سفارشات کو آگے بڑھاتی ہیں، لیکن وہ شاذ و نادر ہی اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ ان میں سے کن کو قبول کیا گیا اور کون سا بھلا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مشق انہیں اپنے حقیقی اثرات کو سمجھنے اور آنے والی دہائیوں میں اپنے کردار کو مضبوط کرنے میں مدد دے گی۔ "جرات مندانہ اہداف طے کریں۔ ہم بڑھتی ہوئی ترقی سے مطمئن نہیں ہو سکتے؛ ہمیں معمول سے ہٹ کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں گھریلو سرمایہ، اسٹارٹ اپس میں ہندوستانی پیسہ اور آر اینڈ ڈی کی ضرورت ہے۔ یہ ہمیشہ غیر ملکی سرمایہ کاری نہیں ہو سکتی؛ ابتدائی مراحل میں، اس میں گھریلو پیسہ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جرات مندانہ اہداف کی ضرورت پر زور دیا اور اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان سست یا بڑھتی ہوئی پیشرفت سے مطمئن ہونے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ گوئل نے مضبوط گھریلو سرمایہ کاری پر زور دیا، خاص طور پر اسٹارٹ اپس اور ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ میں، یہ کہتے ہوئے کہ ابتدائی مرحلے کے منصوبوں کو صرف غیر ملکی سرمایہ پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ وزیر نے ہندوستانی صنعت پر بھی زور دیا کہ وہ عالمی مثالوں سے سبق سیکھیں، خاص طور پر کوریا اور سویڈن جیسے ممالک، جن کے پاس صنعتی ترقی اور کاروباری سہولت کے لیے مضبوط ماڈل موجود ہیں۔ قیادت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، گوئل نے پالیسی اور صنعت کے فورمز میں اگلی نسل کی محدود شمولیت پر تشویش کا اظہار کیا۔ اپنے آخری نکتہ میں، گوئل نے فکی سے کہا کہ وہ اپنی موجودگی کو بڑے شہروں سے آگے بڑھائے اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں تک پہنچ جائے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی اداروں کو اشرافیہ کے کاروباری حلقوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ ملک بھر میں ترقی کی حمایت کے لیے اپنی مصروفیات کو وسیع کرنا چاہیے۔ انہوں نے فکی پر زور دیا کہ وہ وہ بن جائے جسے انہوں نے ایک "غیر آرام دہ رہنما" کے طور پر بیان کیا ہے جو خود کو چیلنج کرتا ہے اور ہندوستان کو عمدگی کی طرف دھکیلنے میں مدد کرتا ہے۔

ہندوستان کا تفریحی شعبہ 2027 تک سالانہ 7 فیصد بڑھ کر 3000 بلین روپے کو عبور کرے گا

نئی دھلی، 18 نومبر (ایم این این)

حکومت نے منگل کو کہا کہ ہندوستان کا میڈیا اور تفریحی شعبہ تقریباً 7 فیصد کی کمپاؤنڈ سالانہ شرح (سی اے جی آر) سے بڑھنے کا تخمینہ ہے، جو 2027 تک تقریباً 3067 بلین روپے تک پہنچ جائے گا۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت اس ماحولیاتی نظام کو 2030 تک 100 بلین ڈالر تک بڑھانے کا منصوبہ رکھتی ہے، جو مواد استعمال کرنے والی قوم سے ایک عالمی تخلیق کار اور دانشورانہ املاک کے برآمد کنندہ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ حکومت نے باضابطہ طور پر حرکت پذیری، بصری اثرات، گیمنگ، کامکس اور ایکسٹینڈڈ ریئلٹی (AVGC-XR) کے شعبے کو ترقی کے کلیدی محرک کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اے وی جی سی پروموشن ٹاسک فورس نے آنے والے دس سالوں میں تقریباً 20 لاکھ براہ راست اور بالواسطہ ملازمتیں پیدا کرنے کا تخمینہ لگایا، جبکہ یہ اندازہ لگایا کہ یہ شعبہ پیداوار، برآمدات اور متعلقہ خدمات کے ذریعے ہندوستان کے جی ڈی پی میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ مجموعی ویلیو ایڈڈ (GVA) شیئر میں پچھلی دہائی کے دوران مسلسل اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ہندوستان اب اینیمیشن اور VFX خدمات میں 40 سے 60 فیصد لاگت کا فائدہ پیش کرتا ہے، جسے ایک بڑی، ہنرمند افرادی قوت کی مدد حاصل ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اس تقابلی کنارے نے بین الاقوامی پروجیکٹوں کی مسلسل آمد کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ہندوستان کو عالمی پوسٹ پروڈکشن کے کام کے لیے ایک ترجیحی منزل کے طور پر رکھا۔ فی الحال، ہندوستانی OTT مواد کے کل ناظرین کا 25 فیصد بیرون ملک مقیم سامعین سے آتا ہے۔ بیان میں کہا گیا، "یہ نہ صرف ہندوستان کی تخلیقی پیداوار کی تجارتی اپیل بلکہ ثقافتی سفارت کاری میں اس کے بڑھتے ہوئے کردار کی بھی عکاسی کرتا ہے، کیونکہ ہندوستانی کہانیاں تمام براعظموں میں جذباتی اور ثقافتی روابط استوار کرتی رہتی ہیں۔" اس نے کہا کہ یہ شعبہ ڈیجیٹل اختراعات، نوجوانوں کی طرف سے چلنے والی مانگ، اور تخلیقی کاروبار میں اضافے سے چل رہا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ مرکز کا مقصد تربیت، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، اور جدت سے چلنے والے اداروں میں سرمایہ کاری کے ذریعے اینیمیشن، ویژول ایفیکٹس، گیمنگ اور توسیعی حقیقت میں گھریلو صلاحیت کو مضبوط کرنا ہے۔

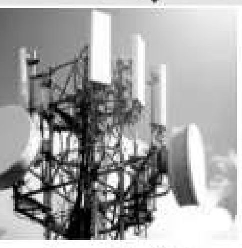

بھارت اور ڈنمارک کا دفاع، نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی میں تعاون کو بڑھانے پر اتفاق

نئی دھلی، 18 نومبر (ایم این این)

ہندوستان اور ڈنمارک نے پیر کو نئی دہلی میں دفتر خارجہ کے 8ویں مشاورتی اجلاس کا انعقاد کیا، جس میں دفاع اور سلامتی، نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور آرکٹک میں تعاون کو مزید بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی کے خلاف تمام مظاہر میں اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ میں سکریٹری (مغرب) سبی جارج اور ڈنمارک کے اسٹیٹ سکریٹری برائے خارجہ پالیسی لوٹے ماچون نے اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ دونوں ممالک نے ہندوستان-ڈنمارک گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ اور 2021-26 کی مدت کے لیے مشترکہ ایکشن پلان کے تحت جاری دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا۔ "آٹھویں ہند-ڈنمارک فارن آفس مشاورت آج نئی دہلی میں منعقد ہوئی۔ سکریٹری (مغربی) (سفیر سبی جارج اور خارجہ پالیسی کی ریاستی سکریٹری محترمہ لوٹے ماچون نے مشترکہ صدارت کی۔ انہوں نے ہندوستان-ڈنمارک گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت جاری دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا اور مشترکہ ایکشن پلان کی مدت کے لیے 202 تک وسیع مدت کے لیے دونوں کے عزم کا جائزہ لیا۔ وزارت خارجہ امور نے کہا کہ سیاسی مشغولیت، تجارت اور سرمایہ کاری، قابل تجدید توانائی، پائیداری، صاف ٹیکنالوجی، سرکلر اکانومی، شپنگ، پانی، زراعت اور حیوانات، فوڈ پروسیسنگ، تحقیق اور ترقی اور نقل و حرکت کے شعبوں میں تعاون کا دائرہ مزید۔" انہوں نے دفاع اور سلامتی، نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی اور آرکٹک کے شعبوں میں مزید تعاون پر بھی اتفاق کیا۔ دونوں فریقوں نے دہشت گردی کے خلاف اپنے تمام مظاہر میں اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ڈنمارک یورپی یونین میں ایک قابل بھروسہ شراکت دار ہے۔ ڈنمارک کی طرف سے جاری یورپی یونین کونسل کے تبادلے کے دوران ہندوستان-یوروپی یونین ایف ٹی اے کے جلد اختتام کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی مسائل اور کثیرالجہتی تعاون کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ ستمبر کے شروع میں، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 80ویں اجلاس کے موقع پر اپنے ڈنمارک کے ہم منصب لارس لوکے راسموسن کے ساتھ میٹنگ کی۔ دونوں وزراء نے ڈنمارک کی صدارت میں دو طرفہ تعلقات اور ہندوستان-یورپی یونین تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔

از دفتر نائب تحصیلدار راموہ

ایگزیکٹیو مجسٹریٹ فسٹ کلاس

عنوان ـ تصدیق کرنے پرچہ ڈگری بارقبہ تعدادی 17 کنال 14 مرلہ خسرہ نمبر 64 سابق و 180 حال واقعدر موضع گنگبار تحصیل راجپورہ ضلع پلوامہ مصدرہ از عدالت منصف کورٹ پلوامہ مورخہ 28-02-2000 بحق محمد امین و غلام جیلانی و منظور احمد پسران عبدالغنی ڈار ساکنان تحمن تحصیل پلوامہ / راجپورہ ضلع پلوامہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت کاغذات نسبت پرچہ ڈگری بانمبر خسرہ 180 بارقبہ مندرجہ عنوان بالا با تصدیق طلب زیر کاروائی ہے جس کے نسبت انتقال تصدیق کرنا مطلوب ہے۔ اگر کسی شخص کو معاملہ مذکور کی نسبت کوئی اعتراض ہو تو وہ اندر ایک ہفتہ دفتر ہذا کو تحریری طور پیش کرے۔ بعد گزرنے معیاد کوئی بھی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

نائب تحصیلدار راموہ

ترقی یافتہ ممالک آب و ہوا میں تبدیلی کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھائیں: بھوپیندر یادو

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

مرکزی وزیر برائے ماحولیات بھوپیندر یادو نے ترقی یافتہ ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ آب و ہوا میں تبدیلی سے متعلق اپنی ذمہ داریوں اور وعدوں کو پورا کریں۔ برازیل کے شہر بیلیم میں اقوام متحدہ کے موسمیاتی تبدیلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ "ترقی یافتہ ممالک کو موجودہ ہدفی تاریخوں سے کہیں پہلے نیٹ زیرو تک پہنچنا چاہیے اور اربوں نہیں بلکہ کھربوں میں اضافی اور موسمیاتی مالیاتی وسائل فراہم کرنے چاہئیں۔" سرکاری پریس ریلیز کے مطابق انہوں نے کم خرچ اور قابل رسائی موسمیاتی ٹیکنالوجی کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ایسی ٹیکنالوجی کو دانشورانہ ملکیت کی پابندیوں سے آزاد ہونا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے یہ ثابت کیا ہے کہ ترقی اور ماحولیات کا تحفظ ایک ساتھ ممکن ہے۔ سن 2005 کے بعد سے ہندوستان کے کاربن اخراج میں 36 فیصد سے زیادہ کی آئی ہے اور غیر فوسل ذرائع اب ملک کی مجموعی نصب شدہ بجلی صلاحیت (جو تقریباً 256 گیگاواٹ ہے) کا نصف سے بھی زیادہ حصہ فراہم کر رہے ہیں، جو 2030 کے ہدف سے پانچ سال پہلے حاصل کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان 2035 تک اپنے ترمیم شدہ ترقیاتی اہداف (این ڈی سی) کا اعلان کرے گا اور اپنی پہلی دو سالہ رپورٹ شائع کرے گا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ انٹرنیشنل سولر الائنس اور گلوبل بایو فیول الائنس جیسے اقدامات میں ہندوستان کی عالمی قیادت واضح طور پر نظر آتی ہے۔ انہوں نے 2070 تک ہندوستان کے نیٹ زیرو کاربن اخراج کے ہدف کو حاصل کرنے میں نیوکلیئر مشن اور گرین ہائیڈروجن مشن کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ پیرس معاہدے کے اہداف کے مطابق کاربن سنک اور ذخائر کے تحفظ کے تحت، کمیونٹی کی قیادت میں محض سولہ ماہ کے اندر دو ارب سے زائد پودے لگائے گئے، جو اجتماعی موسمیاتی اقدامات کی اثر انگیزی کو نمایاں کرتا ہے۔

زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت کی جانب سے کسانوں کے لیے ایک اور بڑی راحت

نئی دھلی، 18 نومبر (یو این آئی)

زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت نے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (پی ایم ایف بی وائی) کے تحت کسانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ وزارت نے اب پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (پی ایم ایف بی وائی) کے تحت جنگلی جانوروں کے حملوں اور سیلاب کے پانی میں دھان ڈوبنے کے سبب فصلوں کو ہونے والے نقصان کی تلافی کو بھی منظوری دی ہے۔ نظر ثانی شدہ فریم ورک کے تحت جنگلی جانوروں کے حملے کی وجہ سے ہونے والے فصل کے نقصان کو اب لوکلائزڈ رسک زمرے کے تحت پانچویں ایڈ آن کور کے طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ یہ فیصلے عرصے سے کئی ریاستوں کی جانے والی درخواستوں کے جواب میں کیے گئے ہیں اور اس کا مقصد کسانوں کو اچانک، مقامی اور شدید فصل کے نقصان سے تحفظ کو مضبوط کرنا ہے۔ طریقہ کار پی ایم ایف بی وائی آپریشنل رہنما خطوط کے مطابق تیار کیے گئے ہیں، جو ملک بھر میں نفاذ کے لیے ایک سائنسی، شفاف اور عملی طور پر قابل عمل فریم ورک کو یقینی بناتے ہیں اور اسے خریف 2026 سے نافذ کیا جائے گا۔ برسوں سے ہندوستان بھر کے کسانوں کو ہاتھیوں، جنگلی سؤروں، نیل گائے، ہرنوں اور بندروں جیسے جنگلی جانوروں کے حملوں کی وجہ سے فصلوں کے بڑھتے ہوئے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ واقعات خاص طور پر جنگلات، جنگلاتی حیات کے گلیاروں اور پہاڑی علاقوں کے قریب واقع علاقوں میں عام ہیں۔ اب تک، اس طرح کے نقصانات اکثر بلا معاوضہ ہوتے تھے کیونکہ وہ فصل بیمہ کے تحت نہیں آتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی، سیلاب زدہ اور ساحلی ریاستوں میں دھان کے کاشتکار بار بار شدید بارش اور بہہ جانے والی آبی گزرگاہوں کے دوران سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ خطرے اور زیر آب فصلوں کا اندازہ لگانے میں دشواری کے خدشات کی وجہ سے 2018 میں دھان کے سیلاب کو مقامی آفات کے زمرے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ تاہم، اس کے خارج ہونے سے موسمی سیلاب کے شکار اضلاع میں کسانوں کے لیے تحفظ میں نمایاں فرق پیدا ہوا۔ ان ابھرتے ہوئے خطرات اور چیلنجوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ زراعت اور کسانوں کی بہبود نے ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو اب زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے منظوری دے دی ہے۔ اس اہم فیصلے سے، مقامی فصلوں کے نقصان سے دوچار کسانوں کو اب پی ایم ایف بی وائی کے تحت بروقت اور ٹیکنالوجی پر مبنی دعووں کا تصفیہ مل جائے گا۔ پی ایم ایف بی وائی کے تحت مقامی تباہی کے احاطے کے طور پر دھان کی بھرمار کو دوبارہ متعارف کرانے سے اوڈیشہ، آسام، مغربی بنگال، تمل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، مہاراشٹر اور اتراکھنڈ سمیت ساحلی اور سیلاب زدہ ریاستوں کے کسانوں کو خاص طور پر فائدہ پہنچے گا، جہاں دھان کا ڈوبنا ایک بار بار آنے والا چیلنج ہے۔

باقیات: صفحہ اول سے آگے

بقیہ نمبر 1

بڑے چیلنجز تھے۔ ''ہم تیزی سے ان مسائل پر کام کر رہے ہیں، اور امید ہے کہ دسمبر تک سبھی رکاوٹیں دور کر کے جموں سے راست سرینگر ٹرین کی شروعات ممکن ہوگی۔'' کیا ٹرین جنوبی کشمیر کے کھنہ بل ریلوے اسٹیشن پر رکے گی؟ اس سوال کے جواب میں اُچت سنگھل نے کہا کہ ''پہلگام - اوڑی اور جموں - کٹڑہ دوسری لائن سمیت مختلف ریلوے سروے جاری ہیں، اور جو اسٹیشن اس نئی الائنمنٹ پر آئیں گے، وہیں ٹرینوں کے ٹھہراو کا امکان ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خطے کا پہاڑی جغرافیہ، زمین کے حصول میں مشکلات اور عوام کی رضامندی جیسے عوامل ٹریک کی تعمیر کے دورانیے کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سردیوں میں ٹرینوں کی بلاتعطل آمدورفت کو ممکن بنانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ ''ہیٹڈ واٹر سسٹم، ٹرینوں میں اضافی سہولیات، برف کاٹنے والی مشینیں، اور ٹریک کی فوری صفائی کے لیے مین اینڈ مشینز تیار رکھی جا رہی ہے، تاکہ برف باری کے باوجود ٹرینیں وقت پر چل سکیں۔'' اُن کے مطابق اننت ناگ ریلوے اسٹیشن پر اب تک سیمنٹ، انسولیٹیڈ پینلز، گاڑیاں، پلاسٹک کریٹس اور سیب کی لوڈنگ/ اَن لوڈنگ کی جا چکی ہے۔ جبکہ اب پامپور میں ایک بڑا گڈز شیڈ پراجیکٹ زیرِ تعمیر ہے، جو مارچ - اپریل تک فعال کر دیا جائے گا جس سے مقامی تجارت کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اکتوبر کے مہینے میں صرف ٹکٹ چیکنگ کے ذریعے 67 سے 68 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے جبکہ ''نومبر میں اب تک جموں ریلوے ڈویژن کو 30 سے 35 لاکھ روپے حاصل ہوئے ہیں۔''

بقیہ نمبر 2

کہ بہت سے لوگوں نے اپنی قیمتی جانیں ضائع کیں اور متعدد زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا ''وجہ اور کیوں ہوا اس کے بارے میں تحقیقات جاری ہیں، مجھے امید ہے کہ لوگوں کو جواب مل جائیں گے، کیونکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے، اتنی بڑی مقدار میں دھماکہ خیز مواد یہاں لایا گیا، اسے کن حالات میں پہنچایا اور ذخیرہ کیا گیا، اور اس سے کیسے نمٹا گیا؛ ہمیں ان تمام سوالات کے جوابات آہستہ آہستہ مل جائیں گے، لیکن میں ان تمام لواحقین سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہوں جنہوں نے ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا''۔ انہوں نے کہا'' میں نے کل شمالی زون کے وزراء اعلیٰ کی کانفرنس میں بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔ مرکزی وزیر داخلہ ،داخلہ سیکرٹری، شمالی زون کے وزرائے اعلیٰ، گورنرز اور لیفٹننٹ گورنرز وہاں موجود تھے۔ میں نے ان سے اپیل کی کہ وہ جموں و کشمیر کے ہر شہری، خاص طور پر ہر کشمیری مسلمان کو شک کی نظر سے نہ دیکھیں۔'' عمر عبداللہ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ دہلی دھماکے کے پیچھے والوں کو سخت ترین سزا دی جانی چاہیے، لیکن اس بات پر زور دیا کہ جموں و کشمیر کی پوری آبادی کو دہشت گردی کا ہمدرد قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بقیہ نمبر 3

گورنمنٹ میڈیکل کالج اور ایس ایم ایچ ایس ہسپتال سری نگر میں کی ہے تاکہ پچھلے ہفتے اپنے ذاتی لاکرز کی شناخت اور لیبل لگائیں۔ ایڈمنسٹریٹر، ایسوسی ایٹڈ ہسپتال، سری نگر کی طرف سے جاری کردہ سرکلر اننت ناگ کی بحالی کے تناظر میں آیا ہے۔

بقیہ نمبر 4

کے ایک شہری ملازم کی منگل کو بے ہوش ہونے کے بعد موت ہو گئی۔ ذرائع نے شہری کی شناخت کرشن کمار کے طور پر کی گئی ہے جو کہ گرام ٹانڈہ، تحصیل جھنجھنو، راجستھان کا رہائشی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ شخص اچانک گر گیا اور اسے فوری طور پر طبی معائنے کیلئے منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

بقیہ نمبر 5

کا پتہ چلا ہے کہ ہم آہنگی کے نمونوں اور فرموں میں مشترکہ رابطہ کو آر ڈینیٹس یونیورسٹی میں پائے گئے ہیں۔ عہدیداروں نے کہا کہ اس کے علاوہ، UGC اور NAAC کی شناخت کے حوالے سے دعووں میں پہلی نظر میں تضادات کو نوٹ کیا گیا ہے جو تعلیمی اداروں کے لیے قائم کردہ اصولوں کی مبینہ عدم تعمیل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ الفلاح یونیورسٹی ہریانہ کے فرید آباد ضلع کے دھوج علاقے میں واقع ہے، اور یہ ایک میڈیکل کالج کم ہسپتال ہے۔ ادھر خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے 25 مقامات پر چھاپے مارے، جن میں اوکھلا میں الفلاح ٹرسٹ کا ہیڈ کوارٹر، یونیورسٹی کیمپس اور اس کے ڈائریکٹرز کی نجی رہائش گاہیں شامل ہیں۔ دہلی کے جامعہ نگر، اوکھلا وہار اور فرید آباد سیکٹر 22 کے کیمپس میں منگل کی صبح سے ای ڈی کی ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے الفلاح اور اس کے مالکان کیخلاف مالی بے ضابطگیوں کے لیے PMLA کیس درج کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی ٹیم نے دستاویزات، بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات، لیپ ٹاپ، موبائل فون اور دیگر ڈیجیٹل آلات ضبط کر لیے ہیں۔ چھاپے جاری ہیں اور شام تک مزید مقامات پر چھاپوں کا اندیشہ ہے۔ ای ڈی کی کارروائی کو دیکھتے ہوئے دہلی پولیس اور مقامی انتظامیہ نے پورے علاقے میں سکیورٹی بڑھا دی ہے۔ اس معاملے میں ابھی تک کسی گرفتاری کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ چند ماہ قبل، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے الفلاح یونیورسٹی اور اس کے مالکان کے خلاف منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (PMLA) کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ الزامات ہیں کہ یونیورسٹی اور ٹرسٹ کے نام پر کروڑوں روپے کی غیر قانونی فنڈنگ کی گئی، غیر ملکی عطیات کے قوانین کی خلاف ورزی کی گئی اور اثاثوں کے غلط استعمال کے ذریعے بلیک منی لانڈرنگ کی گئی۔

بقیہ نمبر 6

احمد جموں و کشمیر میڈیکل کونسل میں رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے وہاں سے این او سی حاصل کیا اور 2010 میں اتر پردیش اسٹیٹ میڈیکل کونسل میں رجسٹرڈ ہوئے۔

بقیہ نمبر 7

اپنی تمام شکلوں اور مظاہر میں دہشت گردی کے خلاف صفر رواداری کا مظاہرہ کرے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا، نہ پیچھے مڑنا اور نہ ہی وائٹ واش۔'' انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کو دھمکیاں ملنے پر اپنے لوگوں کا دفاع جاری رہے گا۔ جیسا کہ ہندوستان نے مظاہرہ کیا ہے، ہمیں دہشت گردی کے خلاف اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کا حق ہے اور ہم اسے استعمال کریں گے۔ اقتصادی ایجنڈے پر جے شنکر نے خبردار کیا کہ عالمی مالیاتی ماحول ''غیر یقینی اور غیر مستحکم'' ہے، جس میں سپلائی سائیڈ میں رکاوٹیں اب ڈیمانڈ سائیڈ پریشر کے ساتھ ضم ہو رہی ہیں۔ اس ماحول میں، انہوں نے شنگھائی تعاون تنظیم کے اراکین پر زور دیا کہ وہ شراکت داری کو متنوع بنائیں اور سب سے زیادہ ممکنہ اقتصادی روابط استوار کریں۔

بقیہ نمبر 8

شیخ چوہان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے 23 اور 25 فروری 2023 کو مشترکہ تفتیشی مرکز (جے آئی سی) گئے تھے، جنہیں 20 فروری کو بارہمولہ سے اس وقت کے ایس ایس پی کپوارہ کے دستخط شدہ حکم پر مرکز لایا گیا تھا، جہاں وہ تعینات تھے۔ چوہان کو جب 25 فروری 2023 کی سہ پہر ڈپٹی ایس پی اعجاز احمد کے دفتر میں شیخ کے سامنے لایا گیا تو اس کا وزن ایک پاؤں پر تھا، دوسرے پاؤں کا پیر بمشکل زمین کو چھو رہا تھا، اور ایک ہاتھ بے قابو ہو کر کانپ رہا تھا، جس نے جے آئی سی میں مبینہ تشدد کی خاموش کہانی بیان کی۔ شیخ کی گواہی نے ان الزامات کی تائید کی کہ چوہان کو 20 اور 26 فروری 2023 کے درمیان تقریباً چھ دنوں تک منشیات کے ایک کیس میں اعتراف جرم کرنے کے لیے JIC، کپواڑہ میں تعینات اس کے آٹھ ساتھی پولیس اہلکاروں نے ان کی آمد پر وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ جے آئی سی، کپواڑہ جموں و کشمیر پولیس کا ایک بھاری محافظ آپریشنل یونٹ ہے جو مختلف کارروائیوں میں ضلعی پولیس کی مدد کرتا ہے، بشمول دہشت گردی، منشیات کی دہشت گردی اور منشیات کے مقدمات میں مشتبہ افراد اور ملزمان سے پوچھ گچھ۔ ڈپٹی ایس پی اعجاز احمد اور ایس آئی ریاض احمد نے شیخ کو بتایا کہ چوہان دو دیگر افراد کے ساتھ مل کر منشیات کے مقدمات میں ملوث تھا اور اسے اس معاملے سے دور رہنے کو کہا۔

باقیات: صفحہ دو سے آگے

بقیہ 1

ماڈل فلوری کلچر سینٹر کا قیام اور 308.12 لاکھ روپے کی لاگت سے این ایف ایس ایف مانسبل میں تالابوں کی اپ گریڈیشن شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ کے ہمراہ وزیر صحت و طبی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، سکول ایجوکیشن محترمہ سکینہ ایتو، وزیر جل شکتی مسٹر جاوید احمد رانا، وزیر زراعت مسٹر جاوید احمد ڈار، وزیر ٹرانسپورٹ مسٹر ستیش شرما، وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر ناصر اسلم وانی، ایم ایل اے کنگن میاں محرعلی، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی گاندربل محکموں کے سربراہان، ضلعی افسران اور دیگر متعلقہ حکام بھی موجود تھے۔ یہ منصوبے جل شکتی آر ڈبلیو ایس ڈویژنل گاندربل، کے پی ڈی سی ایل گاندربل اور پبلک ورکس) آر اینڈ بی (ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے عمل میں لائے جا رہے ہیں جو حکومت کی انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور عوامی بہبود کیلئے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ بعد میں وزیر اعلیٰ نے ضلع کا جامع جائزہ اجلاس کی صدارت کی جس میں ڈپٹی کمشنر گاندربل نے مختلف شعبوں میں ترقی کے حوالے سے تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ کسانوں میں فصل بیمہ یوجنا اور دیگر سرکاری اسکیموں کے بارے میں مناسب آگاہی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے زور دیا کہ پرائمری سکول کی سطح پر ڈراپ آو?ٹ ریٹ کو صفر کیا جائے اور ایسے کیسز میں اساتذہ کو تعینات کیا جائے تاکہ مسئلے کی جڑ کا پتہ چلایا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی جاننے کی ہدایت دی کہ کیا سمارٹ کلاس رومز کے متعارف ہونے سے تعلیم کے معیار میں حقیقی بہتری آئی ہے یا نہیں۔ انہوں نے محکمہ صحت کو ہدایت دی کہ ہسپتال ڈیولپمنٹ فنڈ سے خریدی گئی ایمبولینس کی رجسٹریشن فوری مکمل کر کے اسے بغیر کسی تاخیر کے اپریشنل بنایا جائے۔ اسی طرح انہوں نے محکمہ صحت اور آر اینڈ بی الیکٹرک ونگ کو حکم دیا کہ خریدی گئی سی ٹی اسکین مشین کے زیرِ التوا سول اور برقی کام جلد مکمل کر کے اسے جلد سے جلد اپریشنل بنایا جائے۔ انہوں نے گاندربل میں ٹریفک تحیشن کے مسئلے کو فوری حل کرنے پر زور دیا اور ڈپٹی کمشنر کو ہدایت دی کہ آر اینڈ بی ڈیپارٹمنٹ سے مشاورت کر کے ایک مثالی طویل مدتی حل تیار کیا جائے۔ انہوں نے فنڈز کے استعمال میں تیزی، لیپس ہونے سے بچاو? اور غیر ضروری اخراجات میں کمی پر بھی زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ سونہ مرگ کو کشمیر میں گلمرگ اور پہلگام کے علاوہ ایک اور بڑا موسم سرما سیاحت کا مقام بنانے کیلئے تمام ضروری کوششیں کی جائیں۔ انہوں نے چیف ایگزیکٹو آفیسر سونہ مرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو بھی ہدایت دی کہ سونہ مرگ کے ماحولیاتی طور پر نازک علاقے میں کسی بھی غیر قانونی تعمیرات کی جانچ پڑتال کر کے انہیں روکا جائے۔ ضلع میں پانی کے ٹینکرز کی مقامی مانگ کے جواب میں انہوں نے گاندربل کیلئے اپنے سی ڈی ایف فنڈز سے دو واٹر ٹینکرز منظور کیے۔ دورے کے دوران وزیر اعلیٰ نے مختلف محکمانہ کامیابیوں اور مستفیدین اسکیموں کی نمائش کرنے والے سلسلہ وار سٹالز کا معائنہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے فلاحی مراعات بھی تقسیم کیں جن میں پی او ڈبلیو ویلفیئر اسکیموں کے تحت 10 انفرادی چیک اور ایک گرانڈ چیک شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع ہسپتال گاندربل کا دورہ کیا جہاں انہوں نے سی ڈی ایف کے تحت خریدی گئی ایک جدید الٹرا ساو?نڈ مشین کا افتتاح کیا اور اسے عوام کیلئے وقف کیا۔

بقیہ 2

لوگوں کی خدمت کر رہے تھے۔ اُن کا نقصان پورے جموں و کشمیر کا نقصان ہے۔'' اُنہوں نے لواحقین کو یقین دلایا کہ حکومت دُکھ کی اس گھڑی میں اُن کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑی ہے۔ اُنہوں نے کہا،''ہم اس ناقابلِ بیان تکلیف کی گھڑی میں سوگوار کنبوں کو ہر ممکن مدد فراہم کریں گے۔'' وزیر اعلیٰ نے اہل خانہ کو چیف منسٹر ریلیف فنڈ سے مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کی۔ بعد میں اُنہوں نے نوگام میں اُجالا سگنس ہسپتال کا دورہ کیا اور وہاں زخمیوں کی عیادت کی۔ اُنہوں نے اُن کی طبی حالت کا جائزہ لیا اور ڈاکٹروں و تیمارداروں سے بات چیت کی۔ اُنہوں نے بہترین علاج کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا، ''ہر زخمی شخص کو بہترین طبی نگہداشت فراہم کی جائے۔ اُن کی صحت ہماری فوری ترجیح ہے۔'' وزیر اعلیٰ کے ہمراہ اُن کے مشیر ناصر اسلم وانی، رُکن قانون ساز اسمبلی چھانہ پورہ مشتاق احمد گورو اور دیگر متعلقہ اَفسران بھی تھے۔

بقیہ 3

بڑھاتے ہوئے قومی اَقدار کو فروغ دینے کے اَپنے عزم کا اعادہ کیا۔

بقیہ 4

سوسائٹی کا مشترکہ اور مربوط کردار ناگزیر ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ سماج کو اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ منشیات کا مسئلہ کسی مخصوص طبقے یا علاقے تک محدود نہیں، یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے رویے، دوستانہ حلقے، اور ذہنی تبدیلیوں پر باریک بینی سے نظر رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی نوجوان میں منشیات کے آثار دیکھیں، اسے بدنام کرنے کے بجائے مشاورت اور مدد کا ماحول فراہم کریں۔ خاندانوں کو چاہیے کہ نشے کے شکار افراد کو چھپا کر نہ رکھیں بلکہ ان کے علاج کیلئے ہسپتالوں اور ڈی ایڈکشن مراکز سے مدد لیں۔ مبارک گل نے کہا کہ منشیات کو جرم سے زیادہ بیماری سمجھنے کی سوچ عام ہونی چاہیے۔ حکومت اس وباء کے خاتمے کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گی اور انشاء اللہ ریاستی درجہ کی بحالی کے بعد حکومت اس کیخلاف مزید مو?ثر طریقے سے جنگ لڑ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کی وباء کیخلاف جنگ اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک نہ سبھی اپنا اپنا رول بخوبی نبھائیں۔ اس سے قبل انہوں نے ماہر تعلیم شکیل احمد حافظ کے گھر جا کر وہاں ان کی والدہ کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات ادا کئے اور مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

بقیہ 5

اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ محترمہ شاریکا متوجن کا تعلق سری نگر کے وزار ناگ علاقے سے تھا، ایک باعزت اور معزز خاتون تھیں۔ اُن کے اِنتقال پر دوستوں، رشتہ داروں اور خیر خواہوں نے گہرے دُکھ کا اظہار کیا ہے۔ اَتل ڈولو نے اہل خانہ کو یقین دلایا کہ وہ اس صدمے میں برابر کے شریک ہیں اور مرحومہ کے اچانک انتقال سے پیدا ہونے والے غم کو بخوبی محسوس کرتے ہیں اُنہوں نے ذاتی نقصان کے لمحات میں ایک دوسرے کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے ہونے کی اہمیت پر زور دیا اور اس دُکھ کی اس گھڑی میں سوگوار کنبے کے ساتھ مکمل ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا۔

بقیہ 6

کی کاشت اور خرید و فروخت کے خاتمے کے لئے کوششوں میں تیزی لانے کی ہدایت دی گئی۔ مزید کہا گیا کہ مربوط کوششوں کے ذریعے سڑکوں، پشتوں اور پنچایتی علاقوں کو بھنگ اور پوست کی کاشت سے پاک رکھا جائے۔ ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ نے اب تک کی پیش رفت کی سراہنا کی، تاہم اُنہوں نے کہا کہ مستقل، فعال اور نمایاں کارروائی ضروری ہے تاکہ عوام کو اِنتظامیہ کے عزم پر اِعتماد رہے۔ اُنہوں نے ڈرگ ریگولیشن کے بارے میں تمام میڈیکل سٹوروں میں صد فیصد سی سی ٹی وی کوریج اور کمپیوٹرائزڈ بلنگ سسٹم) سی بی ایس(کی اہمیت پر زور دیا۔ بتایا گیا کہ بڈگام میں 630 ریٹیل اور 225 ہول سیل میڈیکل سٹور ہیں جن کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ بار بار معائنے جاری رہیں اور خلاف ورزیوں پر سخت کارروائی کی جائے۔ ضلع ترقیاتی کمشنر نے مزید کہا کہ ڈرگ اِنسپکٹر کو لائسنس منسوخی اور دیگر خلاف ورزیوں سمیت کی گئی کارروائیوں کی وسیع تشہیر یقینی بنانی چاہیے تاکہ شفافیت برقرار رہے۔ بتایا گیا کہ ٹیلی مانس ذہنی صحت ہیلپ لائن پر اب تک 117 کالیں موصول ہوئی ہیں جو اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ڈی سی نے کہا کہ اس سہولیت کی مزید تشہیر کی ضرورت ہے تاکہ لوگ بہ آسانی اور رازداری کے ساتھ مدد حاصل کر سکیں۔ اُنہوں نے کہا کہ محکمہ ایکسائز کو غیر قانونی فصلوں کی تلفی وتباہی اور ایف آئی آر کے اندراج کے لئے ریونیو اور پولیس حکام کے ساتھ قریبی تال میل میں کام کرے گا۔ ایس ڈی ایمز سے کہا گیا کہ وہ مذہبی سکالروں اور کمیونٹی نمائندوں کے ساتھ میٹنگیں منعقد کریں تاکہ منشیات کے خلاف خطبات اور ''نشہ مکت پنچایت'' کو فروغ دیا جا سکے۔ مزید کہا گیا کہ محکمہ دیہی ترقی خصوصی گرام سبھائیں منعقد کرے گا جبکہ ڈی ایس ڈبلیو او دیہات، قصبوں اور تعلیمی اداروں میں بڑے پیمانے پر بیداری مہمات چلائے گا۔ ضلع ترقیاتی کمشنر بڈگام نے کہا کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال بڈگام میں ایڈکشن ٹریٹمنٹ فیسلٹی) اے ٹی ایف(چوبیس گھنٹے فعال رہنا چاہیے۔ مزید بتایا گیا کہ ڈرگ ڈی ایڈکشن سنٹر اب ایسے مریضوں کے لیے مکمل طور پر تیار ہے جنہیں علاج کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ بڈگام کی تمام ڈگری کالجوں میں کیمپس کے اندر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں تاکہ نگرانی کو مزید مو?ثر بنایا جا سکے۔ ضلع ترقیاتی کمشنر نے زیرو ٹالرنس کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ منشیات فروشوں، کاشتکاروں اور سمگلروں کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی جبکہ نشے کے شکار افراد کو مکمل تعاون فراہم کیا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ مہم تبھی کامیاب ہوگی جب سرکاری ادارے، سول سوسائٹی، کمیونٹی کے عمائدین، اساتذہ، والدین اور مذہبی سکالر متحد ہو کر اَپنا کردار اَدا کریں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ بڈگام کو منشیات کی سپلائی چین توڑ کر اور متحدہ کمیونٹی کارروائی کے ذریعے نوجوانوں کی حفاظت کر کے پورے یوٹی کے لئے ایک مثال قائم کرنی ہوگی۔

بقیہ 7

ہے۔ ہم متاثرہ خاندانوں کے دُکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ یکجہتی میں کھڑے ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ناخوشگوار واقعے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین اور تمام زخمیوں کو مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے۔ دھماکے کے نتیجے میں تباہ ہونے والے گرد نواح کے مکانات کے مالکان کو بھی مناسب معاوضہ ملنا چاہیے۔ نیز اس حادثاتی دھماکے کے وجوہات کا پتہ لگانے کیلئے تحقیقات ہونی چاہیے۔ ۳۔ اپنی پارٹی دہلی دھماکے میں کچھ تعلیم یافتہ افراد کے ملوث ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی کی سرگرمیوں میں وائٹ کالر افراد کا ملوث ہونے کا رجحان انتہائی تشویشناک ہے اور اسے ہر قیمت پر روکا جانا چاہیے۔ جہاں دہشت گردی سے آہنی ہاتھوں سے نمٹنا ضروری ہے، وہیں لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کے لئے اقدامات کرنا بھی ضروری ہے۔ اپنی پارٹی کا اصرار ہے کہ حکومت کو ان بنیادی وجوہات کی مکمل چھان بین اور شناخت کرنی چاہیے جو تعلیم یافتہ افراد کو بنیاد پرستی اور دہشت گردی میں ملوث ہونے کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ان وجوہات کو دور کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے ٹھوس کارروائی ضروری ہے، لیکن معاشرے میں بنیاد پرستی کو روکنے کے لیے عوامی رابطہ مہم اور ڈائیلاگ بھی انتہائی ضروری ہے۔ ۴۔ اپنی پارٹی سمجھتی ہے کہ نئی دہلی اور جموں و کشمیر کے لوگوں کے درمیان اعتماد کا فقدان ہے اور ایک گہری خلیج ہے۔ اعتماد کی اس خلیج کو پاٹنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کی بداعتمادی صرف پرتشدد سرگرمیوں کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔ اپنی پارٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ عزت مآب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کا جو عہد کیا ہے، اسے بغیر کسی تاخیر کے پورا کیا جانا چاہیے۔ بیان کے مطابق، دن بھر جاری رہنے والی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے دوران، اپنی پارٹی کی قیادت نے کئی اہم عوامی مسائل، خاص طور پر جموں و کشمیر میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری پر بھی غور وخوض کیا۔ قیادت نے حکومت کی جانب سے اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں ناکامی پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ بیان کے مطابق بڈگام میں حالیہ ضمنی انتخابات کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے، اپنی پارٹی کے رہنماو?ں نے کہا کہ اگر جموں و کشمیر میں 2024 کا انتخاب ایک احتجاجی ووٹ تھا، تو بڈگام ضمنی انتخاب ایک واضح طور پر حکمران جماعت کیلئے سزا کا ووٹ ہے۔ تمام مقامی عوامل کے باوجود، بڈگام کے لوگوں نے ایک غیر متزلزل پیغام بھیجا ہے۔ یہ پیغام سیدھا ہے۔ بڈگام کے ضمنی انتخابات میں عوام نے کسی خاص پارٹی یا انفرادی امیدوار کے خلاف نہیں۔ یہ حکمران جماعت کے خلاف سزا کا ووٹ ہے۔ جس سے کسی اور پارٹی کو استفادہ حاصل ہوا۔ بیان کے مطابق میٹنگ کے دوران پارٹی لیڈران نے کہا کہ جموں کشمیر اس وقت ایک نازک موڑ پر ہے اور یہاں کے لوگوں کو کئی طرح کے سیاسی، معاشی اور سلامتی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ بدقسمتی سے بہتر حکمرانی فراہم کرنے کے وعدوں کے باوجود این سی کی سرکار ہر سطح پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ جموں و کشمیر میں ہائبرڈ گورننس کے نمونے کو موردالزام ٹھہرا کر این سی حکومت اپنی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی کر رہی ہے۔ ناقص گورننس کے سنگین معاشی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ دستکاری اور باغبانی جیسے شعبے کو پہلے مضبوط تھے بھی اب کمزور ہونے لگے ہیں اور اس کے منفی معاشی اثرات صاف دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ یہ معاشی پریشانی ایک نازک سیکورٹی کی صورت حال کو جنم دیتی ہے، خاص طور پر پہلگام حملوں اور دہلی بم دھماکوں کے بعد یہ صورتحال ایک تاریک منظر نامے کی تشکیل کرتا ہے، جسے اگر برقرار رہنے دیا گیا تو صرف جموں و کشمیر کے لوگوں کو ہی نقصان پہنچے گا۔ اپنی پارٹی نتائج کو متعارف کرانے کے لیے درکار ضروری تبدیلیوں کے آگے آگے رہنے کی کوشش کرے گی۔ اور نتائج پر مبنی پروگرام دے گی۔ اس پروگرام کے عناصر یہ ہیں: ا۔ ہم عوامی پالیسی اور گورننس کو اس سطح پر لانے کی کوشش کریں گے جس سے مصیبت زدہ عوام کو بہت ضروری ریلیف اور راحت ملے گی۔ ہماری حکمرانی کا نمونہ انتظامی /بیوروکریٹک سطح پر سیاسی حکومت کی بالادستی ہوگی۔ ہماری توجہ اور زور شراکتی طرز حکمرانی پر ہوگا۔ ہم اپنی عوامی پالیسی اور حکمرانی کی بنیاد جموں کشمیر کے لوگوں کے لیے مضبوط نتائج پر رکھیں گے۔ ۲۔ ہم جموں کشمیر کے قدرتی اقتصادی شعبوں یعنی باغبانی، زراعت، سیاحت اور دستکاری کو بحال کریں گے۔ سٹیٹ ہڈ اور دیگر متعلقہ مسائل کے بارے میں بات کرنا اس وقت تک کھوکھلا ہے جب تک لوگوں کو معاشی طور پر بااختیار نہیں بنایا جاتا۔ یہ جموں کشمیر کے لیے ریاست کے درجے کی ضرورت سے انکار نہیں ہے۔ ہم اس کے لیے مل کر لڑیں گے۔ لیکن ہم ان شعبوں میں بہتری کو ترجیح دیں گے جو ہماری معیشت کو سدھاریں گے۔ ۳۔ حکومتی صلاحیت اور قابلیت کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرنے اور مارکیٹ پر مبنی اصلاحات کا مشترکہ اثر اقتصادی ترقی کا ایک نیا نمونہ تشکیل دینا ہوگا، جو وسیع البنیاد ہو اور جس سے جموں و کشمیر کا ہر فرد مستفید ہو۔ ۴۔ اپنی پارٹی جموں کشمیر میں پنچایتی اور بلدیاتی انتخابات کے فوری انعقاد پر زور دیتی ہے۔ ساتھ ہی ہم جموں کشمیر میں ڈیلی ویجروں کی ملازمتوں کو مستقل بنانے اور یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے روزگار مہم شروع کرنے پر بھی زور دیتے ہیں۔ نیز ہم ایک منصفانہ ریزرویشن پالیسی کو معرض وجود لانے کیلئے اور میرٹ کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے موجودہ ریزرویشن پالیسی میں اصلاح کرنے کی پُر زور مانگ کرتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ'' یہ چند اہم اقدامات ہیں توجہ کا متقاضی ہیں۔ ہم حالات کے انتہائی نازک موڑ پر ہیں۔ تبدیلی کے اس وقت کو قابل اور دور اندیش قیادت کی ضرورت ہے۔ برعکس صورت میں مایوسی اور عذاب ہمارے مستقبل کا حصہ ہونگے۔ اپنی پارٹی کے قائدین پورے اخلاص اور ایمانداری کے ساتھ جموں کشمیر کے عوام کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

بقیہ 8

مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آنے والے ہفتوں میں متعدد اہم ترقیاتی پروجیکٹوں کا آغاز کیا جائے گا۔ تنویر صادق نے معزز وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا خصوصی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے سرینگر کی ترقی و خوبصورتی میں مسلسل تعاون فراہم کر رہے ہیں۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں ایگزیکٹو انجینئر یو ای ڈی شعیب احمد، اے ای ای دانش اور دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ مقامی پارٹی عہدیداران اور علاقہ مکینوں نے بھی اس موقع پر شرکت کی۔

بقیہ 9

گئی تاکہ ان مواد کو تحصیل اور بلاک سطح تک مو?ثر انداز میں پھیلایا جا سکے۔ اطلاعات و تعلقات عامہ محکمہ کو این ایم بی اے مہم کے تمام کاموں کا مرکزی رابطہ کار مقرر کیا گیا اور اسے ہدایت دی گئی کہ وہ محکمہ ریونیو حکومت ہند کی قومی فنڈ برائے انسداد منشیات سے مالی معاونت حاصل کرنے کے امکانات کا جائزہ لے۔ تمام محکموں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو این ایم بی اے کے تحت باقاعدہ ہم آہنگ کریں اور تمام رپورٹس ڈی آئی پی آر کے واحد پورٹل پر اپ لوڈ کریں تاکہ پیش رفت کا منظم ریکارڈ رکھا جا سکے۔ کمشنر سیکرٹری سماجی بہبود سرمد حفیظ نے اجلاس میں ابھیان کی مجموعی کامیابیوں کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ مہم کے تحت 12,565 سرگرمیوں کے ذریعے 1,09,78,171 افراد تک رسائی حاصل کی گئی، جن میں 24,166 تعلیمی ادارے اور 8,203 دیہات شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کوششوں کا خاص فوکس حساس طبقوں پر رہا اور مہم نے 11 لاکھ سے زائد نوجوانوں اور تقریباً 98.63 لاکھ خواتین تک رسائی حاصل کی۔ وزارت سماجی انصاف کی خصوصی تین ماہ کی مہم میں جموں و کشمیر نے 1,020 پروگراموں کے ذریعے 2,22,565 افراد کو شامل کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف محکموں کی مشترکہ کوششوں نے ابھیان کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ اطلاعات محکمہ نے 5,361 بیداری پروگراموں کے ذریعے 3,83,259 افراد تک رسائی حاصل کی، جبکہ دیہی ترقیاتی محکمہ نے 4,881 پروگراموں سے 3,08,841 افراد کو شامل کیا۔ یو ایل بیز کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ صحت و میڈیکل ایجوکیشن محکمہ نے علاج و بحالی پر توجہ مرکوز کی اور 33,205 مریضوں کا اندراج کیا، جبکہ ڈرگ ڈی ایڈیکشن سینٹروں نے 1,12,884 کونسلنگ سیشنز منعقد کیے۔ آئندہ لائحہ عمل پر گفتگو کرتے ہوئے اجلاس میں بیداری مہم کو مزید مضبوط بنانے، متاثرہ افراد کی بحالی، پیشہ ورانہ تربیت، تعلیم اور پائیدار روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا۔ صحت محکمہ نے بتایا کہ ماسٹر ٹرینرز کی تربیت جی ایم سی سرینگر و جموں میں فوری طور پر شروع کی جا رہی ہے، ہر ضلع سے 30 ٹرینرز کے ابتدائی بیچ کے ساتھ۔ چھ ماہ کے اس عمل میں تقریباً 4,000 تربیت یافتہ کونسلرز تیار کیے جائیں گے جو تمام پنچایتوں، اسکولوں اور ہیلتھ سینٹروں میں خدمات انجام دیں گے۔ اجلاس کے اختتام پر چیف سکریٹری نے تمام شرکاء سے منشیات سے پاک بھارت کے عزم کا حلف لیا اور انہیں نشہ آور اشیاء کے استعمال کو روکنے اور معاشرے میں بیداری پھیلانے کا حلف دلایا۔

بقیہ 10

سے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔

سپورٹس ٹائمز

Sports Times

گل کا کھیلنا ان کی فٹنس پر منحصر

کلکتہ، ۱۸ نومبر (یو این آئی) شبھمن گل ٹیم کے ساتھ گواہاٹی جائیں گے، لیکن دوسرے ٹیسٹ میں ان کا کھیلنا ان کی فٹنس پر منحصر ہوگا۔ یہ ٹیسٹ ۲۲ نومبر سے شروع ہوگا، جس میں ہندوستان سیریز میں ۰-۱ سے پیچھے ہے۔ گردن میں اکڑن کے باعث اسپتال میں داخل ہونے کے بعد، اتوار کی رات کلکتہ کے وُڈلینڈز اسپتال سے چھٹی ملنے کے بعد، گل ٹیم کے ساتھ شہر کے آئی ٹی سی سونار ہوٹل میں ہیں۔ ذرائع کے مطابق ہندوستانی کپتان، جن کی گردن میں اکڑن کے سبب بیٹنگ صرف تین گیندوں تک محدود رہی، بدھ (۱۹ نومبر) کو ٹیم کے ساتھ پرواز کریں گے۔ ہندوستان ایڈن گارڈن میں پہلا ٹیسٹ ۳۰ رنز سے ہارا تھا، کیونکہ دوسری اننگز میں ۱۲۴ رنز کا ہدف حاصل نہیں کرپایا۔ گل دوسری اننگز میں بیٹنگ کے لیے دستیاب نہیں تھے کیونکہ وہ اسپتال میں صحت یابی کر رہے تھے۔ نیتیش ریڈی ٹیم میں شامل دریں اثنا، قومی سلیکٹرز نے دائیں ہاتھ کے آل راؤنڈر نیتیش کمار ریڈی کو کلکتہ بلایا ہے۔ انہوں نے پیر کی دیر رات ٹیم ہوٹل میں چیک ان کیا اور بدھ صبح ٹیم کے ساتھ گواہاٹی کے لیے پرواز کریں گے۔ نیتیش انڈیا اے کی محدود اوورز کی ٹیم کا حصہ ہونے کے سبب راجکوٹ میں تھے، جو اس وقت جنوبی افریقہ اے کے خلاف تین میچوں کی ایک روزہ سیریز کھیل رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ انہیں پیر کی دیر شام کلکتہ جانے کے لیے کہا گیا اور وہ فوراً وہاں پہنچ گئے۔ شبھمن گل کا تعلق ایک کسان گھرانے سے ہے۔ ان کے والد، لکھویندر سنگھ، خود ایک پیشہ ور کرکٹ کھلاڑی بننا چاہتے تھے لیکن اپنا خواب پورا نہ کرسکے۔ انہوں نے ہی شبھمن کی چھوٹی عمر میں کرکٹ کی صلاحیت کو پہچان لیا اور انہیں ایک بہترین کرکٹر بنانے کا فیصلہ کیا۔ والد کا کردار: ان کے والد نے شبھمن کی پریکٹس کے لیے اپنے کھیت میں ایک کرکٹ گراؤنڈ اور ٹرف پچ بنائی۔ وہ گاؤں کے مزدوروں سے شبھمن کو باؤلنگ کرواتے تھے تاکہ ان کی بیٹنگ کی مشق ہوسکے۔ بچپن کا جنون: شبھمن کے والد کے مطابق، وہ صرف تین سال کی عمر سے ہی کرکٹ کھیلنے کے شوقین تھے اور بلے کے ساتھ سوتے تھے۔ منتقلی: ان کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے، گل کا خاندان موہالی منتقل ہوگیا تاکہ وہ پنجاب کرکٹ ایسوسی ایشن (PCA) کی اکیڈمی میں تربیت حاصل کرسکیں۔

الکاراز ڈیوس کپ سے باہر

میڈرڈ، ۱۸ نومبر (یو این آئی) عالمی نمبر ایک کارلوس الکاراز انجری کے سبب اٹلی کے شہر بولونیا میں ہونے والے ڈیوس کپ فائنل سے اسپین کی ٹیم سے باہر ہوگئے ہیں۔ اتوار کو اے ٹی پی فائنلز کے فائنل میں یانک سنر کے ہاتھوں شکست کے بعد الکاراز کو ہیمسٹرنگ میں ہلکی سی انجری ہوگئی تھی۔ اگرچہ وہ مقابلے میں شرکت کی امید کے ساتھ بولونیا پہنچے تھے، لیکن طبی جانچ کے بعد انہیں ٹورنامنٹ سے دستبردار ہونے کا مشورہ دیا گیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا: «میرے دائیں ہیمسٹرنگ میں سوجن ہے اور طبی مشورہ یہ ہے کہ میں مقابلے میں حصہ نہ لوں۔» میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ اسپین کے لیے کھیلنا میرے لیے سب سے بڑی خوشی ہے، اور میں واقعی اس بار بھی خطاب کے لیے لڑنا چاہتا تھا۔

پیٹر گیڈ کی قیادت کریں گے

نئی دہلی، ۱۸ نومبر (یو این آئی) ہندوستان کی بیڈمنٹن آئیکن اور پدم بھوشن ایوارڈ یافتہ سائنہ نہوال اور ڈنمارک کے عظیم کھلاڑی و متعدد بار کے عالمی چیمپئن پیٹر گیڈ اس بار «دی لیجنڈز وژن۔ لیگیسی ٹور انڈیا» کی قیادت کریں گے۔ یہ ایک عالمی پہل ہے جس کا مقصد کمیونٹی پروگراموں، جونیئر ڈیولپمنٹ اور مقامی شراکت داریوں کے ذریعے بیڈمنٹن کو بڑے پیمانے پر فروغ دینا ہے۔ کیرولینا مارین کے ساتھ، سائنہ نہوال اس پہل کو آگے بڑھانے والی نئی لیجنڈز میں شامل ہوگئی ہیں۔ یہ ٹور آٹھ سال بعد ہندوستان لوٹ رہا ہے اور ۲۳-۲۴ نومبر ۲۰۲۵ کو نئی دہلی کے سیری فورٹ اسپورٹس کمپلیکس میں منعقد ہوگا۔ یہ دو روزہ جشن صرف ایک ایونٹ نہیں، بلکہ ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں لیجنڈز اور کمیونٹی مل کر بیڈمنٹن کے مستقبل کو نئی سمت دیں گے، کھیلنے کے مواقع بڑھائیں گے اور نئی نسل میں اعتماد پیدا کریں گے۔

رنکو سنگھ اور شیوم ماوی کی شاندار اننگز، تمل ناڈو-یوپی میں برتری جنگ

چنئی، 18 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی اسٹار کرکٹر رنکو سنگھ نے ناقابل شکست 98 رنز کی شاندار اننگز کھیلیں اور شیوم ماوی کی جارحانہ نصف سنچری کی بدولت اترپردیش نے آج کوئمبٹور میں ایلیٹ گروپ اے رنجی ٹرافی کے میچ کے تیسرے دن تمل ناڈو کے خلاف مقابلہ دلچسپ بنا دیا۔ یہ میچ برابر کا تھا کیونکہ مڈل آرڈر کے کھلنے کے باوجود اترپردیش نے خراب روشنی کی وجہ سے کھیل روکنے تک 113 اوورز میں چھ وکٹ پر 339 رنز بنائے تھے۔ تمل ناڈو نے اپنی پہلی اننگز میں 455 رنز بنائے تھے۔ مہمان ٹیم کو پہلی اننگز میں برتری حاصل کرنے کے لیے ابھی بھی 117 رنز کی ضرورت ہے جبکہ ان کے چار وکٹ باقی تھے۔ 33 اوورز میں 1/87 رنز کے ساتھ کھیلتے ہوئے، ابھیشیک گوسوامی نے 54 اور آرین جویل نے 8 رنز بنائے اور دونوں نے دوسرے وکٹ کے لیے 34.1 اوورز میں 75 رنز کی شراکت قائم کی۔ ابھیشیک گوسوامی 79 رنز (172 گیندیں، 11 چوکے، 1 چھکا) بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جلد ہی جویل بھی 127 گیندوں میں 43 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے اور اترپردیش کا اسکور 60.2 اوورز میں تین وکٹ پر 149 رنز ہو گیا۔ کرن شرما اور رنکو سنگھ کے درمیان چوتھے وکٹ کے لیے 33 رنز کی چھوٹی شراکت کے بعد مہمان ٹیم کو دو وکٹ جلدی گنوانے پڑے۔ 58.4 اوورز میں ایک وکٹ پر 148 رنز بنانے کے بعد ٹیم 74 اوورز میں پانچ وکٹ پر 191 رنز بنا کر مشکل میں تھی، ایسے میں رنکو اور ماوی نے مل کر اننگز کو سنبھالا۔ انہوں نے چھٹے وکٹ کے لیے 21.5 اوورز میں 104 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ رنکو کی اننگز بے داغ رہی اور انہوں نے 157 گیندوں میں ناقابل شکست 98 رنز کی اننگز میں 9 چوکے اور 3 چھکے لگائے اور آخری دن سنچری بنانے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ماوی بھی اتنے ہی جارحانہ رہے اور انہوں نے 62 گیندوں میں 7 چوکے اور ایک چھکا لگا کر 54 رنز بنائے۔ تاہم، رنکو اور آٹھویں نمبر کے بلے باز شیوم شرما (18 رنز، 58 گیندیں) نے ساتویں وکٹ کے لیے 44 رنز کی اہم شراکت قائم کی اور یوپی کی پہلی اننگز میں برتری کی امیدوں کو زندہ رکھا۔ تمل ناڈو کے لیے بائیں ہاتھ کے اسپنر پی ودیوت نے 3 وکٹیں اور درمیانی رفتار کے بولر سرون کمار نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔

اسالنکا کی جگہ داسُن شناکا ٹی 20 سہ رخی سیریز میں سری لنکا کے کپتان

کولمبو، ۱۸ نومبر (یو این آئی) سری لنکا نے پاکستان میں ہونے والی ٹی ۲۰ سہ رخی سیریز سے پہلے اپنی ٹیم میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ کپتان چارت اسالنکا اور فاسٹ بولر اسیتھا فرنانڈو دونوں بیماری کے باعث وطن واپس لوٹ رہے ہیں۔ سری لنکا کرکٹ بورڈ (SLC) نے بیان میں کہا ہے کہ یہ فیصلہ احتیاطاً کیا گیا ہے تاکہ دونوں کھلاڑی مناسب طبی دیکھ بھال حاصل کرسکیں اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے مکمل طور پر صحت یاب ہوں۔ اسالنکا کی غیر موجودگی میں، سابق کپتان اور تجربہ کار آل راؤنڈر داسن شناکا کو اس سیریز کی قیادت سونپی گئی ہے۔ ساتھ ہی، غیر کیپ شدہ بیٹسمین پون رتھنایکے کو ٹی ۲۰ اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔

ایئر رائفل مکسڈ ٹیم نے سونا اور کانسی کے تمغے جیتے

ٹوکیو، ۱۸ نومبر (یو این آئی) ہندوستانی نشانے بازوں نے ٹوکیو میں منعقدہ ۲۵ ویں سمر ڈیفلمپکس میں ۱۰ میٹر ایئر رائفل مکسڈ ٹیم ایونٹ میں سونے اور کانسی کے تمغے جیت کر ایک اور ڈبل پوڈیم اپنے نام کیا۔ دھنش سری کانت اور موہت سندھو کی جوڑی نے فائنل میں جنوبی کوریا کی ٹیم — جیون ڈین اور کم وورم — کو شکست دے کر سونے کا تمغہ حاصل کیا، جبکہ محمد مرتضیٰ وانیہ اور کومل ملند واگھمارے نے یوکرین کی ویالیٹا لانیکووا اور اولیکساندر کوسٹک کی جوڑی کو ہرا کر اپنے ذاتی تمغوں کے ساتھ ایک کانسی کا تمغہ بھی جوڑ لیا۔ سونے کے تمغے والے مقابلے میں دھنش اور موہت نے شاندار آغاز کیا اور ۰-۴ کی برتری حاصل کی۔ انہوں نے پورے مقابلے میں کورین جوڑی پر واضح سبقت برقرار رکھی اور آخرکار ۷-۱۷ سے جیت درج کی۔ یہ دھنش کا ڈیفلمپکس میں دوسرا سونے کا تمغہ ہے، جبکہ موہت نے بھی انفرادی مقابلے میں حاصل شدہ چاندی کے ساتھ ایک سونا شامل کیا۔ کانسی کے تمغے کا مقابلہ یوکرینی جوڑی کے ساتھ سخت رہا، جس میں ویالیٹا لانیکووا خواتین انفرادی ایونٹ کی گولڈ میڈلسٹ بھی شامل تھیں۔ چوتھی سیریز کے اختتام پر اسکور ۴-۴ سے برابر تھا اور چھٹی سیریز کے بعد یوکرین ۵-۷ سے آگے تھا۔ مرتضیٰ وانیہ اور کومل نے بہترین واپسی کرتے ہوئے اسکور کو ۷-۷، پھر ۸-۸ اور ۱۰-۱۰ سے برابر کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی جوڑی نے اگلے چار راؤنڈز میں سے دو میں برتری حاصل کی جبکہ بقیہ دو راؤنڈ برابر رہے۔

آئس ہاکی کے تیسرے سیزن کا اعلان

نئی دہلی، ۱۸ نومبر (یو این آئی) رائل اینفیلڈ نے آج ہمالیہ کے لیے آئس ہاکی سیزن کے اپنے تیسرے ایڈیشن کا اعلان کیا، جس میں ترقیاتی مقابلے شامل ہوں گے۔ لداخ میں رائل اینفیلڈ آئس ہاکی لیگ (REIHL) اور ہماچل پردیش میں رائل اینفیلڈ کے زیر انتظام اسپیتی کپ۔ گزشتہ ایڈیشنز کی کامیابی کو آگے بڑھاتے ہوئے، ۲۰۲۵-۲۶ کا یہ سیزن تربیت اور کمیونٹی استعداد سازی پر خصوصی توجہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے، جو ہمالیہ میں ایک خود کفیل آئس ہاکی ماحول کے قیام کے لیے رائل اینفیلڈ کی طویل مدتی وابستگی کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ سیزن کا آغاز نومبر میں دہرادون اور لیہ میں وسیع تربیتی پروگراموں کے ساتھ ہوگا، جن میں کوچز اور ریفریز کی تربیت شامل ہے۔ ان سیشنز کی قیادت IIHF (انٹرنیشنل آئس ہاکی فیڈریشن) کے سرٹیفائیڈ ٹرینرز کوچ ڈیرل ایسن اور آفیشیٹنگ انسٹرکٹر پیٹر گیبی کریں گے۔ یہ کیمپ مقامی کوچز اور آفیشلز کو جدید مہارتیں سکھائیں گے، تاکہ وہ لرن ٹو پلے (LTP) پروگراموں کی قیادت کرسکیں، نوجوان ٹیلنٹ کو پہچان کر تربیت دے سکیں۔

یوراج سندھو نے برتری حاصل کرنے کے لیے پہلے راؤنڈ میں شاندار 65 کا اسکور بنایا

ڈگبوئی (آسام)، 18 نومبر (یو این آئی) پی جی ٹی آئی رینکنگ لیڈر یوراج سندھو نے اپنے پسندیدہ مقامات میں سے ایک ڈگبوئی گولف لنکس پر واپسی کا اعلان کیا۔ انہوں نے 1 کروڑ کے انڈین آئل سروو ماسٹرز 2025 کے پہلے راؤنڈ میں دو شاٹ کی برتری حاصل کرنے کے لیے شاندار سات انڈر 65 کا اسکور بنایا۔ انڈین آئل سروو ماسٹرز (2021 اور 2022) کے دو بار کے فاتح یوراج نے اپنے ابتدائی راؤنڈ 67 میں آٹھ برڈیز اور ایک بوگی کا مظاہرہ کیا، اسی کورس پر جہاں انہوں نے 2021 میں اپنا پہلا PGTI ٹائٹل جیتا تھا۔ پانچ گولفرز 67 کے اسکور کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔ ان میں سابق چیمپئن وِیر اہلوت (2019)، 20 سالہ انشول کبتھیال، شیوپندر سنگھ سسودیا، یووراج سنگھ، اور بنگلہ دیشی محمد سکندر شامل تھے۔ انڈین آئل سرووماسٹرز، جو اس سال اپنی تاریخی 25 ویں سلور جبلی منا رہا ہے، ہندوستانی پیشہ ورانہ گولف کی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ یہ ہندوستانی گھریلو سرکٹ اور PGTI پر سب سے طویل چلنے والا ٹورنامنٹ ہے۔ یہ ٹورنامنٹ انعامی رقم، مضبوط میدانوں کی سالانہ تیاری، اعلیٰ معیار کے کھیل کے حالات، اور اعلیٰ سطحی مقابلے کے لحاظ سے شمال مشرقی ہندوستان میں پریمیئر پروفیشنل گولف ایونٹ کے طور پر اچھی طرح سے قائم ہے۔

ایشیائی رگبی میڈل جیتنے والی ٹیم کو نوازا گیا

نئی دہلی، ۱۸ نومبر (یو این آئی) اسمتا ویمنز لیگ کے سوشل میڈیا ہینڈل کے آغاز کے موقع پر، نوجوان امور و کھیل کی وزیر مملکت محترمہ رکشا کھڈسے نے منگل کے روز یہاں ایشیائی انڈر-۲۰ رگبی چیمپئن شپ میں کانسی کا تمغہ جیتنے والی ہندوستانی خاتون رگبی ٹیم کی کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا۔ اسمتا (یعنی خواتین کو کھیلوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے بااختیار بنانا) کھیلوں میں خواتین کی شمولیت کو بڑھانے کے مقصد سے کھیلو انڈیا کے صنفی مساوات پر مبنی مشن کا حصہ ہے۔ محترمہ کھڈسے نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اسمتا اپنی ایک منفرد شناخت قائم کرے۔ ۲۰۲۱ میں اپنے قیام کے بعد سے اسمتا نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اب تک قومی کھیل فیڈریشنوں اور مختلف ریاستوں کے ساتھ مل کر ۱۸۸۶ اسمتا لیگ مقابلے منعقد کیے جا چکے ہیں، جن میں ۲.۱۴ لاکھ سے زیادہ خواتین نے حصہ لیا ہے۔ یہ مقابلے ملک کے ۵۰۰ سے زائد اضلاع اور ۲۰۰ سے زیادہ شہروں میں، جن میں اروناچل پردیش کے دور دراز قبائلی اور سرحدی علاقے بھی شامل ہیں، ۳۲ مختلف کھیلوں میں منعقد کیے گئے۔ انہوں نے کہا، "یہ ہماری حکومت کا وہ عزم ظاہر کرتا ہے۔

ورلڈ ٹینس لیگ کا پہلا ایڈیشن دسمبر میں ہندوستان میں منعقد ہوگا

بنگلورو، 18 نومبر (یو این آئی) متحدہ عرب امارات میں تین سیزن تک شائقین کو محظوظ کرنے کے بعد، آئیکونک اسپورٹس اینڈ ایونٹس لمیٹڈ کے لائسنس اور انتظام میں ہونے والی ورلڈ ٹینس لیگ (ڈبلیو ٹی ایل) اگلے ماہ ہندوستان میں اپنا پہلا ایڈیشن منعقد کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہ چار روزہ ٹورنامنٹ 17 سے 20 دسمبر تک بنگلورو میں ہوگا، جس کی میزبانی کرناٹک اسٹیٹ لان ٹینس ایسوسی ایشن کے زیرِ ملکیت اور زیرِ انتظام ایس ایم کرشنا ٹینس اسٹیڈیم کرے گا۔ اس ایڈیشن میں ڈبلیو ٹی ایل اپنی اعلیٰ کارکردگی کی روایت کو برقرار رکھے گی، جس میں دانیل میدویدیف، نک کیرگیوس، ایلینا رائباکینا، پاؤلا بڈوسا، روہن بوپنا، گائل مونفیس، آرتھر فلس، سُمت ناگل، میگڈ الینیٹ اور مارتا کوستیوک سمیت کئی عالمی شہرت یافتہ کھلاڑی شامل ہوں گے۔ ہندوستان میں ٹینس کے بڑھتے رجحان اور مقبولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، لیگ نے یوکی بھامبری، انکیتا رائنا، شریولی بھامیدی پتی، مایا ریوتی، دکشنیشور سریش اور شیوِیکا برمن جیسے ملک کے نمایاں کھلاڑیوں کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ اقدام ملک میں ٹینس کی ترقی کو فروغ دے گا اور شائقین میں جوش پیدا کرے گا۔ اپنے منفرد ٹیم فارمیٹ اور اعلیٰ درجے کی مسابقت کے ساتھ، ورلڈ ٹینس لیگ نے خود کو عالمی ٹینس کیلنڈر میں ایک اہم مقام دلایا ہے اور مسلسل دنیا بھر کے کھلاڑیوں اور شائقین کی توجہ حاصل کرتی رہی ہے۔ ہندوستان میں اپنی پہلی شرکت کے حوالے سے عالمی نمبر پانچ ایلینا رائباکینا نے کہا، "میں نے ہندوستان میں ٹینس کے کلچر کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے، اور ڈبلیو ٹی ایل کے ساتھ یہاں ڈیبیو کرنے کے لیے بے حد پرجوش ہوں۔ لیگ کا فارمیٹ دلچسپ ہے، اور میں اپنی ٹیم کے ساتھ کورٹ پر ہر لمحے کا لطف اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔" اس تاریخی ایڈیشن کے بارے میں 12 بار کے گرینڈ سلیم چیمپئن اور ورلڈ ٹینس لیگ کے شریک بانی مہیش بھوپتی نے کہا، "ہندوستان کا ٹینس کے ساتھ ہمیشہ ایک گہرا رشتہ رہا ہے، اور ڈبلیو ٹی ایل کا یہاں آنا اس بندھن کو مزید مضبوط بنانے کا موقع ہے۔ بطور کھلاڑی میں جانتا ہوں کہ یہ فارمیٹ مسابقت کو تیز، متحرک اور زیادہ پُرکشش انداز میں پیش کرتا ہے۔ بین الاقوامی چیمپئن جب ہندوستان کی ٹاپ ٹیلنٹ کے ساتھ کورٹ شیئر کریں گے تو ہمیں یقین ہے کہ یہ نئی نسل کے کھلاڑیوں کو متاثر کرے گا اور ٹینس کو ایک گلوبل، طاقتور اور امکانات سے بھرپور کھیل کے طور پر سامنے لائے گا۔" یو این آئی۔م ا ع

انگلینڈ کے پاس اچھا موقع ہے: جیمز اینڈرسن

لندن،18 نومبر (یو این آئی) انگلش ٹیم کے سابق فاسٹ بولر جیمز اینڈرسن نے اپنے ساتھی فاسٹ بالرز کو مشورہ دیا ہے کہ وہ آنے والی ایشیز سیریز میں آسٹریلیا کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کو جلد آؤٹ کرنے کے لیے صرف اپنی اسپیڈ پر انحصار نہ کریں بلکہ لائن اور لینتھ پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ واضح رہے کہ ایشیز کی پانچ میچوں پر مشتمل سیریز کا آغاز جمعے کو پرتھ میں ہو گا جہاں انگلینڈ ممکنہ طور پر جار حانہ پیس اٹیک کے ساتھ میدان میں اترے گا، جس میں جوفرا آرچر، مارک ووڈ اور جوش ٹنگ شامل ہو سکتے ہیں۔ جیمز اینڈرسن نے پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلوی کنڈیشنز میں تھوڑی بہت سیم مومنٹ ضرور ملتی ہے، اس لیے صحیح لائن لینتھ کے بغیر صرف رفتار کارآمد نہیں ہوگی۔ جیمز اینڈرسن نے بین اسٹوکس کی فٹنس کو بھی انگلینڈ کے لیے اہم فیکٹر قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسٹوکس وہ واحد بالر ہیں جو درست مہارت کے ساتھ اسپیلز کر سکتے ہیں۔ اینڈرسن نے پیشگوئی کی کہ انگلینڈ تجربے کار آسٹریلوی بولرز پیٹ کمنز اور جوش ہیزل ووڈ کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھانے کے لیے پہلے ٹیسٹ میں اپنی پوری قوت کا استعمال کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے آرچر اور مارک ووڈ کو اکٹھا کھلانا ہے تو یہ بہترین موقع ہے کیونکہ پرتھ میں اسپیڈ اور باؤنس دونوں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انگلینڈ شروعات میں ہی آسٹریلیا پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ جیمز اینڈرسن کا کہنا ہے کہ انگلینڈ کے پاس اچھا موقع ہے مگر آسٹریلیا اپنے میدان میں اب بھی مضبوط ہے کیونکہ ان کی بیٹنگ اور باؤلنگ میں بہترین کھلاڑی موجود ہیں چاہے پیٹ کمنز کھیل نہ رہے ہوں۔ ایشیز سیریز میں انگلش ٹیم بین اسٹوکس کی قیادت میں جوفرا آرچر، گس اٹکنسن، شعیب بشیر، جیکب بیتھل، ہیری بروک، برائیڈن کارس، زیک کرولی، بین ڈکٹ، ول جیکس، اولی پوپ، میتھیو پوٹس، جو روٹ، جیمی اسمتھ، جوش ٹنگ اور مارک ووڈ پر مشتمل ہے۔ دوسری جانب پہلے ٹیسٹ کے لیے آسٹریلوی ٹیم اسٹیو اسمتھ کی قیادت میں اسکاٹ بولانڈ، ایلکس کیری، برینڈن ڈوگیٹ، کیمرون گرین، ٹریوس ہیڈ، جوش انگلیس، عثمان خواجہ، مارنس لبوشین، نیتھن لیون، مائیکل نیسر، مچل اسٹارک، جیک ویدرالڈ اور بیو ویبسٹر پر مشتمل ہوگی۔ ایشیز سیریز کے پہلے ٹیسٹ کا آغاز 21 نومبر سے پرتھ کی سرزمین پر ہو گا۔
یو این آئی۔م ا ع

کشمیر یونیورسٹی میں یوٹی سطح ایتھلیٹک میٹ کا اختتام

سری نگر: محکمہ یوتھ سروسز و اسپورٹس، سرینگر ،18 نومبر ،سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //جموں و کشمیر کے زیر اہتمام اور ضلع یوتھ سروسز و اسپورٹس آفس سری نگر کی میزبانی میں منعقدہ انٹر-ڈسٹرکٹ یو ٹی سطح کی ایتھلیٹک میٹ ۲۰۲۵ کا آج کشمیر یونیورسٹی میں اختتام ہو گیا۔ اس مقابلے میں جموں و کشمیر یونین ٹیریٹری کے تمام اضلاع نے حصہ لیا، جس میں انڈر-۱۴ اور انڈر-۱۷ لڑکیوں کے زمروں میں تقریباً ۳۵۰ نوجوان کھلاڑیوں نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ یونیورسٹی کے ایتھلیٹک ٹریکس پر دوڑنے، کودنے اور پھینکنے (running, jumping and throwing) جیسے مختلف ٹریک اینڈ فیلڈ ایونٹس منعقد کیے گئے۔ محکمے کی جانب سے ڈیزائن کی گئی اس میٹ میں ابھرتی ہوئی کھلاڑیوں نے زبردست ردعمل کا اظہار کیا، جن میں سے کئی مستقبل کے قومی سطح کے مقابلوں کی تیاری کر رہی ہیں۔ جموں ضلع نے انڈر-۱۷ عمر کے گروپ میں مجموعی طور پر چیمپئن کا اعزاز حاصل کیا، جبکہ انہوں نے مجموعی طور پر مختلف ایونٹس میں ۲۳ تمغے اپنے نام کیے۔ گاندربل ضلع نے انڈر-۱۴ عمر کے گروپ میں سرفہرست پوزیشن حاصل کی۔ جموں کی کلاس ۱۱ کی طالبہ نشیتا شرما کو بہترین کھلاڑی (Best Athlete) قرار دیا گیا، جنہوں نے مختلف دوڑ کے ایونٹس میں چار طلائی تمغے جیتے۔ اختتامی اور انعامی تقریب میں نوڈل آفیسر شبیر احمد میر، مجموعی انچارج برکت علی میر، مجموعی انچارج سرگرمیاں فیاض احمد میر، اور ڈی وائی ایس ایس او سری نگر کے تکنیکی عملے اور اسکارٹ اساتذہ نے شرکت کی۔ میر فیاض نے ایونٹ کے کامیاب اور ہموار انعقاد کو یقینی بنانے پر تکنیکی عملے، کنوینرز، اور میڈیا اہلکاروں کی وقف کوششوں کو سراہا۔

یوتھ، سروس اینڈ سپورٹس جانب سے 6 روزہ ٹریکنگ کمپ کا انعقاد

کولگام /:- محکمہ یوتھ، سروس اینڈ سپورٹس کولگام کی جانب سے کھیل کود سرگرمیاں جاری ہے اسکو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع کے چھ زونوں کے ۹۰ ٹریکریس کو مشہور سیاحتی مقام پہلگام کی طرف روانہ کیا گیا، جس میں اے ڈی ڈی سی کولگام محترم محمد الطاف خان نے ہری جھنڈی دکھا کر ٹریکریس کو روانہ کیا، یوتھ سروس اینڈ سپورٹس آفسر کولگام راجہ یعقوب علی نے مزید بتایا کہ یہ ٹریکنگ کمپ چھ دنوں تک جاری رہے گا، جو آج سے یعنی ستارہ نومبر سے لیکر ۲۲ نمبر تک بائز کے لیے ہوگا اسکے بعد ۲۲ نومبر سے گرلز کا شروع ہو گا جو کہ چھبیس نمبر تک جاری رہے گا، ٹریکنگ کا بیس کیمپ مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں ہوگا اس دوران سپورٹس آفسر کولگام نے کہا، کہ اس وقت کشمیر کے تمام اضلاع میں ایسے پروگرام جاری ہے، جس میں ٹریکریس کو محکمہ یوتھ، سروس اینڈ سپورٹس کی جانب سے کشمیر کے مختلف مقامات پر لیا جا رہا ہے جس میں لڑکیاں اور لڑکیں شامل ہے اور اسکے ساتھ محکمہ کے ملازمین کو بھی تعینات کیا گیا ہے، ٹریکنگ کمپ کے کنوینر زیڈ پی ای او دیوسر / دمہال ہانجی پورہ عبدل مجید راتھر نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام محکمہ کی جانب سے جاری رہے ہے۔ بیس کمپ سے یہ بچے پہلگام کے مختلف مقامات پر جایے گئے، انھوں نے مزید کہا کہ کمپ کے لئے تمام تر تیاری مکمل کردی گئی جس میں ایڈوانس پارٹی نے پہلے ہی بیس کمپ میں تمام تیاری مکمل کر دی گئی ہیں جس میں کھانے پینے اور رہنے کا انتظام شامل۔

ڈی پی ایس جونئیر کٹھوعہ میں بین الکلاس اسکٹ مقابلہ

کٹھوعہ،18 نومبر، سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //: دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس) جونیئر کٹھوعہ میں آج ٹیلنٹ، تخیل اور اقدار پر مبنی تعلیم کا ایک شاندار امتزاج دیکھنے میں آیا، جب کلاس 3 سے 5 کے طلباء نے بین الکلاس ڈرامہ (اسکٹ) مقابلے کے لیے اسٹیج سنبھالا۔ یہ مقابلہ چار بامعنی تھیمز پر مشتمل تھا: Talking Time Machine (بولنے والی ٹائم مشین) – Old vs New Generation (پرانی بمقابلہ نئی نسل) The World Inside the Dustbin (کوڑے دان کے اندر کی دنیا) – The Superpower of Everyday Things (روزمرہ کی چیزوں کی سپر پاور) Modern Era with Traditional Values (روایتی اقدار کے ساتھ جدید دور) ہر اسکٹ کو غیر معمولی اعتماد، تاثر اور گہرائی کے ساتھ پیش کیا گیا، جس نے اس دن کو تخلیقی صلاحیتوں اور سیکھنے کے جشن میں بدل دیا۔
کلاس 4th B نے پہلی پوزیشن حاصل کی
کلاس 4th B نے تھیم "The Superpower of Everyday Things" پر اپنی پرفارمنس دی اور اپنے پر اثر تاثرات، ہم آہنگی اور پیغام سے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ ان کی پرفارمنس نے خوبصورتی سے اس بات کو اجاگر کیا کہ کس طرح روزمرہ کی عام چیزیں ہماری زندگیوں میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی مضبوط پیشکش نے انہیں پہلی پوزیشن دلوائی۔ کلاس 5 نے اپنی پختہ، دلکش اور پر تاثر کارکردگی کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ کلاس 3 نے اپنی معصومیت اور تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرتے ہوئے ایک پر سوچ اور دلکش پیشکش کے ساتھ تیسری پوزیشن جیتی۔

بانڈی پورہ میں ضلعی ہینڈ بال چیمپئن شپ 21 نومبر سے شروع

بانڈی پورہ ،18 نومبر ،سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //: ضلع بانڈی پورہ ہینڈ بال ایسوسی ایشن جموں و کشمیر اسپورٹس کونسل کے تعاون سے 21 سے 22 نومبر تک پلے فیلڈ نائد کھائی، بانڈی پورہ میں ضلعی ہینڈ بال چیمپئن شپ کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔ ضلع بانڈی پورہ کے تمام ہینڈ بال کلبوں، ٹیموں اور کھلاڑیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس چیمپئن شپ میں شرکت کے لیے 20 نومبر تک رجسٹریشن مکمل کر لیں۔ رجسٹریشن اور مزید معلومات کے لیے رابطہ نمبرز:
9682618886
9622844958
دلچسپی رکھنے والی تمام ٹیموں اور کھلاڑیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وقت پر اپنی رجسٹریشن کروا کر اس بڑے مقابلے کا حصہ بنیں۔

جموں و کشمیر کی سائیکل پولو ٹیم فیڈریشن کپ کے لیے روانہ

سرینگر ،18 نومبر ،سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //: جموں و کشمیر کی خواتین کی سائیکل پولو ٹیم جودھپور، راجستھان کے لیے روانہ ہو گئی ہے تاکہ وہ 15ویں (ویمن) سائیکل پولو فیڈریشن کپ 2025 میں حصہ لے سکے، جس کا انعقاد 16 سے 18 نومبر 2025 تک شیڈول ہے۔ یہ چیمپئن شپ سائیکل پولو فیڈریشن آف انڈیا کے زیر اہتمام منعقد کی جا رہی ہے۔ ٹیم کو ایسوسی ایشن کے زیر نگرانی کیے گئے انتخابی ٹرائلز اور جموں و کشمیر اسپورٹس کونسل کی ہدایات کے تحت ہونے والی آفیشل اسکریننگ کے بعد حتمی شکل دی گئی تھی۔

منتخب کھلاڑیوں کے نام:
ٹیم میں شامل منتخب کھلاڑیوں میں یہ نام شامل ہیں: سمرن (Sumran) ارتضیٰ (Irtiza) محسنہ (Mohsina) قرۃ العین (Qurat-ul-Ain) طیبہ (Toyiba) مہوش (Mehvish) رابعہ رشید (Rabia Rashid) سہانہ یوسف (Suhana Yousuf) ٹیم کے ساتھ بلال احمد کوچ کے طور پر، جبکہ نصرت جان ٹیم منیجر کے طور پر موجود ہوں گی۔ ایئر مارشل پردیپ پی باپٹ (صدر، سی پی ایف آئی) اور ونیش ساروے (جنرل سیکرٹری، سی پی ایف آئی) نے جموں و کشمیر سائیکل پولو ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کے ہمراہ قومی سطح کے اس ایونٹ میں شرکت پر جے اینڈ کے خواتین کی ٹیم کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

جموں و کشمیر آرچری ٹیم کے انتخابی ٹرائلز کی تاریخ میں تبدیلی

جموں،18 نومبر ،سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //: جموں و کشمیر آرچری ایسوسی ایشن (Archery Association Jammu & Kashmir) نے ایک اہم نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے جونیئر اور سینئر (ریکرو اور کمپاؤنڈ) زمرے کے مردوں اور خواتین کی جموں و کشمیر ٹیم کے انتخابی ٹرائلز کی تاریخوں کو تبدیل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق، یہ تبدیلی کھیلو انڈیا یونیورسٹی گیمز 2025' کے شیڈول کے پیش نظر کی گئی ہے تاکہ کھلاڑیوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ نئی تاریخیں: اب یہ انتخابی ٹرائلز جو پہلے مقرر تھے، اب 20 نومبر اور 21 نومبر 2025 کو منعقد کیے جائیں گے۔ ٹرائلز میں حصہ لینے والے تمام خواہشمند اور اہل کھلاڑیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نئی تاریخوں کو نوٹ کر لیں اور مقررہ وقت پر مقام ٹرائلز پر موجود رہیں۔ ایسوسی ایشن نے واضح کیا ہے کہ جونیئر اور سینئر زمرے کے ریکرو اور کمپاؤنڈ مقابلوں میں جموں و کشمیر کی نمائندگی کے لیے صرف ان ٹرائلز میں منتخب ہونے والے کھلاڑیوں کو ہی موقع دیا جائے گا۔ تمام آرچرز سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی مزید معلومات یا وضاحت کے لیے ایسوسی ایشن کے متعلقہ حکام سے رابطہ کریں۔

پوڈکاسٹ «کھیل کھیل میں» کا آغاز

سری نگر، 17 نومبر: فائنل اسکور کو بھول جائیں۔ اصل کھیل کہانی میں ہے۔ جموں و کشمیر کے محکمہ یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس (YSS) نے ایک طاقتور نیا اقدام اٹھایا ہے، جس کے تحت سرکاری پوڈکاسٹ "کھیل کھیل میں" کا آغاز کیا گیا ہے جو صرف انعام کی تقریب سے آگے بڑھ کر کھیل کے حقیقی جذبے — یعنی کھلاڑی کے سفر — کو کیمرے میں قید کرتا ہے۔ محکمہ یوتھ سروسز و اسپورٹس کی ڈائریکٹر جنرل انورادھا گپتا نے 5 ستمبر 2025 کو 69ویں نیشنل اسکول گیمز کے جوش و خروش کے درمیان اس پوڈکاسٹ کا افتتاح کیا، جو ڈیجیٹل کہانی سنانے کی جانب ایک اسٹریٹجک چھلانگ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کا مقصد مقامی کھیلوں کے خوابوں کو نوجوانوں کے گھروں اور ذہنوں تک براہ راست پہنچا کر ایک پائیدار وراثت کو پروان چڑھانا ہے۔ اس پوڈکاسٹ کے پہلے ایپیسوڈ میں مشہور ووشو اسٹار جیا متہاس کو پیش کیا گیا، جو ڈیپارٹمنٹ کے سوشل میڈیا چینلز پر تیزی سے مقبول ہو رہا ہے، جس سے مستند اور مقامی کہانیوں میں نوجوانوں کی گہری دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مقامی ہیرو کو نمایاں کر کے جس نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر شہرت حاصل کی ہے، پوڈکاسٹ کامیابی کو مادی شکل دیتا ہے۔ سری نگر یا جموں میں کسی بھی خواہشمند نوجوان کے لیے، جیا کی کہانی کوئی دور کی فینٹسی نہیں، بلکہ نظم و ضبط اور لچک پر مبنی کامیابی کا ایک قابل تقلید خاکہ ہے۔ ڈی جی وائی ایس ایس نے کہا: "کھیل کھیل میں کی ذہانت اس کے میڈل کے پیچھے کی کہانی پر مرکوز ہے۔ پوڈکاسٹ فارمیٹ گہری تفصیلات، شکست میں بننے والی لچک، اور کوچ کی اہم رہنمائی کو سامنے لاتا ہے۔

یوٹی لیول بیڈمنٹن چیمپئن شپ ہوئی سری نگر میں منعقد

سرینگر ،18 نومبر ،سرینگر ٹائمز نیوز ڈیسک //: محکمہ یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس، جموں و کشمیر نے ایک میگا ایونٹ کا آغاز کیا ہے۔ انٹر ڈسٹرکٹ یوٹی لیول بیڈمنٹن چیمپئن شپ 2025-26 ہر عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے یہ مقابلے انڈور اسپورٹس کمپلیکس، وزیر باغ، سری نگر میں منعقد ہو رہے ہیں اور یہ 5 دسمبر 2025 تک جاری رہیں گے۔ افتتاحی دن میں U/14 لڑکوں کے زمرے کے میچز کھیلے گئے، جن میں حصہ لینے والے یونین ٹیریٹری کے تمام اضلاع کی نمائندگی کر رہے تھے۔ تقریب کا افتتاح جوائنٹ ڈائریکٹر یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس کشمیر محمد راشد کوہلی نے DYSSO سری نگر غلام حسن لون اور دیگر عہدیداروں کی موجودگی میں کیا۔ چیمپئن شپ کا آغاز ملک گیر مہم "نشا مکت بھارت ابھیان" کے تحت ایک عہد کے ساتھ ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں UT کے مختلف اضلاع کی نمائندگی کرنے والے تقریباً 100 نوجوان لڑکے حصہ لے رہے ہیں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر کوہلی نے نوجوان شرکاء، ان کے اساتذہ، کوچز اور تکنیکی عہدیداروں کی لگن کی تعریف کی جنہوں نے اس طرح کے مسابقتی پلیٹ فارمز کے لیے کھلاڑیوں کو تیار کیا۔ انہوں نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مقصد اور مقصد کے ساتھ کھیلیں اور اعلیٰ سطحوں پر بہترین کارکردگی کے حصول کے لیے کوشش کریں۔

مقامی سپورٹس کی خبریں شائع کرنے کے لئے رابطہ کریں

شہر و گام میں ہورہے تمام لوکل سپورٹس کو فروغ اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اخبار "سرینگر ٹائمز" کھیل کے تئیں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے سپورٹس صفحہ پر ایک مخصوص کالم فراہم کر رکھا ہے۔ جس میں آپ اپنے علاقے کی کھیل کی سرگرمیاں تصویر کے ساتھ اخبار میں شائع کرنے کے لئے ہمارے ای میل ایڈریس یا پھر تحریری طور کھیل کی مکمل تفصیلات ایڈیٹر ساحل یوسف صوفی کے نام دفتر سرینگر ٹائمز بڈشاہ چوک سرینگر ارسال کر سکتے ہیں

نوٹ: (۱) جس کے لئے آپ کو معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں چونکہ ادارہ کی طرف سے وادی کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مفت شائع ہوتا ہے
(۲) سپورٹس ٹائمز کے صفحہ پر شائع ہونے والی مقامی خبروں کے علاوہ مقامی ٹورنامنٹس کی خبریں جو شائع ہوتی ہے یہ تمام اشتہارات ادارہ وادی کے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی اور نیک نیتی کے ساتھ شائع کرتا ہے ادارہ کسی غلط نتیجہ کا ذمہ دار نہیں۔ کھلاڑی ٹورنامنٹس میں حصہ لینے سے قبل اپنی طرف سے ان کو جانچ لیا کریں۔ (ادارہ)

مکمل پتہ: ایڈیٹر ساحل یوسف صوفی
دفتر سرینگر ٹائمز بڈشاہ چوک سرینگر۔190001
email: saahil.srinagartimes@gmail.com
مزید جانکاری کے لئے اس فون نمبر پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں: 0194-2456781

Printed and Published by: SAHIL YOUSUF, On behalf of M/S Times Press, Chief Editor: BASHIR AHMAD BASHIR, Executive Editor, S.M. YOUSUF, Editor: SHADAB BASHIR, Managing Advertising: SEEMAAB BASHIR, Printed at: Times Press, Sheikh Bagh, Janglat Gali Lal Chowk Sgr Published from: 2nd Floor Shivnawas Building Opposite Budshah Bridge, Lal Chowk, Srinagar J&K-190001, R.N.I: 17647/69. Ph: 0194-2456781 E-mail: srinagartimes@gmail.com, Fax: 0194-2456781